

الہی تابود و خورشید و ماہی چرخ چشتی

الحمد لله والمنة لله
کتاب تطاب و رفن طریقت نایاب

مسی

ملفوظات شریفی

۱۳

۳۵

مولفہ عارف کامل درویش و اصل حضرت بنو محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ حضرت قطب ربانی غوث محمدانی حضرت مولانا شاہ

محمد شریف بنیادلی چشتی صابری قدس سرہ

حساب شاہ فیض بنیاد خان صاحب مولوی

عبدالغنی صاحب کلیل رئیس کرناٹ

۱۹۱۷ء

بلالی سٹیم پریس ساڈھوہ ضلع انبالہ میں باہتمام کرم بخش پرنٹریا

فہرست مضامین ملفوظات شریفی

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۴
۲	باب اول - در فضیلت وضو	۶
۳	باب ۲ - در فضیلت بیدار شدن از خواب و ادعیه ہائے بیدار	۸
۴	باب ۳ - در فضیلت دعا و صبح و نماز فجر	۱۳
۵	باب ۴ - در بیان فضیلت نماز اشراق و ادعیه و تسبیحات	۲۲
۶	باب ۵ - در بیان فضیلت ادائے نماز صبح	۲۸
۷	باب ۶ - در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز الظہر و نماز العصر بالغروب آفتاب	۳۳
۸	باب ۷ - در بیان فضیلت نماز مغرب و اقل و آبین	۳۷
۹	باب ۸ - در فضیلت نماز عشاء	۴۰
۱۰	باب ۹ - در فضیلت ادائے نماز نیم شب	۴۴
۱۱	باب ۱۰ - در بیان فضیلت نماز تہجد و ادعیه ہائے آن	۵۰
۱۲	باب ۱۱ - در بیان فضیلت نماز جمعہ	۵۶
۱۳	باب ۱۲ - در بیان فضیلت ذکر جہر و خفی و مراقبہ از پیران عظام علیہ الرحمۃ	۶۳
۱۴	ذکر دوازده تسبیح معمولہ خاندان چشتیہ صابریہ	۷۰
۱۵	باب ۱۳ - در بیان فضیلت نماز معکوس	۷۱
۱۶	قصہ طعام طلب نمودن مجذوب	۷۱
۱۷	شریعت و طریقت ہر دو متلازم اند	۷۳
۱۸	باب ۱۴ - در بیان فضیلت اوراد و نماز ماہ رجب و لیلة الرعایہ و ادعیه ہائے	۷۶
۱۹	باب ۱۵ - در بیان فضیلت ماہ رمضان المبارک	۸۱
۲۰	قصہ وجہ وسام حضرت شریف جی	۸۱

۲۱	باب ۱۶ - در فضیلت ماہ نویدین - و اعراس گنگوہ شریف	۸۸
۲۲	باب ۱۷ - در فضیلت ماہ محرم	۹۵
۲۳	باب ۱۸ - در فضیلت نماز و ادعیه اول سال	۹۸
۲۴	باب ۱۹ - در بیان فضیلت نماز و ادعیه ہائے شب عاشورہ	۱۰۰
۲۵	باب ۲۰ - در بیان فضیلت نماز و ادعیه ہائے آخر سال	۱۰۷
۲۶	باب ۲۱ - در بیان فضیلت تواریخ اعراس و منقولات بیان خوارق حضرت بندگان شاہ محمد شریف بنیادلی ر۲	۱۱۷
۲۷	شیخ ابراہیم جی ہما سپہر و کرنا حضرت شریف جی کو حضرت قلندر صاحب کے	۱۲۳
۲۸	ذکر حاضری عرس پیران کلیر شریف	۱۲۴
۲۹	فصل ۱ - حالات حضرت شیخ ابراہیم ر۲	۱۲۸
۳۰	حضرت قطب الوقت شیخ داؤد جی اپنے زمانہ کے بزرگوں میں بہت مشہور گذرے ہیں	۱۳۱
۳۱	حضرت شیخ محب الدل آبادی اور حضرت شیخ محمد جی سے سلسلہ زیر دست اولیاء اللہ کا چڑھا جی امداد اللہ صاحب اس سلسلہ میں ہیں	۱۳۲
۳۲	فصل ۲ - در حالات حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی	۱۳۷
۳۳	فصل ۳ - در حالات حضرت شیخ نظام الدین بک ر۲	۱۴۹
۳۴	فصل ۴ - در حالات حضرت مولانا جلال الملہ والدین تھانیسمی ر۲	۱۴۳
۳۵	فصل ۵ - در خوارق عادات و تاریخ اعراس شیخ عبدالقدوس گنگوہی ر۲	۱۴۹
۳۶	فصل ۶ - در حالات حضرت شیخ محمد ردو لوی ر۲	۱۵۳
۳۷	فصل ۷ - در حالات حضرت مخدوم عارف ر۲	۱۵۵
۳۸	فصل ۸ - در حالات شیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق ردو لوی ر۲	۱۵۷
۳۹	فصل ۹ - در حالات حضرت مخدوم کبیر الاولیاء جلال الملہ والدین پانی پتی ر۲	۱۶۲
۴۰	فصل ۱۱ - در حالات حضور مخدوم شمس الملہ والدین پانی پتی ر۲	۱۶۳
۴۱	فصل ۱۲ - در حالات قطب ہلال حضور مخدوم العالمین علاء الملہ والدین علی احمد صابری ر۲	۱۶۵
۴۲	فصل ۱۳ - در حالات حضرت شیخ الاسلام فرید الملہ والدین گنجشکر ر۲	۱۶۸
۴۳	فصل ۱۴ - در حالات حضرت خواجہ قطب الدین نخت یار کاکی ر۲	۱۷۱
۴۴	فصل ۱۵ - در بیان حالات خواجہ غریب نواز ر۲ خواجہ معین الملہ والدین والے ہند	۱۷۶

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهِ
وَصَحْبِهِ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی مَنْ تَابَعَهُمْ مِنَ الْاَبْدَادِ وَالْاَوَّلِیَّاءِ الْكَامِلِیْنَ وَالْعَارِفِیْنَ الْوٰحِدِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ عَاجِزٌ كَنُزْكَارِ خَاكٍ رَعِیْیَانِ شَعَارِ رَاجِحِ رَحْمَةِ رَبِّهِ الْقَوِیِّ عَاصِی مُشَاقِّ اَحْمَدِ
اَبْنِ طَهْوِیِّ حَشْتِی صَابِرِی عَرْضِ كِرْتَابِی كِه سَلْسَلَهٗ عَلَیْهِ حَشْتِیَّهٗ صَابِرِیَّهٗ مِیْنِ حَضْرَتِ قُطْبِ الْكَلِیْلِ
شَیْخِ الْعَارِفِیْنَ اِمَامِ زَمَانِ غَوْثِ دَوْرَانِ عَالَمِ رَبَّانِی بِنْدِی حَضْرَتِ شَاهِ مُحَمَّدٍ شَرِیْفِ
حَشْتِی صَابِرِی نِیَاوَلِی رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْهِ فُخْرِ اَوَّلِیَا كِبَارِ سِرِّ رَاغِبِ شَاقِّ شَطَارِ كَنْزِی هِیْنِ - اَیْ كَا
سَلْسَلَهٗ عَلَیْهِ عَشْقِیَّهٗ سَلْسَلَهٗ شَرِیْفِیَّهٗ كِه نَامِی سَهْمُورِ زُرْدِیكُ دَوْرِی - بَرْبِ بَرْبِ
اَكْبَرِ صَاحِبِ كَمَالِ جَامِعِ جَلَالِ وَجْهِ اَلِی كِه نَامِی اَبِی اَبِی كِه مَوْتِی سَهْمِ هِیْنِ چِنَا پَنَه
مَتَاخِرِیْنِ صَوْفِیَّهٗ حَشْتِیَّهٗ مِیْنِ عَارِفِیَّهٗ قُطْبِیَّهٗ قَتِ خَوْبِلَا شَتَبَاهِ حَضْرَتِ جِیِّی قَلْبِی مُحَمَّدِ
صَاحِبِ پَانِی پَتِی رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْهِ سَلْسَلَهٗ شَرِیْفِیَّهٗ هِی كِه نَامِی اَبِی اَتَمِّی غَرَضِ اَبِی اِمَامِ صَوْفِیَّهٗ
پَشِوَارِ حَشْتِیَّهٗ كِه مَلْفُوظَاتِ مَوْسُومِیَّهٗ مَلْفُوظَاتِ شَرِیْفِیَّهٗ مَوْلَفِ حَضْرَتِ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ عَاقِلِ
خَلِیْفَهٗ حَضْرَتِ بِنْدِی شَرِیْفِیَّهٗ جِی جَو طَالِبَانِ اِهْ خُدا اَوْرِ عَاشِقَانِ بَارِگَا وَ اَلِهْ كِه وَاسَطِی
نَهَایَتِ مَقِیْدِ اَوْرِ وَتَوَالِیْعِلِ هِیْنِ - اَوْرَاو - اَشْتَغَالِ مَرَاتِبَاتِ وَاَعْمَالِیْلِیْلِی نَهَارِ اَوْرِ زِیْرِ خَوَاقِ
عَادَاتِ پِیْرَانِ نَامِدَارِ اَسِیْنِ مَوْجُودِ هِیْنِ - بَاو جَو نَدَاشِ بَیَا اَوْرِ تَحْسِنِ مَشَارِ كِه اِن
جَو اَهْرِ نِیَا بَی كَا پَتِهٗ نَهِیْسِ بِنَاقَا - اَتَفَاقِ حَسَنَهٗ سِهْ اِسْ عَاجِزْ كَا تَعَلُّقِ رِیَا سَتِ كَنْجِوْرِ سَهْمِی كَا
عَالِیْجَنَابِ اَنِیْرِیْلِ نَوَابِ مُحَمَّدِ اَبِی اَسِیْمِ عَلِیْحَانِ صَاحِبِ اِمَامِ اللّٰهِ عَرَّةٗ رِیْسِ كَنْجِوْرِی وَ
عَاجِزْ كُو بَلَایَا - قِیَامِ هُو جَانِی پَرِ عَاجِزِی نَوَابِ صَاحِبِ كِتَبِ زَكُوْ دِی كِه مَشَارِعِی كَا
دِی كِهتِهٗ دِی كِهتِهٗ یِهْی مَلْفُوظَاتِ حَضُورِ بِنْدِی قُطْبِیَّهٗ تَابِی شَرِیْفِیَّهٗ جِی رَحْمَةِ اللّٰهِ عَلَیْهِ كِه اِسْ

۱۸۷	فصل ۱۸ - در بیان حالات حضرت خواجه قطب الاسلام مودودی حشیتی ر ۲۰۰	۴۶
۱۹۷	فصل ۱۹ - در بیان حالات حضرت خواجه ابی یوسف حشیتی ر ۲۰۰	۴۷
۱۹۸	فصل ۲۰ - در حالات حضرت خواجه ابو محمد حشیتی ر ۲۰۰	۴۸
۲۰۵	فصل ۲۱ - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس حضرت خواجه ابو احمد ابدال ر ۲۰۵	۴۹
۲۱۳	فصل ۲۲ - در بیان خوارق و تاریخ اعراس حضرت شیخ ابواسحاق شامی ر ۲۱۳	۵۰
۲۱۶	فصل ۲۳ - در حالات خواجه علوم مشاود دینوری ر ۲۱۶	۵۱
۲۲۲	فصل ۲۴ - در حالات حضرت خواجه خذلیفه المرحوم ر ۲۲۲	۵۲
۲۲۵	فصل ۲۵ - در حالات حضرت خواجه ابی ابراهیم ادهم قدس سره ر ۲۲۵	۵۳
۲۲۸	فصل ۲۶ - در حالات حضرت خواجه فضیل بن عیاض ر ۲۲۸	۵۴
۲۳۱	فصل ۲۷ - در حالات حضرت خواجه عبدالواحد بن زید ر ۲۳۱	۵۵
۲۳۵	فصل ۲۸ - ذکر حضرت خواجه حسن بصری ر ۲۳۵	۵۶
۲۳۹	فصل ۲۹ - ذکر حضرت امیر المومنین علی ابن طالب ر ۲۳۹	۵۷
	فصل ۳۰ - در بیان خوارق اعجاز و تاریخ اعراس سرور کائنات فخر موجودات رحمت العالمین قائم الدین احمد محبتی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم	۵۸
۲۴۵	فصل ۳۱ - در بیان خوارق اعجاز و تاریخ اعراس سرور کائنات فخر موجودات رحمت العالمین قائم الدین احمد محبتی محمد مصطفی صلی الله علیه وآله وسلم	۵۹

کرتب خانہ نواب صاحب سے مل گئے نہایت دل خوش ہوا۔

اب عاجز کا شوق دو بالا ہو گیا اور یہی خیال متکلم ہوتا گیا کہ کسی طرح یہ گوہر بے بہا طالبانِ خدا تک پہنچے یعنی چھپ کر شائع ہو جائے۔ موقعہ پا کر عاجز نے مکرری خانہ صاحب محبت اہل اللہ خادم مزارات و لیاء اللہ اعلیٰ عنی جناب لوی عبد الغنی صاحب وکیل کرناٹک سے اس کا ذکر کیا۔ جناب ممدوح نے سنتے ہی اپنی عالی حوصلگی اور بلند ہمتی سے اس کام کو اپنے ذمہ لیا فجزاۃ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء

اگر اس موقعہ پر جناب مولوی صاحب موصوف کے شہداء اخلاق کریمانہ اور بہت مردانہ کا ذکر کروں تو بے محل ہو گا۔ ابھی دو سال گزرے ہونگے کہ آپ نے حضرت بندگی شاہ شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریفہ کو کئی ہزار روپیہ خرچ کر کے از سر نو تعمیر کرا دیا۔ اور ہر سال سالانہ عرس شریف پر کئی سو روپیہ خرچ کرتے ہیں۔ تمام مہمانان و زائرین خانقاہ کو کھانا کھلاتے ہیں۔

اور نیا دل شریف سے زیادہ خاص کرناٹک میں مزار پر انوار حضرت سلطان العاقین قطب ابدال شاہ شرف الدین بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے خبر گیران ہتے ہیں۔ ہر سال سالانہ فاتحہ اور عرس پر ہزار ہا مہمانوں کو ننگر تقسیم کرتے ہیں۔

اللہ کریم ان حضرات اولیاء باری کی برکت سے مولوی صاحب موصوف کی عمر صحت اور عزت اور دین میں برکت ہے۔ اور ان کو فرزند ارجمند عطا فرمائے۔

نیز اتباع ظاہری باطنی شرع شریف پر کہ جس کی اشاعت کیواسطے یہ ناہبان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں بھیجے گئے مضبوط و مستحکم فرماؤ۔ آمین

کتبہ العبد العاصی
عاجز مشتاق احمد خفی خشتی صابری بیہوشی قہیم یاسر کنچہ پورہ

۲۷ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْآنَ أَذِلَّةٌ لِّلَّهِ لَاحِقٌ عَلَيْهِمْ وَلَا يَجْزُونَ

الحمد لله والمنتهى له کہ دریں زماں سعادت اقتران
کتاب لا جواب تلخیص علوم طریقت و مسائل حقیقت
مسمی بہ

ملفوظات شریفی

از تالیف

شیخ کابل و عارف و اصل حضرت مولانا

محمد اقل رحمۃ اللہ علیہ

حسبنا شرف خان صاحب لوی محمد عبد الغنی صاحب وکیل کرناٹک

مطبع بلد و قلعہ کادھو طبع گرد



الحمد لله الذي شانه القوي وسطانه على ثبوت الذات والصفات و
 الافعال الظاهر الجلي واحسانه على السالكين بقبليات الجلال والجمال
 وبشاهدة المتروكي ثمر الصلوة على حبيبته ونبوته ورسوله محمد وآله
 واصحابه واتباعه الائمة من **اما بعد** حمد وصلوة فيقول العبد الضعيف
 الفقير الحقير محمد عاقل حقني الحسني ايس جواهرات وزواهرات السموات بآني
 وايس گوهر فضائل علومات لدنيات سبحاني از زبان گوهر نثار و در بار جوهری
 بیچون و صرف کن فیکون لولور کج حقیقت و غرر گلزار شجیت و آن واقف
 اسرار علی مع الله و آن مبین دقایق واقعات ملکوتی و آن مشیخ حقایق و اراوت
 جبروتی و آن واضع مواضع مشاهدات لاهوتی سلطان المشایخ شیخ
 العالم قطب علامه الدهر بدر الطریقت برهان الحقیقت سراج الاولیاء تاج الاصفیا
 برهان العاشقین حجة الواصلین حضرت **محمد شریف الملک** والدین نور الله علیهم
 بر مضمیحه آمین یا رب العالمین جمع کرده شد آنچه که از عین کلمات لائمیات لفظ

مبارک و اغلب اوراد که معمول حضرت خواجگان چشت و از اوراد شیخ شهاب الدین
 سهروردی و اوراد قطب الموحیدین بندگان شیخ رکن الدین گنگوی و اغلب نماز نوافل
 باین ائمه رسید برائے غلام زاده غلام شرف الدین که از برکت حضرت خواجگان چشت
 اهل بهشت موفق بتوفیق عبادات و ریاضات و مجاهدات و مشاهدات گردانیده
 و کمال کریمه درین مجموع که بمستی بملفوظات شریفی داشته آمد بتوفیق الله تعالی
 و رسول و اغلب اوقات اشارات بشارت باین ائمه فرمودی که در ملفوظات قطب
 حضرت شیخ فرید الحق والدین مسعود ابو دهنی دیده ام که حضرت شیخ نظام الدین برآنی
 را بطریق نضال فرمودی زب و ولت آنمید که هر چه کلمات از زبان پیر خود بسع
 آرد و هوش گوش آل مرید بیاں کلام تعلق باشد آنرا بقید قلم آورده بنویسد و هر چه
 که در قلم آرد ثواب طاعات و عبادات و در نامه اعمال او ثبت نمایند و بعد از مرز
 آن مرید را مقام با علا علیین باشد و لهذا این فقیر حقیر بے بضاعت الله سبحانه
 و تعالی از برکت ایشان بچشد و بکم تحشرهم یوم القیمة و قد ادر زمره ایشان شرف
 گردانیده و کمال کریمه سبحان الله حضرت شیخی و مولائی چه مملو نعمت آبی لائمی
 بودند چنانچه دو کتب سلف مشایخان کبار و عارفان نامدار علوم ریاضات و مجاهدات
 در سیر سلوک اشواق و اذواق و کمال علم ادبیا و مطالعه کردیم بچنان مین در ذات
 شیخ الشیوخ العالم یا فقیه و زب کمالات و چه سلطان حالات و واقعات کبری
 را که مشکلات و رفصوص و یاد و عوارف المعارف و تفسیرات و از حدیثات و توحید
 و کلام و مشاهد و مکاشفه و مراقبه و ذکر و ذکران عرف و نزول ذات و صفات الله و
 حضرت بندگان شیخ رکن الدین محمد الله علیه و آله و غیر حضرت قطب العالم شیخ عبد الله و حسن الله

افعال الله وجزاآن بودے فی الفور جواب فرمودے و ساکت مانے و بر سوخت تمام قبول کرے و قایل ایں قول آں سایل بودے کہ ما را مشکے بود حل شد حضرت شیخی و مولائی بظاہر علوم خوانده اند و تحصیل ایشان جزوی در علم فارسی بود و گاهی ایں فقیر ندیده بود چیزے از علوم ظاہری و باطنی بر حضرت مشکل مانده و اکثر سالکان و مشائخان آن عصر سایل بسوال علوم باطن شدے و جواب اے مقتد و مریدی شدندے۔ بدارا اے عزیز الحال وقت آخر الزمانست شیخ و مرید و صوفی و زاہد و عابد و سالک در سیر سلوک گشتن بے مشکل می نمایند چنانچہ دریں زمانہ از صاحب نقرار عالم توزع شدہ نقل است در ملفوظات قطب الاقطاب شیخ فرید الحق والدین سعید و جود صنی قدس الله سرہ در زمانہ ماضیہ سالکان گوشہ نشینان را اگر منہ و یا غرضے از دین و یا دنیا در پیش آمدے ہیچ وجه من با وجہ حاجات رواندے کلیم و صوف پوشیدہ طرق گنہ گاران رس در گلو و وریاے انداختہ بدرگاہ حضرت عز و علایر مناجات بصد ہزاراں ہزار بحر و نیازات نمودے الله سبحانه و تعالی از فضل عمیم خویش بدو اجابت فرمودے۔ بیت

از لطف تو ہیچ بندہ نو میدانشد	مقبول تو جز مقبل جاوید نشد
و بریں نیز نمایند است قطب الاقطاب بدر الطریقیت سلطان المشائخ کبار و اولیاء نامدار حضرت خواجہ محمد و وحشی قدس الله روحہ میفرماید اگر مریدے و یا فقیرے کلیم و یا لباس پیران عظام پوشیدہ بر ابواب اہل دنیا برائے طلب دنیا رود اولی و اجزا است کہ لباس از دنیا اہل جدا باید کردے	
آں پابریدہ باو کہ جز در زہ خدا	

بدار اے عزیز مقولہ پیران عظام برین است۔ و اے بر حال بیجاں ما بیچارہ گان بچہ نوح خواہ شد و چہ شرمندگی و رویایی در عاقبت خواہ شد و جامہ مصلحان پوشیدم و مصلحہ نبودم و خرقہ پیران عظام در بر کردم کارایشان نکردم و سیاهی بسفیدی تبدیل شد ہونشتقاوت ازلی کہ در قضا و قضا بائی بود ظاہر و ہویا شد و احسرتا و اندامتا پیدا گشت حالانکہ عارفان نامدار ماسلف دایم در مناجات بودے اللهم کما نیستنی علی الناس فانساہم علی معنی چنیں باشد۔ یا الله چنانکہ مرا بر دل خلائیق فراموش گردانیدہ و ایشان را بر دل من فراموش گردان تا کہ ما را از بندگان تو نشناسد و زمین کہے را از بندگان تو نشناسم نقلست کہ سلطان مشائخان شیخ حسن نوری کہ از دھن ایشان نورے بیرون آمدے بنا بر آں نورے گویند علی الدوام در مناجات بودے اللهم استر فی عبادک و بلادک معنی چنیں باشد یا الله مرا در میان خلائیق و شہر خود بے مخفی دار تا مرا کہے از بندگان تو نداند و نہ من کہے را و اے بر حال ما مدبران کہ ہمیشہ ہمین طلب است۔ بجاں ای عزیز قطب الاقطاب بندگی شیخ عبدالستار سہارنپوری در ملفوظات خودی نویسد کہ حب دنیا و دنیا بر ہمہ مسلمین حرام است و چہ یر مشائخان و چہ بر عالمان و چہ بر اہل صوفیان و چہ بر اہل درعان و غیر ذلک عن النبی صلی الله علیہ وسلم حب الدنیا ما اس کل خطیئۃ و بلیۃ و فتنۃ و روایت کردہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ الله علیہ از حضرت امیر المؤمنین علی ابن طالب رضی الله عنہ و کریم الله وجہہ چوں مرے اختلاط کند با مردمان بدوں حوائج و مہام و طلب رخت

عن حضرت شیخ عبدالستار سہارنپوری رحمۃ الله علیہ حضرت خلیفۃ العالم شیخ عبدالقدوس رحمۃ الله علیہ

دنیار دنی را پس دعوی طلب مولا کند بدانکه او نزدیک و مرود و دزدین است.
 نقلست حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی چیل سال از خلیق غلت و گوشه
 گرفت در غار یا غار حضرت یار شدند و نفس را در خرابه و بجای خرابه اعطاف
 ساخت و قوت لایموت از سبزی کاه و خس و خاشاک در آن خلوات نمود اگر
 حیواناتی بزیارات آن شمس الذریات آمدے مریدے استقبال او کردے و گفتے
 اگر عزم بالجزم نیست خلوص حصول دولت پایوس زیارت آمدے فبا والا هرگز
 ذکر و تیار و فی بحضور حضرت نمکی و از ثواب محروم و محرم مانی و مباد و در قمر آبی
 مغضوب شوی اما این فقیر حقیر عارف کامل ایافته و خدمات بدرگاهے عالی
 ساخته پرواے مجلس کسے درویش و سوداے موانست غیرے ندارد

هوائے دیگرے در مانگنجید	دریں سر پیش انیس سودا گنجید
-------------------------	-----------------------------

الحمد لله على ذلك الله ولي التوفيق وعليه المتكفلون
باب اول در فضیلت وضو قوله تعالى يا ايها الذين آمنوا
 اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا
 برؤوسكم وارجلكم الى الكعبين - اقتراح کروم تنه ملفوظات شریفی را بایں
 آیت تیلنا و تبرکنا و نیز دجائے دیگر در کلام مجید و فرقان حمید الله سبحانه و تعالی
 در وصف اصحاب رضوان الله تعالی علیهم اجمعین فرموده فیہ رجال یحبون ان
 یتطهروا و الله یحب المتطهرین مفسران ب تفسیر آیه یحبون ان یتطهروا فرموده
 است که پاک شود از احداث و الجنایات و النجاسات باب پاک روزے سخن بپاکی
 استیجا در مجالس شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی افتاد از زبان لیلیان

شیخی و مولائی ذخیرتی عند الله حضرت شیخ المشکخ والا ولیا شیخ محمد شریف امت بکرات
 اشارت بجانب صوفیان کردند استیجا کنید باب پاک و نوم مکنید بشب و در حالت خفت
 و روایت کرده است از رسول الله صلی الله علیه و سلم مرا حل قیام فرمود رسول الله صلی الله
 علیه و سلم و قتیکه نازل شد ای آیتة یحبون ان یتطهروا و یکستی و رستی الله تبارک
 و تعالی قد انشئ علیکم بالطهوس یا را ال التماس کردند یا رسول الله صلیت حضرت
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فرود انا لست بخی بالمال یعنی پاک کنم استیجا باب و روایت
 کرده است از عبد الله بن عباس گفت که روزے مرور کرد رسول الله صلی الله علیه و سلم
 بر قیوم های رسول علیه الصلوة و السلام مکث نمود بر بالین قیوم ها فرمود که اینها معتد
 اند نه بغضب گناه کبائر اما اینها پاک نمیکردند استیجا باب یعنی پس باید که مومن
 و سالکے را و قتیکه پاک شوند از استیجا باب و نیت صلوۃ کنند و اراده وضو سازند
 ابتدا کنند بمسواک نزدیک هر مکتوب و هر وقت حایشتہ رضی الله تعالی عنہا ان رسول
 الله صلی الله علیه و سلم قال قال السوالک مطهر للضم و مروضات للرب سنت است
 مسواک نزدیک بر نماز و بر وضو و کرده است مرصالم را بعد زوال بماه مبارک رمضان
 و فرائض وضو و غسل الوجه از حد رستگاه چہبہ تا منقبہ ذقن و از اذن تا ذن
 عنما پس باید که ایصال کنند مارا از شعراں و ہر دو دست و ہر دو پا از رشتین
 و کعبین و مسح الراس و الیئمۃ اگر هجوم باشد و سنن الوضو و التیمیۃ و راوّل عبارات
 و غسل الیدین از حد کوعین یعنی از کرانہ استخوان دست و المضمضة و الاستنشق
 و مباحثہ و مضمضة بفرغہ و خلال الحیۃ و السابغ و سه مرتبہ غسل ہر اعضائے دست و پا
 راس و انگشتہا و ازین کردن و التذلیل بالمیامن و مسح العنق و کلانہ کحت

در اثنا وضو بآب لطمه نزنند مرد و جن خود و تجدید الوضو الله ولی التوفیق
باب دوم در فضیلت بیدار شدن از خواب و اعیانه نقل است
 روزی مجلس شریف و محل مفیض حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله شیخی از غفلت
 خواب بیداری افتاد و در آن مجالس شریف از میدان چنانچه صوفی سلطان محمد
 و صوفی سیف الله و محمد باقر باقره مال و صوفی محمد ساقی و شیخ پیر محمد تھانیسری و
 محمد باقر و صوفی عبداللہ و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار بیان فرمود
 چون سالک سالک فضائے عالم حقایق که از صفات بشریہ کثیفه صلصالیہ عنصریہ
 خود از خواب بیدار شود بکمال علو و جہت خود را بر ریاضات و مجاہدات شاد و تقید گرداند
 آنچه که از او را و حضرات خواجگان چیرت که معمول پیران عظام ماست در عمل آرد
 اول از بوش یاد آرد یعنی وزنیا مستحق است لاشبہتہ فیہ و بصدق ل خود را
 متوجہ بحضرت حق سبحانہ و تعالیٰ گرداند و از پہلوئے راست سہ مرتبہ اللہ اللہ اللہ
 گوید یا بر خیز و بعد از آن ایں دعا بخواند الحمد لله الذی احيانی بعد ما الماتینی
 والیه النشور الحمد لله الذی عافانی فی جدی و در دلی روحی لا اله الا الله
 وحده لا شریک له له المملک و له الحمد و هو علی کل شیء قدير الحمد لله
 و سبحان الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله العلی العظیم و چون خواب
 وضو کند اول مستقبل قبلہ بر جائے پاک بنشیند و سر برهنہ کند و ابتدا بمسواک
 کند آن رسول الله صلی الله علیه و سلم قال الصلوة بسواک خیر من سیمین
 صلوة بغیر سواک پھر درین معنی صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد که حضرت حق این
 حدیث نبوی ارشاد فرمایند تا ما حاضر مجلسیان استفاده گیرند بجز و قول صوفی سلطان

حضرت شیخی را حالتی پیدا شد و در آن عین حالت از زبان دربار فرمود یک نماز تو بنویس
 بهتر است از هفتاد نماز تو که در آن حضوری قلب نباشد و صفات ذمایم بشری عنصری
 تو فانی نکند و بآن نماز بهتر است از هفتاد نماز تو یعنی یک نماز تو باین مرتبه حضوری
 قلب باشد الصلوة لا یتم الا بالجنون القلب و برین حدیث نبوی شاہ حال است
 یعنی غرض که تو در میان نباشی بهتر است از هفتاد نماز تو که اضافت و اثنیست تو
 در میان باشد و تا که صفات بشری تو باست هفتاد هزار بلکه هزاران ہزار حجاب
 در میانست و چون کہ بے تو باشی و از صفات بشری عنصری خود فانی شوی کہ
 بحجاب محبوب کردی یعنی تا کہ اضافت و اثنیست تو در ہر مرتبہ از مراتب الہی
 چہ در عالم ناسوت و چہ در عالم ملکوت و چہ در عالم جبروت و چہ در عالم لاہوت
 یعنی آن حجاب ہا کہ عبارت از تعینات نورانی و ظلماتی یعنی عینی و اعیانی است
 ہر چند کہ وحدت حقیقی در کثرت اعتبار جلوه گر است اما سدرہ مقاصد و مطالب
 سالک اند تا کہ پر تو ذات مطلق روح علوی سالک آئینہ خود را نکند و حسن یکبفی
 خود در و اظہار نماید و پر وہ ہاے غیر نمائی کہ در عالم جبروت و ملکوت بتقید جلوه گر
 بود و از دیدہ بطون سالک مرتفع نگردد و ازین مراتب ترقی نکند و از علوم سالک
 دین مراتب الہی بیج تمامہ چوں سالک ازین مرتبہ ترقی کند شائبہ ازہستی و اثر و تقییدات شئی نمائند
 تمامی موصوفات بچونی و یکجائی گردد و بجز خداے درویدہ شہود نہاند و ہر درین محل
 فرمود این حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم برین تأیید است و الله فی قبلۃ المصلی
 فلذلك هو شهيد و تکیہ مصلی چشمہائے خود را بنور حق مکمل سازد و بحدت
 بطون در عین صلوة تجلیات ذات اللہ را مشاہدہ نماید چوں سر را بیا صلی الله علیه و سلم

وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَاعْفُ عَنِّي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ أَلْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
 جَعَلَ الْمَاءَ طَهُورًا وَالْإِسْلَامَ نُورًا اللَّهُمَّ طَهِّرْنَا بِالْمَاءِ فَطَهَّرْنَا مِنَ الذَّنُوبِ
 پس در ویش شانه بدین ترتیب اول در ابرو شانه کند و بخواند اللَّهُمَّ زَيِّنِي
 بِزِينَةِ أَهْلِ التَّقْوَى وَاسْأَلْكَ تَجَمُّلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلَى بَيْتِكَ وَخُرُوجًا مِنْ
 الدُّنْيَا إِلَى رَحْمَتِكَ پس در سبیلت کند شانه را و بخواند اللَّهُمَّ عَافِنَا مِنْ كُلِّ
 بَلَاءٍ دُنْيَاوَعَدَابٍ الْآخِرَةِ پس ویش از جانب راستا بالای ریش آغاز کند و بخواند
 سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ وَيَكْبِّرُ وَبِضْمِ
 بخواند و جانب چپا سوره اذ انزلت الارض بخواند پس از چپا فرود ریش شانه کند تا
 راستا سوره انا انزلنا وسوره والتین بخواند پس باز از راستا چپا آید و بخواند
 اللَّهُمَّ فَرِّجْ عَنَّا الْهَمَّ وَالْغَمَّ وَوَسِّسْ لَنَا الشَّيْطَانَ سُبْحَانَ مَنْ زَيْنِ
 الرجال باللعن والنساء والزائب باز از چپا بالاتر میان ریش ختم کند و سوره
 الم نشرح بخواند و بعد از آن دو گانه تحیت الوضوء بر سر صلا رود و بخواند بِسْمِ اللَّهِ
 بِاللَّهِ وَمِنْ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَعَلَى اللَّهِ قَلْبِي وَكُلُّ الْمُؤْمِنِينَ وَوَرَعْتُ تَحِيَّةَ الْوُضُوءِ
 ادانماید و بخواند دو رکعت اول بعد فاتحه این آیه ولو انهم اذ ظلموا انفسهم
 جاورك فاستغفروا لله واستغفر لهم الرسول لوجد الله توابا رحیما و سوره
 اخلاص سه بار بخواند و در رکعت دوم بعد از فاتحه من يعمل سوءا او يظلم نفسه
 ثم يستره فاستغفر الله عجب الله غفور رحیما و اخلاص سه بار بخواند و بعد از سلام بالبطیف
 صد مرتبه بخواند و در دو بخواند پس در سجده رود و بخواند اللَّهُمَّ اخْفِزْ لَنَا وَلِوَلَدِنَا
 وَلَا تَسْتَاذِنَا وَلَا تَشَايَحْنَا وَلَا تَحْجَبْ حَقَّوْنَا وَلِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات بمهجة محمد والعليه السلام
باب یوم ورفضیت وعمار صبح و نماز فجر
 نقلست روزی به مجلس شریف و محل منیف حضرت شیخ و مولای تو خیرتی عند الله
 سخن بطالع شدن صبح صادق افتاد و در آن مجلس شریف از میدان چنانچه صوفی
 سلطان محمد شاه آبادی و صوفی سیف الله محمد باقر ماهر و وال و حافظ علی اکبر و
 شیخ پیر محمد تقی انیسری و سید غلام محی الدین همشیره زاده حقیقی حضرت و محمد باقر و محمد عبد
 کریم و محمد عابد تقی انیسری و سید السادات سید میر فیض الله پور بی و میر فتح محمد و
 محمد ساقی و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند هم درین محل از زبان گوهر نثار فرمود
 چون سالک بیدار همه شب مطابق او امر آبی یا ایتها المزمع مل قعود الدلیل الا قلیلا
 نصفه او انقص منه قلیلا که مشغول بر ریاضات و مجاہدات ببل زبان ایا و گاه
 محبوب و کنوس با روح خود با که بانور مستغنا و از آن روح گذورات نفسانی را در
 اخص مقام مشاهده بمشاهدات ذاتیه از عالم سکر مستی شهود حضرت الذات طاووس در
 میایون معرفت الهی و از بیستان مراقبه جلوه داد آن بعالم صحو در آمد مثل شاهوار
 بر بدستاج عبادات بر سر نهاده سجدات میکند که انهنایت هو الرجوع الی البدایت تا غایت
 کار سالک همین است یعنی بدار بالا اعمال پس ترقی کرد الی الاحوال پس ترجع شد
 بین الاعمال و الاحوال نهایت سالک سالک فضائ عالم حقائق و معانی همین
 کمال که ابصر عن الله لا چار است یعنی رجوع کند از مولای خود استیاء و اجلا لا رجوع
 القهقری چرا که محب صفت محبوبی گشته متلذذ ذات مشاهدات محبوب بود و تقوی شهاب
 مجازی از میان مرتفع بود چون باز بطالع شدن صبح صادق بصفه محب شد و تقوی عالم

کون وشهادت را متبادر آمد بزبان حال گفت که ای اشد تبصرت بر سالک کما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فی عین مقام القرب اعوذ بک منک یعنی پناه میجویم تو از توفیق که جلوه وحدت بر ما هوید اگر دو نسبت ما رومنی از میان مرتفع شود در آنوقت از میان شدن نفس بقاعده بشریه کشفه صلصای عنصرت حافظ و نگهبان توفی و همدین محل فرمود که مرید صادق را باید که اعتقاد کند بر ما فتح باب الله تعالی الی جناب کریمه و فضله و از سبب اسطر مرید شدن در خل و بازگشت در آن باب الهیت و از سبب مرشد بر آئینه و آبجهای و بهای نبی و دنیاوی پس بدستی که راستی پیر در حق مرید تصرف بهوائی نفس خود نخواهد خست فوامانت الله من الله عند الله چنانچه پیر برائے حوائج خود که مستغنی شود الی الله من الله بچنان پیر را باید در حق مرید برائے حوائج و بهای مدنی و دنیاوی مستغنی شود و درین ضمن این فقیر حقیر عرضداشت کرد حضرت پیر و ستمگیر و شهر سهراند قندهاریاں باں مشایخ مبارک و اولیاء نامدا بیتا السادات میر سید شاه بیکه جیونزول فرموده بود چند فضلا آمده سوال کرد و در آن مجلس این حقیر حاضر بود و گفت که امام العارفین برهان الوصلین حضرت غوث صمدانی محبوب جهانی سید عبدالقادر جیلانی قدس الله سره العزیز و رفیع الغیب که تالیف خاص آنحضرت است میفرمایند و اذا بلغ المرید حالت شیفه و افرد عن الشیاطین و قطع عنه فیولاء الحق یعنی بگرم خود میکرد کار ادحق سبحانه و تعالی مفهوم معنی کلام در بار میشود از زبان گوهر نثار فرمود و مرآن مرید را بیشخ دوا و قاست چنانچه کوک را

عنه حضرت قطب الوقت سید شاه بیکه بر ما حقیر حضرت قطبانی سید شاه ابوالعالی از شاه میرزا کانی وقت خود بوده و زمانه

یکه وقت شیراز است و دومی بعد حلین از دایه جدا کردن است پس همچنین مرید صادق را بیشخ دوا و قاست است - اول اوقات لزوم صحبت دوامیه حالانکه پیر میلند اوقات مرید که ضائع شود مگر صرف بعبادات و ریاضات و مجاہدات شاقه و بادب ظاهر و مرشد مؤدب سازد و دومی وقتی که برسد مرید در حالت شیخ را که آن عالم ارشاد است پس پیر را باید از خود جدا ساخته جائے دیگر مسلم و مفوض گرداند تا عالم را ارشاد نماید و حوائج خلق الله را بر آرد تا که مرید باین حالت نرسد اذن شیخ بمفازت مرید نکند مگر بعد عالم تمام بر اینوقت که استقلال مرید بنه شده باشد و ابواب فهم و فتوحات الهی مفتوح شده باشد و مرید هم باید که درین اوقات هم از مرشد جدا نشود و همدین محل فرمود با آنکه ازین کلام اینمرا داشته اند چوں مرید صادق بعد مجاہدات شاقه و در واسطه شیخ فانی شده بهره یافت یعنی در آئینه ممکنات تجلیات لایمات را مشاهده کرد و محبوب حقیقی بواسطه شیخ حسن خود را برائے محبت لباس کون جلوه گرمی کرده حفظ و لذت نصیب محب گردانید چوں مرید از واسطه شیخ فانی شده بمعنی شیخ رسید و افروغ شیخ ازین عبارت است همارا بیت شینا الا ورایت الله قیید بروے ثابت آمد پس وقتیکه مرید بعد تصنیف و تزکیه با بخله قلب و مجاہده تمام و نه از سالک اسم ماند و نه زحم و نقوش مجازی خود را از میان مرتفع یافت و بمعنی شیخ متحد شد و خود را صورت آن معنی شیخ یافت و بمیادین و ارادات الهی شتافت و اعلام قد علی نور در نظر بطون سالک عیاں شد و غرض سبب بر روی ثابت آمد و همدین محل فرمود چوں صبح صادق بدید بخواند الحمد لله الذی ذهب باللیل مظلمای قدرته و جماعه النهار مبصرای بر حمتد بعده با تعوذ

تسمیه فاتحه و سه آیه از اول سوره بقره و آیه الکرسی و چهار قل و سه آیه از اول سوره النعام
و آیه قاتل الصباح و جعل الليل سکنًا و الشمس و القمر حسابًا و ذلك تقدیر
العزیز العلیم آیه فسیهان الله صلیحون و حین تسبحون و له الحمد فی
السموات و الارض و عشیا و حین تظهرون یخرج الحی من المیت و ینزع المیت
من الحی و یحیی الارض بعد موتها و کذا و کذا یخرجون بسیار بخواند بعد هر دو رکعت
سنت الفجر در خانه ادا نماید و در رکعت اول بعد فاتحه قل یا ایها الکفرون و در دوم
بعد فاتحه اخلاص و هر سستی که دو گانه باشد همین طور هر دو قلیبین بخواند چرا که
سنت است بعد استغفر الله لذنبی سبحان الله و بحمد ربی صد بار بخواند
و پانزده مرتبه یا اله الا الهة الرافع جلاله یا اله بخواند مقبول و با هر دو رکعت
تنگ دست نباشد بعد از فزیه با جماعت ادا نماید بر موضع نماز قرار گیرد و پیش از آنکه
روئے گرداند و زانو بردارد و بخواند فضلًا من الله و نعمته الحمد لله علی التوفیق و تعفیر
علی التقصیر سبحانک ما عبدناک حق عبادتک اللهم صلی رب یا رب یا رب اللهم
انت السلام و منک السلام و الیک یرجع الی داسر السلام فحینا ربنا بالسلام
و ادخلنا داسر السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذا الجلال و الاکرام و آیه الکرسی
بخواند پس دست بردارد و این را بخواند اللهم یا ذا البیضاء الغسل علی البریة و
یا باسط الیدین یا عطیة و یا صاحب المواهب السنیة و یا دافع البلاء و
البلیة و صل علی محمد خیر الوصی و علی اله البیضاء النقیة و اغفر
بلفظک یا ذا العلی فی هذا الفجر و العیشة ربنا توفنا مسلمین المحض بالصلحین
و صل علی محمد و اله اجمعین و علی جمیع الانبیاء و المرسلین و الملائكة المقربین

و علی عبادک الصالحین و برحمتک یا ارحم الراحمین بر روی فرو آورد و بعد
ده نام باری تعالی که بر عصار حضرت موسی علی نبینا و علیه الصلوة و السلام نوشته بود که
از عظمت این ده نام اثر و عا شد و معجزه می نمود باید که بعد از نماز فجر
چون از فزیه فارغ شود و بنقاد مرتبه بخواند در خانه او برکت شود و گاهی فقر نیاید
بعد از آن چهل هم بخواند اما دوازده بار بعد صلوة فجر و هفت مرتبه بوقت عصر چهل
اسم باری تعالی اینست سبحانک لا اله الا انت یا رب کل شیء و واسیته
و سارقه و سراحمه یا رب یا اله الا الهة الرافع جلاله یا اله یا الله المحمود
فی کل فعاله یا الله یا رحمن کل شیء و سراحمه یا رحمن یا حی حین لا حی فی دیمومة
ملکه و بقاءه یا حی یا قیوم فلا یفوت شیء من علمه و لا یثوده حفظه یا قیوم
یا واحد الباقی اول کل شیء و آخر یا واحد یا دائر بلا فناء و لا زوال ملکه و
یا دائر یا صمد من غیر شبه فلا شیء کمثله یا صمد یا بار فلا شیء کضره
یدانیه و لا امکان بوصفه یا باری یا کبیر انت الله الذی لا تهتدی العقول
بوصف عظمته یا کبیر یا باری النفوس بلا مثال خلاص غیر یا باری یا
نزل الی الطاهر متکل افتد بعد سه یا نزل الی یا کافی الموسع لما خلقه من عطا یا
فضله یا کافی یا نقی من کل جور لیرضه و لیرغاطه فعاله یا نقی یا خان
انت الذی وسعت کل شیء رحمة و علما یا خان یا منان و الاحسان قد علم
کل الخلاق منه یا منان یا دقان العباد کل یقوم خاضعاً له ربه و رغبته
یا دقان یا خالق من فی السموات و الارض و کل الیه معاده یا خالق یا رحیم
کل صریح و مکروب و غیاثه و معاذه یا رحیم یا تاقم فلا تصف الا لکن کل

جلاله ومملكه وعزّه يا تاه يا مبدع المبدع لم تبع في انشائها عوناً من خلقه
يا مبدع يا علام الغيوب فلا يفوت شئ من حفظه يا علام يا حميد الخصال
ذا المن على جميع خلقه بلطفه يا حميد يا عزيز المتعجب الغالب على جميع امرة
بلطفه يا عزيز وبعد ازهر نماز از خمس اوقات در ووده بار و اخلاص بالتسبيح
وه بار سبحان الله سي و سه بار الحمد لله سي و سه بار والله اكبر سي و سه بار لا اله الا الله
وحده لا شريك لذلّه الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير
يكبار بعده اگر آفتاب بطولع نزديك باشد سبعت عشر بخواند والاس بار نورونه
تأم الله سبحانه وتعالى غراسه بخواند اللهم انت الملك الحق الذي لا اله الا
انت يا الله يا رحمن يا رحيم يا ملك يا قدوس يا سلام يا مومن يا مهين
يا عزيز يا جبار يا متكبر يا خالق يا جباري يا مصور يا غفار يا قهار يا وهاب
يا رزاق يا خاف يا علیم يا قابض يا باسط يا خافض يا رافع يا معز يا مدبر
يا سمیع يا بصیر يا حکم يا عدل يا لطیف يا خیر يا حلیم يا عظیم
يا غفور يا شكور يا علی يا كبير يا حفيظ يا مقیت يا حیدر
يا حیل يا كريم يا رقيب يا مجيب يا واسع يا حكيم يا ورود يا حميد
يا باعث يا شهيد يا حق يا وكيل يا قوي يا متين يا دلي يا حميد
يا محيي يا مبدع يا معيد يا حي يا ميت يا حي يا قيوم يا واجد
يا ملجأ يا واحد يا احد يا صمد يا قادر يا مقدّر يا مقدم يا مؤخر
يا اول يا آخر يا ظاهر يا باطن يا اولي يا متعالي يا بر يا ثواب
يا منعم يا منتقم يا غفور يا رزق يا مالك الملك ذو الجلال والاكرام

يا رب يا مقسط يا جامع يا غني يا مغني يا معطي يا مانع يا صمد
يا تاه يا نور يا هادي يا بديع يا باقي يا وارث يا رشيد يا صبور
الذي ليس كمثله شئ وهو السميع البصير غفر لك ربنا واليك المصير
نعم المولى ونعم النصير وصلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين ه اول
و آخر ووده بار بخواند بعده اين عادت بر داشته بخواند اللهم نسألك
بحق هذه الاسماء كلها بحق شرفها وكرامتها وحقائقها ورفائقيها وتفسيرها
وتعظيمها ان تعطيني لتخير الدنيا وخير الآخرة وان تصرف عنا شر الدنيا و
شر الآخرة وان لا تسلط علينا من لا يرحمنا في الدنيا والآخرة احداً من خلقك
يا ارحم الراحمين اللهم اننا نسئلك ان لا تدع لنا ذنباً الا غفرتة ولا ثماً
الا فرجتة ولا ديناً الا قضيتة ولا فاسداً الا اصلحته ولا شرّاً الا صرفته ولا قبيحاً
الا سترته ولا سقماً الا شفيه ولا فضلاً الا اسبغته ولا فقراً الا غنيتة
ولا عسراً الا يسره ولا تدبراً الا اوقية ولا خطيئة الا كفرتها ولا سيئة الا
محوتها ولا حسنة الا اصطفيتها ولا كريمة الا كشفتها ولا نعمة الا اتممتها
ولا دعوة الا استجبتها ولا قطراً الا رفعتة ولا بلاء الا دفعتة رحمتك يا ارحم
الرحمين بعده نورونه تام حضرت رسالت پناه صلى الله عليه وسلم بخواند
اللهم صل على محمد واحمد وحامد ومحمود وقاسم وعاقب وفالح
وخاتم وخاتم وهاشم وهاشم وداودي وسراج ومنير وبشير ورسول وهاشم
ومحمد و خليل ومهدي وصفي وطه ونبين ومزمل ومدثر وحبيب
وكليم ومصطفى ومجتبى ومرتضى ومختار ومصدق وناصر وقائم ووجه

وبيان وحافظ وشهيد وعادل وحليم وكثير ومبين وبرهان
 ومطيع ومذكر وامين وعجى واعظ وصاحب وناطق وصادق
 ومكي ومدني وابطي وعربي وهاشمي وقرشي وعزيري ومصري
 وحريص وسرور ورحيم وعاطر وجواد وغني وكريم وفلاح
 وعليه وطيب ومطيع وخطيب وفعيم ورشيد وظاهر ومظهر
 وامام وامى ومتقى ونقى وبار وشفاء ومتوسط وسابق ومشيد
 ومقتصد وحق ومتين واقل واخر ومحلل ومحرر وامر وناهي
 وظاهر وباطن ورحمة ونافع وشافع ومشفع وحكيم وفريق
 وشكور وقريب ومجيب ومنيب وولي واولى حسينا الله ونعم
 الوكيل ونعم المولى ونعم النصير محمد رسول الله سيد المرسلين
 المتصدقين والامين وصلى الله على خير خلقه واليه اجمعين وسلم تسليما
 كثيرا كثيرا برحمتك يا ارحم الراحمين وبعد هذا مرتبة ايت بخواند
 فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 هفت بار بخواند اللهم اجزنا من الناس يا عيسى سر بار بخواند بسم الله خير
 الاسماء بسم الله رب الارض والسماء بسم الله الذي لا يضر مع اسمه شئ
 فى الارض ولا فى السماء وهو الشميع العليم سر بار بخواند سبحان الله وبحمده
 سبحان الله العظيم وسجدة استغفر الله ربى من كل ذنب والتوب اليه ولا حول ولا
 قوة الا بالله العلى العظيم اللهم اهدنا من عندك ونجنا من عذابك و
 اقدف علينا من فضلك وانشر علينا من رحمتك وانزل علينا من بركاتك

وسه بار ايسر بخواند اللهم انى اعوذ بك من فهاب الدولة وتغير النعمة و
 تحويل العافية ونجاة النعمة على السعادة اللهم انى اسئلك زيادت
 فى العمر وبركة فى الرزق وسراحة فى المعيشة وتوبة قبل الموت ومغفرة
 بعد الموت وتلقينا عند الحساب ونجانا عند الميزان وجواننا على الصراط و
 سلامة عند دخول الجنة اسئلك قوة فى جسدى ونورا فى بصري وذكرى
 على لساني ويقينا فى قلبي واخلاصا فى عملى برحمتك يا ارحم الراحمين -
 قبل ان يطلع آفتاب سبعاث عشر بخواند وپش از غروب آفتاب بخواند وموت
 نايد برين ترتيب فاتحه وآية الكرسي قل يا ايها الكفرون قل هو الله احد قل اعوذ برب
 الفلق قل اعوذ برب الناس هر كس بالتسمية نهنگان بار بعد سبحان الله و
 الحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم
 هفت بار وبعده عدد ما علم الله وفى كل نفس ولمحة ولحظة وطرفة يطفى
 بها اهل السموات والارض كيار بخواند اللهم صل على محمد عبدك ونبيك و
 رسولاك النبى الا محى وعلى اله وبارك وسلم هفت بار بخواند بعدد كويد عدد
 ماعلت ونزينة ماعلت وملا ماعلت فى كل نفس تا آخر كيار اللهم
 اغفر لى ولوالدى وللمن تولد وارحمهما لما سبى لى صغيرا ولجميع المؤمنين
 والمؤمنين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات
 برحمتك يا ارحم الراحمين هفت بار بخواند اللهم يارب اقل بى وبهم عاجلا
 واجلا فى الدين والدنيا والاخرة ما انت له اهل ولا تفعل بنا يا مولينا ما
 نحن له اهل انك عفو رحيم جواد كريم يارب الارض والسموات هفت بار كويد بعدد

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَلِيِّ الذِّينِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْحَمْدُ الْمُنَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ الشَّدِيدِ الْأَرْحَمِ
 سُبْحَانَ اللَّهِ فِي كُلِّ مَكَانٍ سُبْحَانَ مَنْ لَا يَشْغَلُهُ شَيْءٌ عَنْ شَأْنٍ وَبَعْدَ فَرْجٍ نَحْوِ أَنْدِ سُبْحَانَ
 مَنْ يَذْهَبُ بِاللَّيْلِ وَيَأْتِي بِالنَّهَارِ وَبَعْدَ عَصْرِ نَحْوِ أَنْدِ سُبْحَانَ مَنْ يَذْهَبُ بِالنَّهَارِ
 وَيَأْتِي بِاللَّيْلِ كَوَيْدِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِكَ عَلَى حَالِكَ بَعْدَ عَمَلِكَ سُبْحَانَ مَنْ لَهُ لَطْفٌ
 خَفِيَ قُبْحَانِ اللَّهِ حِينَ تَحْسُونَ وَحِينَ تَقْبَحُونَ وَلَهُ الْمَدْحُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ
 وَعَشِيًّا وَحِينَ تَطْهَرُونَ خَيْرُ الْحَمْدِ مِنَ الْمِيتَةِ وَخَيْرُ الْحَمْدِ مِنَ الْحَيِّ وَخَيْرُ
 الْأَرْضِ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذَلِكَ تَقْرَأُونَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَ
 سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لِلَّهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَ
 رَبِّ الْأَرْضِ وَرَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَهُ الْكِبَرُ يَاءُ فِي السَّمَوَاتِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ
 بِعِشْرَةِ عَشْرٍ اللَّهُمَّ اهْدِنِي بَرَفَعَتِكَ هِفَّتِ بَارِ تَوْفِيقِي مُسْلِمًا وَالْحَقُّ
 بِالصَّالِحِينَ هِفَّتِ بَارِ يَا جَبَّارُ بَيْتِ وَيَكْبَارُ بَعْدَهُ اِيْنِ دُعَا نَحْوِ أَنْدِ اللَّهُمَّ اِنَا
 نَسَلُكَ سِرَّةً لَعَلَّهَا لَطِيفٌ بَغِيرُكَ نَا سَتَجِبُ دُعَاءَ نَا بَغِيرُكَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ
 الْفَضِيحَتَيْنِ الْفَقْرَ وَالذِّينَ سُبْحَانَ الْمَفْرُجِ عَنْ كُلِّ مَدْيُونٍ سُبْحَانَ الْمُتَنَفِّسِ عَنْ
 كُلِّ عَزْوٍ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ خِزْيَانَةَ بَيْنَ الْكَافِ وَالْمُؤْمِنِ اِنَّمَا اَمْرُهُ اِذَا ارَادَ
 شَيْئًا اِنْ يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ هُ قُبْحَانَ الَّذِي سَيِّدُهُ مَلَكَوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَالْيَدِ تَجْوِي

باب چهارم در بیان فضیلت نماز اشراق و اعیان بیحات

نقلاست روزی مجلس شریف و محل نیت حضرت شیخی و مولائی از مریدان چنانچه که
 صوفی سلطان محمد و صوفی سید الله و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و محمد ساقی
 و صوفی نور محمد خان سامان و شیخ محمد پیر قاسمی و محمد باقر باقر و محمد باقر

نقلاست روزی مجلس شریف و محل نیت حضرت شیخی و مولائی از مریدان چنانچه که

بوده کثیر و قال و سید السادات میر سید کلاں و میر سید مآیت الله و محمد عابد و این
 فقیر و یاران دیگر حاضر بودند حضرت شیخی چون بعد نماز اشراق و ادعیه هائی قانع
 شده رُخ بجانب صوفیای کردند و از زبان دربار فرمود عارف محقق و محبوب
 مرفق یعنی بمرتبه دوام شود و رسیده باشد و نظائر عارف ربانی بر جماعه مریدان
 دعائے کریم و کلام آنقدوة و اصلین شفاے عظیم بالله نطق میکند و با الله
 ساکت میشود و کما ورد فی الخبر لا يزال العبد یقرب الی بالنواقل حتی احبه فاذا احبته
 کنت له سمعا و بصرا ویدا و مویدا و فوادا ابی یناطق و بی یصیر یعنی الله سبحانه تعالی
 میفرماید پس وقتی که شد آن سالک قریب با دای نواقل بکلم غلبه محبت خود بدو
 معبودیت ماکه مجد و علی هست از کثرت اشواق و غلبه اذواق حال آنکه کثرت تقرب نواقل
 پیدا میکند غلبه محبت در میان محب و محبوب و قتی که بر سالک محب محبت محبوب غالب آمد
 اشنیته آن سالک از میان مرتفع گردد و نماند در ذات محب سرے از اسرار صرف
 وحدت چرا که آن محب منظر حق سبحانه و تعالی است ذاتا و صفاتا و گشت آن محب
 محبوب من و تنجلی میشوند انوار عظمت وحدت بر روح علوی آن سالک ظاهر میشود
 صفات من بر وفا کون له سمعا و بصرا ویدا و فوادا ابی یناطق و بی یطیش و بی یصیر
 چون محب بعد انجلاے مرآت قلب کنس وجود و یصدق زهد و کمال تقوی و قطع
 اسباب و علایق و عوایق و محو کردن خواطرات و هواجبات ظاهر میشود مرآن
 محب صادق را سمع او و بصرا و جای ظهور سمع من و بصیر من و انوار اسرار صرف
 وحدت با آن که فیضا نست از نور سمع من و بصیر من و هدیه من محل فرمود نزدیک
 محققین و متصوفین عارفین این را قرب نواقل گویند چون صوفی سلطان محمد

عرض داشت کرد حضرت پیر و ستیگر و معنی قرب نوافل و قرب فرائض اهل تحقیق چه
تفریق و چه تفارقه داشته اند از زبان گوهرنثار فرمود چون محب صادق از غلبه اشتیاق
بکثرت ریاضات و مجاهدات نوافل بطریق افعال الله بتمام فای که آن فناء و صفای
الله مثبت است در رسید و در آن مقام آن محب که متکلم است بلسان حق سبحانه
و تعالی است و ثانی مرتبه که آن را قرب فرائض گویند چون محبت اله بشا به محبوب
بجهدات کمال در مقام فناء که آن فناء در ذات الله است نصیب او گردید پس
حق سبحانه و تعالی متکلم است بلسان محب و بن آن محب او را میکند غوامضات
معانی و مصاعبات مبانی را پیش شیخ که عطا میکند چیزه مر آن مرید با مر خدا که
علی سبیل الالهام و داروای که بر قلب آن مرشد شده باشد همچنین منع میکند بطلان
آن با مر خدا بهدین معنی این فقیر عرض داشت کرد که مرید را با شیخ مجاست و محبت
چند سال است از زبان در بار فرمود سنتین چنانچه که صبی البدولین از افضاح
مادر جدا میکند همچنین مرید را شیخ ما بین دو سال از آن بمفارقت نکند مگر بعد کمال
علم خود جدا سازد پس وقتی که رسید مرید بمرتبه از ان حاج خلق الله و الهام بالله مر
بندای سائل علیل و محتاج را پیش شیخ را باید که از خود جدا کند تا حاج خلق الله برآورد
و باز از زبان گوهرنثار فرمود و قتی که مرید صحبت شیخ را اختیار میکند ده خصال در ذات
مرید باید است که اختیار کند تا از ادوات او درست آید - اول اینکه مرید لبیب و فیم
باشد تا که فهم کند رموزات و اشارات شیخ را و دوم نفس آن مرید مطیع باشد و او را
شیخ را تسلیم آنکه باشد مرید حدید السمع تا که او را که کند کلمات کلام شیخ را و چهارم اینکه
باشد مرید منور القلب تا که ساری میشوند عظمت های شیخ و در ذات آن مرید و پنجم اینکه

باشد مرید صادق بلهجه تا که صادق باشد بجهان احوال خود ششم اینکه باشد آن
مرید سخی و جواد تا که عطا میکند هر چه نزدیک باشد هفتم اینکه باشد آن مرید صادق
بعبادات و مجاهدات حتی که جهان نشود با دایه عبادات و ریاضات هشتم اینکه
باشد آن مرید حافظ مر ستر آبی را تا که فهم کند اسرار شیخ را نهم اینکه باشد آن مرید متکلم
بنصایح تا که مفید و معید باشد نصایح حضرت شیخ در دهم اینکه باشد آن مرید عیار
تا اقد آنکه بروح عزیز خود و در طریق منازل آبی پس و قتی که شد آن مرید متصف
باین صفات عشرت امکانست که قطع کند طریق منازل آبی و مراحل نامتناهی
او بهدین محل فرمود که دیده ام در محفوظات قطب الاقطاب آن رئیس الاولیاء
نامدار حضرت فرید الحق و الدین مسعود ابو دهنی که منقولست روزی رسول الله
علیه الصلوٰة و السلام ابلیس لعین را نمکین دید از رسول الله صلعم و نمکینی خود عرض نمود
رسول الله صلعم را آن در که من عالم ملک ملک بودم نزد یک عرش سبحانی و صحائف ربانی
نخست نمکین و عبارت رنگین نوشته دیده بودم هر که از امتان حبیب من نماز فجر ادا
نماید و جلوس مساجد و مساجد بعد صلوٰة فجر تا که آفتاب برآید بذر که الله و ادعیه های
مشغول باشد و نماز اشراق بگذارد و الله سبحانه و تعالی بمقتدا هزار آدمی متعلقان آن
که باشند از آتش دوزخ خلاص دهد و بیامزد و بعهده بر لفظ مبارک اند که نوافل
اشراقیه و ادعیه های و تسبیحات که معمول پیران عظام ماست قریب تر سازد
و مریدان را بمقاصد آبی و مطالب بانی باید که باین مواظبت نماید و کسلان نکند
با دایه آن چو آفتاب مقداریک نیزه برآید بعد منفرغ ادعیه های و ذکر کثرت
نماز اشراق بدین نیت ساز و فوقیت ان اصلی لله تعالی رکعتی صلوٰة الاشراف

الانوار احدى الصمدية في قلبي وروحي عن سر الاسرار الاحدية الاكلية على
مرتبة المعالي المصنوعة والحمد لله الاحدية متوجها الى جهة الكعبة
المعشوقية المعظمة الله اكبر ونحو ذلك في اول بعد فاتحة آية الكرسي ودر
توهم من الرسول وبعد از سلام ورو گوید واین دعا بخواند اللهم انی اصبح لا استطيع
دفع ما اكره ولا املك نفع ما ارجو اصبحت مرتقنا بعملی واصبح امری بيد
غيری فلا فقیرا فقره فی اللهم لا تشمت بی عدوی ولا تسو علی صديقی ولا
تجعل مصیبتی فی دینی ودينای ولا فی الآخرة ولا تجعل الدنيا اكبر همی ولا مبلغ
علمی ولا تسلط علی من لا یرحمی اللهم انی اعوذ بك من الذنوب التي ينزل
بها النعم ومن الذنوب التي توجب بها النقم برحمتك يا ارحم الراحمين
وصلی الله علی محمد وآله اجمعين بعد فاتحة وركعت استعاذه بگذار
ونحو اند وركعت اول بعد فاتحة سورة الفلق ودر ركعت دویم سورة الناس
بعد سلام ورو گوید واین دعا بخواند اللهم انی اعوذ باسمك الاعظم وكلتك
التامة من شر السامة والهامة واعوذ باسمك الاعظم وكلتك التامة
من شر بلادك وعبادك وشر عذابك واعوذ باسمك الاعظم وكلتك التامة
من شر الشيطان الرجيم واعوذ بك باسمك الاعظم وكلتك التامة من
شر ما یجرئ به اللیل والزمان ربی الله الذی لا اله الا هو علی توكلت
وهو رب العرش العظيم الهی انت سلطت علینا عدو البصیر البیونیا را نا هو و
قبیلہ من حیث لا نراهم فالیسہ منکما ایستہ من رحمتك وقطع منکما قطنة
من عفوك وابعد بیننا و بینہ کما ابعدت بینہ و بین جنتك انتک علی

کل شئ قدیر وبالاجابة قدیر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم و
صلی الله علی خیر خلقه محمد وآله اجمعين ودر ركعت استعاره بگذار و ونحو اند
در هر ركعت بعد فاتحة سه بار قل هو الله احد وبعد از سلام ورو گوید واین دعا
بخواند اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألك من
فضلک العظيم الواسع فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام
الغیوب اللهم انی لا املك لنفسی خیرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیواتا ولا
نشورا ولا استطيع ان اخذ الا ما اعطیتنی ولا ان اتقی الا ما وقیتنی اللهم
وفقتی لما تحب وترضی من القول والعمل فی دیني وعافیة اللهم خیر لی
واختل لی ولا تلحق لی اختیاری اللهم اجعل الخیرة فی کل قول وعمل
ارید فی هذا اليوم وليلة ودر ركعت استخیات بگذار و ونحو اند ودر ركعت اول
بعد فاتحة سورة انزلناه ودر ركعت دویم بعد فاتحة سورة انا اعطیناک الکوثر
بخواند وبعد از سلام ورو گوید واین دعا بخواند اللهم اجعل حبك احب
الاشیاء الی وخشیتك اخوف الاشیاء عندي اللهم اذا اقررت
عیون اهل الدنیا بدينیاهم وعیون اهل العقی بعبادهم فاقرها عینی بك
وبجمال وجهك الکريم وبمشاهدتك وطاعتك فی الدنیا والاخرة واقطع
عق لذناب الدنیا والاخرة کما یأئیدک ومحببتک وعشقک ومشاهدتک
والشوق الی لقائک الکریم فی الدنیا والاخرة واجعل طاعتک فی کل شئ منی
یا ذا الجلال والاکرام اللهم ارزقنی حبك وحب من احبك وحب من
تحبه وحب من یقرنی الیک وحب عمل یقرنی الی حبك اللهم اجعل حبك

احب الی من امام الباری للعطشان بحق القرآن اللهم احیی متضرعاً
فی حبک واحشرنی مستغرقاً فی حبک والحقی بالمستغرقین فی حبک وصلى الله
على خير خلقه رسوله محمد وآله اجمعين ؎ و دو رکعت شکر النہار بگزارد و
و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ اخلاص پنج بار بعد از سلام درود گوید و این را بخواند
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حَسَنِ الْقَسَامِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حَسَنِ الْمَبِیْتِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حَسَنِ الْمَسَامِ
و دو رکعت شکر الودین بگزارد و بخواند در ہر رکعت بعد فاتحہ آیت الکرسی یکبار
و اخلاص ہفت بار بعد از سلام درود گوید و این را بخواند اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
ہٰذَا الصَّلٰوۃُ قَدْ جَعَلْتَ ثَوَابَهَا لِوَالِدَیَّ بِالطَّیْبِ الطَّيِّفِ بْنِ وَلِیِّ الدِّیْنِ فِی جَمِیْعِ
الْاَحْوَالِ کَمَا تَحِبُّ وَتَرْضٰی یَا عَلِیُّمُ یَا قَدِیْرُ اَعِزَّنِیْ وَلِیِّ الدِّیْنِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ اَجْمَعِیْنَ و دو رکعت شکر الشیخ بگزارد و بخواند
در ہر رکعت بعد فاتحہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص ہفت بار و دو رکعت اِسْتِغْثَا لَہٗ بِاللّٰہِ وَ
اَنْ یَّطَاعَا عَنْ غَیْرِہٖ بگزارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحہ اخلاص سہ بار و در
رکعت دوم بعد فاتحہ قل و بعدہ درود گوید و این را بخواند یَا مُسَبِّبُ الْاَلَا
مُسَبِّبِ یَا مُفْتَحُ الْبَوَابِ یَا مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَ اَلَا یُبْصِرُ صَدِّیْقُہٗ بَدْرُ
و فکر و مراقبہ مشغول باشد واللہ اعلم بالصواب۔

باب پنجم در بیان فضیلت ادائے نماز صبح

نفلت روزے حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند اللہ بوقت ضعی بعد فراغ
استنجا و وضو و بعد ساختہ بر مصلافروہ آمدند چہار رکعت از نوافل ضعی و ادعیہ بر
مصلاداد فرمودہ رخ بجانب صوفیاں نمودند و از زبان دربار فرمود قال رسول اللہ

در بیان فضیلت نماز صبح

صلی اللہ علیہ وسلم من جلس فی مصلی حتی یصلی الفصی غفر اللہ ذنبہ و ان کان
خربد البصر و وراں مجلس از مردیان چنانچہ صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و حافظ
علی اکبر و محمد باقر ماہر و وال و سید غلام محی الدین ہمیشہ زادہ حقیقی حضرت و شیخ بہیکو
و محمد یوسف برادر زادہ ہائے و میر فیض اللہ و محمد باقر بوڈہ کبیرہ وال و اس فقیر و
یاران و دیگر حاضر بودند از زبان گوہر تبار فرمود قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یحافظ صلوۃ الفصی الا ابرار المتورعین و یرین ضمن میر فیض اللہ بتحقیق معنی و رع
عرضداشت کرد کہ حضرت پیر و سنگی معنی و رع ارشاد فرمادند تا ما حضرات ایں مجالس استفادہ
گیرند از زبان دربار فرمود کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملائک و مینک
الوہب ہدیرین محل فرمود کہ شنیدہ ام از مرشد نامی و عارف سامی آن مشایخ کبار فرمودہ
اولیاء نامہ از قطب الموحیدین بندگی شاہ ابراہیم رامپوری میفرمودے نزدیک متصفین
محققین کہ و رع بر چہا مرتبہ مترتب است اول و رع زاید است کہ سپر ہیزند از ہم
ظاهر۔ و دویم و رع صالحان است کہ ترقی کنند از مشبہات و احتمالات کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و رع مایر بیک الی مایر بیک و یتوہم و رع
متقیانست و هو ترک حلال الحقی از برائے محافظت ال کہ مودی بسوے شبہ
باشد و حرام و رواحیا نا ظاہر و ہوید اگر و کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یكون التجال من المتقین حتی یدع مالا باس بہ و مخافۃ ما بہ باس
و چہارم و رع صدیقان و عاشقان و جانبازان از ہستی خود پریدہ و غیر حق را
حضرت قطب الموحیدین بندگی شاہ ابراہیم رامپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت
بندگی شاہ محمد شریف جی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو مرشد ہیں۔ آپ کا مزار مقدس
قصبہ رام پور ضلع سہارنپور میں زیارت گاہ خلق اللہ ہے ۱۲

از میان بدو شسته و بدو ست پویستاده و هتولاء عرض عما سوى الله
 همدین محل حافظ علی اکبر عرض داشت کرد حضرت پیر و تکبیر در حق فرعون صاحب
 قصص محی الدین ابن عربی بزبان عربی میفرماید قبضه طاهره و مطهره و طیس
 فیه شیئی من الخبث و الاثم لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل و آنا
 من المسلمین و نیز گردانید آیت هر عنایت الله سبحانه و مرکه را که میخواستند از عباد خود
 كما قال الله الْيَوْمَ نَتِّقِيكَ بِذِكْرِكَ لَتُكُونَ مِنَ الْخَلْقِ اِيه لانه قبضه عند ایمانه
 قبل ان يكتسب شیئی من الاثم یعنی پس امر علی حضرت مجدد علی صادر و وارو
 شده مر عزرائیل را تا قبض کند ارواح فرعون را و را بخالت که آن ظاهر و مطهر است
 و نبود در ذات فرعون هیچ شیئی از خبیث شیطانیت زیرا آنچه بدستی درستی قبض کرد
 عزرائیل ارواح نزدیک آوردن ایمان او بغیب قبل ازین که کسب کند هیچ شیئی از
 اثم تا فرجام و در نتیجه ضمن این حقیر عرض داشت کرد حضرت پیر و دستگیر قهری قهری
 که شرح قصص است و علامه جلال الدین دوانی در رساله خود تحقیق ایمان فرعون نوشته
 است لقد اختلفوا علماء الاسلام و اهل الولاية و الاحتشام فی ایمان
 فرعون بموسى عليه السلام فمنهم من طوق طرق الکفران و الطغیان و
 منهم من ادخل عنقه فی ربة الايمان الحی يوم الجزاء و الاحسان و الحق
 ان الایة الشریفة مصرحة عن عرفانه بالایمان منطوقاً و مفهوماً فان
 لا متفی حکم الجنس و الخبر محذوف و التقدير امنت انه ای الله ای یانه
 لا اله الا الذی امنت به بنو اسرائیل و الذی امنت به بنو اسرائیل هو
 المعبود الحق الذی جاءهم موسى و هارون علیهما السلام فقد احصر

ایمانه فی المعبود الحق منطوقاً و مفهوماً و یانه قال یقبله مصححاً علی ذلك
 و نطق بلسانه اما النطق باللسان فظاهراً و اما الایمان بالقلب
 فتشاهدة الجملة الفعلية التي هي امنت المؤكدة مفهومة الجملة الاسمية
 بان و اللام المؤکدات بالجملة الاسمية التي هي وانا من المسلمین و من
 له طبع سلیم و عقل مستقیم یعلم ان هذا القول انما قال عند استقامة
 عقله لا حالة الغرق عند الغمرات الماء او غشائه برتقیول فرعون توضیح می نویسد
 هرگاه که بود ایمان فرعون از لطف و عون و درو یار و روئیل ازین خشیسته که دید
 و معانته کرد بنی اسرائیل و افعات و احوالات فرعون را بطرق واضح و مبهره
 بنی اسرائیل که در ان اوقات حاضر بودند که فرعون را در ان دریا غرق گردانید و
 بود ایمان فرعون قبل از غرغره و بزبان حال گفت فرعون امنت بالذی لا اله
 الا الذی امنت به بنو اسرائیل و انا من المسلمین و نیز گردانید آیت عنایت
 الله سبحانه و مرکه را که میخواستند از عباد خود كما قال الله تعالى الْيَوْمَ نَتِّقِيكَ بِذِكْرِكَ
 لَتُكُونَ مِنَ الْخَلْقِ اِيه پس ایمان فرعون از لطف و عون بغیب بود و بدین بود
 که ایمان فرعون صحیح و معتد به است مثل کافر که نزدیک قتل خدا و رسول خدا
 عزوجل را ایمان آورد این چنین ایمان در شریعت نبوی صلی الله علیه و سلم برتر است
 است لا شبهة فی همدین محل از زبان گوهر نثار فرمود و تخلج فی سری یعنی و خاطر
 من چنان می آید که مراد از فرعون همین نفس که سرکش از کسب فی اکتساب حق نبوت
 و تباریه است و بخیر بصاحبها الی الشراکة اعداء و ک نفسک التي بین جنیدک
 واقع است این مراد داشته باشد چون نفس صوفی از غایت صافی بجا هدایت مشاة

با کسب و نیامد و صفات ذیالم تبدیل بصفات حمیده گشت و مَوْتُوا قَبْلَ أَنْ
تَمُوتُوا بروی ثابت آمد و قتیکه صوفی بکمال علو همت خود بای بساط قرب از مجاهده
بشاهده محبوب حقیقی رسید پس قبض کرد و الله سبحانه و تعالی مرآن نفس باره را طاهر و
مطهر حالانکه نیست و نمانده و ذات صوفی خجاست از هو اجبات تقاضیه چرا که صفات
ذیالم آن نفس ذلی تبدیل بصفات حمیده گشت و حالانکه از دست نفس عدو همه
انبیاء و اولیاء گریان و حیران نالان رفته اند کما قال رسول الله صلی الله علیه و سلم
حائرا لا افتقار بسوی جناب مولاء میبود و میفرمود لا تکلنی الی نفسی طریقه
عین الکلا فی کلاة الولید پس الله سبحانه و تعالی بکمال الطاف و اضاف عطف
می شناسد حقایق آن نفس را و مایات آن نفس را و بفضل عموم خویش الله سبحانه
و تعالی را کاشف گردانید حقایق و مایات آن نفس را بر عارفین کاملین بواسطه سرور
انبیاء صلی الله علیه و سلم و چنانچه مکاشف گردانید الله سبحانه و تعالی نفس ابرار الله
صلی الله علیه و سلم پس محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم علی الدام و در هر لحظات و در هر لحظات
بجناب معلی حضرت جل و علی از شر آن نفس استغاثه می نمود و میفرمود لا تکلنی
الی نفسی طریقه عین الکلا فی کلاة الولید هم و برین محفل لفظ مبارک را ند چون
رسول الله صلی الله علیه و سلم در عین مقام قرب و مشاهده محبوب بحضور محبوب در عین
حضور از دست نفس و عار میخواست و میفرمودی اعود بک منك یعنی پناه
میخواهم بخواه تو درین وقت مباد و نفس بعین میال بقاعده بشریه صلصالیه کشف
عنصره بگرد و و ازین حصول مشاهده جمال محبوب مراباز دارد و گویا که این نفس را
الله سبحانه و تعالی برائے هر سالکی که راه رنده این راه است شوطی ساخته یعنی

تا زیانگروانیده است تا اینکه ملتجی شود و متنبه گردد و بصدق الافتقار و الدعاء الالک
در هر لحظات و در هر لحظات بسوی جناب حضرت مجتهد علی و الیه ایاب و الیه مآب است
پس باید که فلا یخلوا الصوفی عن مطالعتها ادنی ساعته کما یخلوا عن ربته ادنی
ساعته و فیما و رد عن رسول الله صلی الله علیه و سلم من عرف نفسه
فقد عرف ربه بروی ثابت گرد و و بر لفظ مبارک را ند چون ربع از روز بگذرد
چهار رکعت صلوٰة ضعی بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه و الشمس و در
دوّم بعد فاتحه و اللیل بعد سلام در سجده رود و برائے نفس خود دعا خواهد باز
دو رکعت بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه و الظّهی و در دوّم الحمد و شرح و
بر دایته و و ازوه رکعت است و بعد سلام در سجده رود و یا وهاب هفت مرتبه
بخواند بعد از سجده سر برداشته این دعا بخواند اللهم ارحم الراحمین علم الراحمین
منک و خوف العلمین و یقین المتوکلین علیک و توکل الموقنین بک و شکر
المشاکرین و صبر الصابرین و انابة المجتبین و لا الحاق بالشهداء الایحیاء
الممّن و یقین عندک برحمتک یا ارحم الراحمین سه بار بخواند و بعد فراغ این
دعا بخواند اللهم اغفر لی و ارحم منی و التقذنی و اجبونی و اهدنی و ابرزنی
و عافنی و اعف عنی و تب علی انک انت الثواب التوبی سه بار بخواند اگر مرشد
در حالت حیوة باشد بخدمت او حاضر شود و الا بتلاوت قرآن حمید و با مطالعة علم
سلوک مشغول باشد اوقات را با لایعنی ضائع نگرداند و الله اعلم بالصواب
باب ششم در بیان فضیلت نماز فی الزوال و نماز الظهر نماز العصر و مغرب و آفتاب
نقلست که روزی پیر شریف حضرت شیخی و مولای این فقیر را با صوفی سلطان محمد

مذکره صبر صابران و علم عالمان عالم حقایق افتاد و بعضی دقایق بیان می نمودند
 حضرت بعد فراغ چهار رکعت فی الزوال متوجه باین جانب شدند و دوران مجلس
 شریف از مریدان چنانچه صوفی سیف الله و محمد باقر مابودال و میر فیض الله
 و صوفی نور محمد خان سامه بلقب به بعید از جناب حضرت و حافظ علی اکبر و محمد سانی
 و میان شیخ محمد پیر و محمد عابد تقانی سری و سید فتح محمد و سید غلام محی الدین
 همیشه زاده حقیقی حضرت قطب شیخ المشائخ و شیخ عبداللطیف برادر حقیقی حضرت
 قطبی و شیخ بیکو دیاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار فرمود که صبر و علم هر دو
 متلازم اند چنانچه روح و جسد هر دو متلازم اند که استقلال یکی از آنها بغیر
 آخری نباشد حال آنکه صبر و علم برزخ اند در میان بحر روح و بحر نفس پس نفس و روح
 عالم ظاهراست در ذات بنده و روح در عالم باطن است - پس روح و نفس هر دو
 بحدی که مجتمع شده در اجسام بندگانی بخود امواج میزنند - پس موج نفس بسوی
 کثرت و شهادت است که آن شور است و ثانی موج روح بسوی عالم وحدت است
 که آن شیرین است پس از نفس عمارت ظاهراست و از روح عمارت باطن پس
 یقین میدان که در میان اینها برزخی باید که تابعی نشوند و هر دو مستقل و متفرق
 باشند پس برزخی در میان هر دو صبر و علم است و نزدیک محققین متصوفین این
 آیت مؤید است برین قول مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْصُرَانِ
 و قتی موج نفس می آید از معصیه های سالک آباد که صبر کند و بر دارد بار عبادت
 و ریاضات و مجاهدات شاقه تا عمارت ظاهر و در بیت آمد و وقتی که موج روح
 می آید شوق زدوق مع الله میفزاید میان هر دو صریح عدل و صحت اعتدال است

کما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينصب الله المواترين يوم القيمة فيوتق اهل
 الصلوة فيوتون اجرهم بالمواترين ويوتق اهل الصلاة فلا ينصب المواترين
 لهم كما قال الله تعالى وَاَتَمَّ الشَّيْرُونَ اَجْرَهُمْ بِخَيْرِ حَبَابٍ همدین محل سخن در
 کلمه لا اله الا الله افتاد این فقیر عرض داشت کرد حضرت پیر و سگتگیه ابتداء کلمه
 از بعث نبوت رسول الله صلى الله عليه وسلم است یا آنکه قبل ازین - از زبان دربار
 فرمود یک جوهر بود که در آن جوهر ظهور نور وجود الله سبحانه و تعالی نمودار شد
 و بعد از آن حضرت قطب فرمود که آن نور محمدی صلى الله عليه وسلم بود از آن مدت که
 آن نور وجود از ذات مطلق در آن جوهر ظهور یافت آن نور محمدی لا اله الا الله
 بوجود ذات مطلق تسبیح میکرد - و در جواب آن کلمه لا اله الا الله سبحانه
 و تعالی محمدک رسول الله میفرمود که بعد از چندین هزار سال آن نور محمدی
 صلى الله عليه وسلم از آن جوهر جدا شده بفیض قدس راعیان ثابت یعنی در عالم
 ارواح ظاهر و هویدا شد و از آن نور محمدی ارواح همه انبیاء شد و از ارواح همه انبیاء
 ارواح همه مومنان شد سبحان الله قلب مومنان را چندان وسعت و فراخی
 داد چندان وسعت نور زمین و نه در آسمان است و کذا قال الله تعالی
 لَا يَسْعَى اَرْضِي وَلَا سَمَاءِي وَلَكِنْ قَلْبُ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ نِيسَتْ وَسِعَتْ ظَمُونُهُ
 وجود من نه در زمین و نه در آسمان مگر وسعت ظهور نور وجود من در قلب بنده
 مومن - الله سبحانه و تعالی بفیض عظیم خویش نور دل مومن را نه صد هزار سال
 در قبضه قدرت خود پرورش داد و کل محبت خود مستمع گردانید و فرمود یا عبدي
 انت عشقي و محبتي و انا عاشق لك و محب لك سبحان الله چندین هزار کرامات و

عنایات لانهایات بر آن دل مومن بظیفیل محمدی صلی الله علیه وسلم ورو یافت و دل
عارفان گنجینه لانهایات خود ساخت بعد این مقدمات مذکوره این فقیر اجازت به نماز
فی زوال خواست فرمود پس هر سال که را باید که نماز فی زوال چهار رکعت بگذارد بیک
سلام و بخواند در هر رکعتی بعد فاتحه اخلاص پنجاه بار و یازده بار و بعد از غ این عا
بخواند اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ وَالْعَافِيَةَ وَ الشُّكْرَ عَلَى عَامِدِ الْعَافِيَةِ وَ دَوَامِ الْعَافِيَةِ
وَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَ الْغَنَى عَنِ النَّاسِ وَ بَعْدَهُ نماز پیشین بگذارد و چهار رکعت
سنت و چهار رکعت فریضه چنانچه بعد فریضه فجر آیه الکرسی خوانده بود بخواند و مذکور
اد نماید بعده و در رکعت حفظ ایمان بخواند در رکعت اول بعد فاتحه آیت ان ربکم
الله الذی تا آخر قُرْيبُ مِنَ الْمُحْسِنِينَ بخواند و در رکعت دوم اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ کَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِیْنَ فِيْهَا لَا یَمْنُحُوْنَ
عَنْهَا وَ کَذٰلَکَ نُوَفِّیْکُمْ اِنْ کَانَ الْبَیِّنَاتُ تَرٰوْنِ لِنَعْدَّ الْبَصَرَ قَبْلَ اَنْ تَعْدَ
کَلِمَاتٍ سَبْعِیْنَ وَ اَوْ جُنَّتْ بِمِثْلِهِ مَدَادُ اَقْلَامِ اِنَّمَا اَنَابَشْرٌ مُّتَّکِلٌ بِرُوحِیْ اِلٰی اَسْمَا
الْهَکَمِ لَهُ وَ اَحَدٌ فَمَنْ کَانَ یَرْجُو الْقَاءَ رَبِّهِ فَلِیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَ لَا یُشْرَکْ
بِعبادتِ رَبِّهِ اَحَدًا بخواند و در سجده رو یا خُ یا قَیُّوْمُ ثبتتعالی الایمان
و التوبه بخواند بعد صلوة المضروه رکعت بسمه سلام بگذارد و بخواند بعد فاتحه
هر رکعتی یَٰ کَانَ سُوْرَةُ الْاَنْزِلٰتِ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ یَا فَتَّحَابُ الْبَیِّنَاتِ اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَ هَرَفِی
تَفْطِیْلِ وَ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا اِبَابِیلَ تَرْمِیْهِمْ حَرًّا حَارًّا مِنْ سَجِیْلِ فَمَجَّاهُمْ
کَعَصَاتٍ مَّاکُوْلٍ تا آخر قل اعوذ برب الناس بعد سورة نوح بخواند و بعد از آن
بذکر و فکر دبر آیه و یا تحصیل علم مشغول باشد و چون وقت عصر آید چهار رکعت سنت

بگذارد و بخواند در رکعت اول العصر چهار بار و در دوم سُبَّار و در سیوم
دو بار و در چهارم یکبار بخواند بعده باجماعت فریضه اد نماید و آیه الکرسی بخواند
و دست بردارد و این عا بخواند اللَّهُمَّ يَا ذَا الْجَلَالِ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِّیَّةِ چنانچه
که بعد فریضه فجر خوانده بود بخواند و الله اعلم بالصواب

باب هفتم در بیان فضیلت نماز مغرب و اوابین

نقلست که روزی بمجلس شریف حضرت شیخی و مولائی سخن به عالمان علوم
ربانی یعنی عارفان سبحانی افتاد و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه که صوفی
سلطان محمد و صوفی سیف الله و صوفی محمد باقر ماهر و وال و میر سید کلان و
سید هدایت الله سید ولی وال و میر فیض الله و شیخ اسماعیل و حافظ علی اکبر و این
فقیر و یاران دیگر حاضر بودند و همدین محل از زبان دربار فرمود نفوس علمای
عارفین بعد وصول اصل دین از متابعت شرع مهین انقطاع کردند اِلٰی الله
فی الله از ماسوی الله یعنی در محبت خدای عز و جل خلوص یافت ارواح الشیائین
بسوی مقام قرب ازلی پس منعکس شد تجلیات ذاتیه بر ارواح و بر قلوب و بر
قالب الشیائین پس بلند شد از حد ادراک علوم بر عالم ازلی یعنی آن عالم حقایق الهی و
کونیت و آنرا حضرت المعالی و الاسما ستمی بعالم جبروت لکان عالم حقیقت و مظهر علم حق الاشیاء
ثابت می نمایند و درین ضمن این فقیر عرض داشت که حضرت پیر و تکیه صاحب عوارف
در عوارف می فرمایند لیس العلم بکثریت الروایات انما العلم بالخشیة از
زبان گوهر نثار فرمود که مراد از علم همون علم حقایق و اسرار و انوار آن در مقام
قرب ازلی حاصل میشود و حال آنکه آن علم معارف ربانی حاصل نمیشود و بکثرت و آیات

و در بیان فضیلت نماز
و در آن روز

از کتب منتشره که در علم ظاهر است از علماء ظاهر مگر حاصل میشود آن علم معارف ربانی
 نصیب نفوس سالکان و محبان ایقانی از علماء باطن بعد کمال عمل ریاضات و
 مجاہدات و مشقت شاقه پس وقتی که حاصل شد صوفی بساط قرب مشاهده
 ذات ظاهر میشود بر صوفی جلوه وحدت حق که باقی نمی ماند نسبت اضافیه کثیفه غصیه
 صلصالیه درو حالات که در عین مقام قرب حاصل میشود مر آن صوفی را خستیت یعنی
 صوفی از خوف حرمان و از طغیانی نفس در عین مقام قرب ازلی و این متحقق است
 بقول رسول الله صلی الله علیه و سلم که دعا خواست از پروردگار خود در عین مقام قرب
 قال رسول الله صلی الله علیه و سلم اعوذ بک منك یعنی پناه میجویم تو از تو درین
 وقت حافظ و نا صراحتی از طغیانی نفس که میال است بسوئے قاعده بشریه
 صلصالیه و بر این مؤید است قول اخروی یا لیت رب محمد لم یخلق محمداً
 و بعد این مقدمات و احوالات این فقیر را اجازت عنایات و سرافراز فرمود که
 نوافل مغرب و بعض ادعیه بآنکه معمول پیران عظام ماست در عمل آری و
 همدین محل بر لفظ مبارک راند بعد صلوٰۃ مغرب نوافل اذان شش رکعت است
 بسم سلام که عمل معمول حضرات خواجگان چشت ماست و بخواند در هر رکعت بعد
 فاتحه اخلاص سه بار و بعد فراغ در سجده رود بگوید اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ
 حَبِیْبَ فِیْ قَلْبِیْ یا حَبِیْبُ التَّوَّابِیْنَ سه بار و دو رکعت بر آنکه حفظ ایمان بگذارد
 و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه اخلاص هفت بار قل اعوذ برب الفلق یکبار و
 در دویم بعد فاتحه اخلاص هفت بار و قل اعوذ برب الناس یکبار بعد سلام
 در سجده رود و این دعا در سجده سه بار بخواند یا حَسْبِیْ یَا قَیُّوْمُ تَبَتُّحْنِیْ عَلَی الْاِیْمَانِ التَّوْبَةِ

و دو رکعت سراج القبر بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص شش بار
 معوذتین یکبار بعد سلام این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ جَعَلْ هَذِهِ الصَّلٰوةَ سُلْجًا
 فِیْ قَبْرِیْ وَ فِیْ قَبْرِ جَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ - و دو
 رکعت صلوٰۃ الیروج بخواند در رکعت اول بعد فاتحه و التسماء ذات الیروج
 و در دویم بعد فاتحه و التسماء و الطارق - و دو رکعت شکر اللیل بگذارد و بخواند
 در هر رکعت بعد فاتحه سوره الکافرون پنجگان بار و بعد از سلام این دعا بخواند
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَیْ حَسَنِ الْمَسَءِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَیْ حَسَنِ الْمَبِیْتِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَیْ حَسَنِ
 الصُّبْحِ سَبَّار - و دو رکعت صلوٰۃ التور بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه
 از اول سوره النعام تا یستهنزون اول و در دویم بعد فاتحه الحمد و الحمد لله تا
 یستهنزون دویم بر آنکه روشنائی چشم بعد از سلام بگوید لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ
 الْقَيُّوْمُ بِرِزَاكَ نَسْتَبْرِئُكَ مِنْ عَذَابِ رَجِيمٍ فرود آرد و باز از الْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ همچنان کند باز غَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ همچنان کند که بعض
 حَمْدٌ عَسَقٌ در حروف بنده + شمار و سه انگشتان جمع کند + و بر
 چشم مالده و بعد فرضیه چنین کند + و دو رکعت صلوٰۃ الکوتر بگذارد و بخواند در
 هر رکعت اِنَّا اَعْطَيْنَاکَ الْکُوْثَرَ سه بار - و دو رکعت صلوٰۃ الفروس بگذارد و
 بخواند در رکعت اول بعد فاتحه سوره البقر تا اُولَئِکَ هُمُ الْمُتْلُونَ و یا زوره
 بار اخلاص و در رکعت دویم بعد فاتحه اَیُّهَا الَّذِیْ تَاْخُلُکَ الْوُجُوْهُ یا زوره بار
 اخلاص و بعد این دعا بخواند اَللّٰهُمَّ اَلْکُنَّا بِحِلَالِکَ عَنْ حَمَانِکَ وَ اَغْنِنَا
 بِتَمْلِکِکَ عَنْ سِوَاکَ و بار بعد بزرگوار قیام بوقت حضرت شش بار -

باب ششم در فضیلت نماز عشاء

نقلست که روزی مجلس شریف و محل نفیض حضرت شیخ و مولائی عرضداشت
 کردم که سید ماسید محمد گیسو دراز در نسخه سخی خود که تالیف خاص است واقعات خود
 را به چوخی نویسد آن واقعات از اول تا آخر بخدمت حضرت قطعه اظهار کردم و
 در آن اوقات در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله
 و محمد ماه سهارپوری و محمد باقر باهر و وال و سید فتح محمد و حافظ علی اکبر و صوفی
 نور محمد خان سامان و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند چون این واقعات تمام کردم
 فی الفور در عالم سکر مستی شهید و حضرت الذات در آمدند بعد ساعتی چند یار زبان
 گوهر نشان فرمود که جواب حل این واقعات مشکلات بنویس تا عامه از او استفاده
 و بهره گیرند و آن اینست چون روزی به کمال جمال سید گیسو دراز بکمال تقوی
 و کنس وجود و تصلیه قلب بمیادین قنوج بر قنوج رسید خود امید که دریا
 تا بکمر غرقست یعنی در دریا وجود مطلق تا بکمر غرق است - بدانکه اے عزیز دریا
 وجود مطلق ذو اعتبار دارد اول طرف و بطونست آنرا ازل نامند و دویم
 طرف و ظهورست آنرا اید نامند و از ازل ازال چه دریاست این
 تا ابد اباد چه صحراست این + و قتی که دریا از ازل تبووج بکے گوناگون محبت
 سالک ابامواج تجلیات خود آرد با انواع انوار تجلیات و اضعاف الطاف
 دارد و از آن دریا ازل که مملو بشیونات ذاتیه است بر آن سالک ظاهر
 دارد و میشود درین ضمن وجود مطلق تجلی نسای در آن دریا وجود یافت سید
 سید گیسو دراز را مشاهده تجلی نسای سلسله ذیل لذات ذات گردانید و در میسان

در بیان فضیلت نماز عشاء

سید محمد گیسو دراز و صورت نسائی که ظهور یافته بود فرق یک فرنگ بود یعنی فرنگ
 سر کرده میشود یعنی از مرتبه علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین تا مرتبه حقیقت الیقین
 بانا از زبان و در بار فرمود یا آنکه مراد هشتاد باشد یعنی از مرتبه ملکوت اسفل ملکوت
 اعلی و جبروت و لا هوت و حال آنکه محبوب را در هر عالم از عوالم الهی چه در عالم ملکوت
 اسفل و چه در ملکوت اعلی و چه در جبروت صورتی است مناسب آن عالم برائے
 محبت محبوب است جلوه گیر و و برین حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم مؤید است
 ترایت ترائی فی سلاک المذیبة و علیه حلیة حمراء و برین قول بزرگی شاهد
 حال است چنانچه میفرمایند انا اصغر بری بستیین یعنی من صغیرترم از پروردگار
 خود بدو سال یعنی در مرتبه ملکوت مستم و محبوب در مرتبه لا هوت است پروردگار من
 از ما بدو مرتبه کبیر تر است یعنی بر مرتبه جبروت و لا هوت و درین حالت آن صورت
 نسائی بر من عاشق و من برو عاشق گشتم چون بقیوضات الهی سید ماسید محمد گیسو دراز
 با بخلایک مرارة قلب مثل آینه شد و آنم که آفتاب بتابد و آینه - آینه آفتاب
 نماید هر آینه + بدان اے عزیز چون منعکس شد در قوای سید با انوار العظمت
 الالهیه دلالت فیها جمال التوحید و المجدبة اصداف البصیرة الى مطالعة
 جلال انوار القدم و رویة الکمال الانهلی اینست میراث تزکیه و در ذات
 سید با بصورت محبوبی ظاهر و هویدا شد حال آنکه سید ماسید محمد گیسو دراز مغلوب بحال
 شد بر زبان حال دعوی انا الحق زد و نسبت محبوبی که مراد وجود مطلق است بسوے
 خود منسوب گردانید فاما بمقتضای حدیث قدسی فاذا احبته کنت له سمعاً
 و بصران سمع و بی بصر و بی منطق - و نیز حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم

از مشکات النبوة شاهد حال است که ان الله ينطق على لسان عمر و درین حالت
حضرت عیسیٰ علی نبینا علیه الصلوة والسلام دران دریا برپیدا و هویدا شد و مرا و ازین
حقایق عالم شهادت چنانچه صاحب عوارف و عوارف میفرماید الملک ظاهر
الکون و المملکوت باطن الکون چون عشق بمطابق فیض قدس خود را در
اعیان ثابته جلوه گر گردانید از ان عالم شهادت و ظهور آمد و در ان حالت حضرت
عیسیٰ دعویٰ فرزند یزد و گفت که من پسر خدایم - در میان سیدما و آن محبوب
تنازع افتاد و محبوب میگوید که پسر منست و من میگویم که پسر من - آخر الامر پسر آن
محبوب متحقق شد - بدان اسے عزیز درین اقع فعل سالک عین محبوب میشود چرا که
سیدما بصفقت محبوبی گشته میگوید که عیسیٰ پسر منست - پس دعویٰ سیدما بطلان
رسید و دعویٰ وجود مطلق که بصفقت نسائی ظهور یافته بود و تحقیق رسید
پس انانیت و قتی سرانگر بیان سیدما بری زد که تجلی وجودی متلذذ بود
که مای و منی دران بحر محیط ظاهر و هویدا شد - چون سالک ازین مرتبه ترقی کند
مای و منی از وضوح و متلاشی گردد و الله اعلم بالصواب - همدین محفل فرمود چون
وقت نماز عشا در آید اول دو رکعت تحیتة الوضوء ادا نماید و بعده دو رکعت
شکر ایشخ لمزید عمر اگر شیخ در قید حیات باشد و نیت همچنین کند لمزید العمر اگر
از عالم فنا بعالم بقا رسیده باشد بروح مقدس حضرت شیخ بخواند - چنانکه
بعد از اشراق خوانده باشد و بعده چهار رکعت نوافل بگذارد و بخواند و هر کتبه
بعد از فاتحه چهار قل و بعد از سلام یا ختی یا قیوم یا حمتک استغیث مقادیر
بخواند باز در سجده رو یا امر عمار الراجین ده بار بخواند بعده سنت اسے و

فرائض ادا نماید و دو رکعت که بعد فرضیه است ادا نماید و چهار رکعت صلوة الحاجات
بگذارد و بخواند و در رکعت اول بعد فاتحه لا اله الا انت سبحانک انی کنت
من الظالمین فاستجبنا لک و بکینا من القصر و کذلک لیجی المؤمنین
صد بار بخواند و در رکعت دوم بعد فاتحه اخوض امری الی الله ان الله بصیر
بالعباد صد بار و در رکعت سیوم بعد فاتحه و انی مسح القصر و انت امر حو
الراجین صد بار و در رکعت چهارم بعد فاتحه نعوذ المؤمنی و نعصر النعیر صد بار
و در هر ایستاده سر برهنه کرده سبقت صد مرتبه رب انی مخلوق فانتقم
بخواند بعده بدرگاه پاک رب العزت و عا بطلبید - این نماز را شروع از عروج
ماه شب پنجمین تا سه روز عمل نماید و ترتیب و یم صلوات الحاجات همدین نوع
است چهار رکعت صلوة الحاجات بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه آیت الکرسی
سه بار و در رکعت دوم بعد فاتحه سه قل و در رکعت سیوم بعد فاتحه آیت الکرسی
سه بار و در رکعت چهارم بعد فاتحه باز سه قل و بعد سلام در سجده رو و سبحان
القادر الذی لم یزل سبحان العلیم الذی لا یجهل سبحان الجواد
الذی لا یفیل سبحان الحلیم الذی لا یجمل چهار بار بخواند یا ترب
بسیست بار بخواند و حاجت خود بطلبید بعده دو رکعت صلوة الاخلاص بگذارد
و بخواند در رکعت اول فاتحه اخلاص چهل مرتبه و در دوم نسی مرتبه و در سیوم
بیت مرتبه و در چهارم ده مرتبه و بعد سلام یا فتاح صد بار بخواند و در سجده رو
و بگوید اللهم ارزقنا کمال الحسنى و سعادت العقبی و خیر الاخرة و
الاولی مقادیر سر از سجده برداشته هزار مرتبه این را بخواند انی مستحق

عادات استندالاً و کشفاً حتی که ظاهر میشود مرایشان را حقایق مخفیات همه اشیاء
 ان الظاهر فیها هو الحق و بحق مشاهده کنند ما هیات را چنانچه که در عالم حسن و شهاب
 مشاهده کنند بیکستی و راستی آن ما هیات بر مرتبه عدم میا نیست نیست ظهور ایشان
 را بذات مگر بواسطه ظهور نور وجود حق سبحانه و تعالی و درین ضمن سو فی سلطان محمد
 عرض داشت کرد حضرت شیخی این مقام است از زبان گوهر شار فرمود که این مقام حضرت
 المعانی و الاسرار مسمی بعالم جبروت است ما رأیت شئیّاً الا و ما رأیت الله
 فیہ و این بیان و اعیان بر مرتبه دوام شهود است بهرین محل فرمود که شنیده ام
 از مرشد نامی و عارف ساسی قطب الموصیین بندگی شیخ ابراهیم را پیوری که می
 فرمود که قطب الاقطاب فرد الاقرا و قطب العالم بندگی شیخ عبدالقادر
 قدس سره در بعض تصانیف خود با نقل حضرت سلطان العارفین برهان الصلین
 امام العاشقین حضرت شیخ بایزید بسطامی مسندین ساخته نقلت روزی
 حضرت شیخ بایزید بسطامی قدس سره بر کمال حسن و ملاحظت معشوق زنا پوشیده
 جلوس پیش ختم نمودند پس اصل کرد الله سبحانه و تعالی حضرت شیخ را با ارسال
 حضرت حبیب نبی خود محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم به بیت را چه زیان که
 بت پرستش نبود مگر این فعلی که از حضرت سلطان العارفین بوقوع آمد یعنی
 در حالتی بود که ترقی کرد از عالم کون و مکان و مرتفع شد از عالم کفر و ایمان غایت
 گشتند در بحر عمیق مولج نور ذات سبحان یافت صرف توحید حضرت رحمان و مانند
 چیزه جز وحدت حق در ذات حضرت شیخ ایقان و مشاهده کرد ذات مجد و علی
 و نبود زنا و در وجدان حضرت شیخ زنا و نبود اصل و در بصیرت حضرت شیخ غیا

غیرش غیر در جهان نگذاشت - لاجرم عین جمله اشیا را شد +
 و در عین مقام قرب مشاهده معشوق حقیقی سطحی از زبان در بار حضرت شیخ قدس
 لیس فی جیبی سوی الله بوقوع آمد و فی تلك الحالة جیبه و لیس فی الدین غیر الله
 کسوت و درین مرتبه حسن و عیان عقل حضرت شیخ بالکل مسلوب شد و حکم عالم جنون
 گشتند و درین حالت بر شیخ حکم شرع شریف هیچ قباحتی و شاعتی نیست پس
 قدس سره در عین حالت سکر قصد نمودند که بر عالم عوام ظاهر و هویدا کنم اسرار الوهیت
 را و افوار صرف وحدت ربوبیت را لیکن در ظهور اسرار و انوار حضرت باز را
 انندام شریعت است و صلی الله تعالی علیه سلم از سال روح حبیب نبی خود صلی الله
 علیه و آله و سلم و این سر بود از اسرار در ارسال روح مبارک حضرت حبیب خود علیه
 الصلوٰة و السلام حتی که حاصل میشود و قدس سره را حیای در انندام شریعت برود
 جمال محمد رسول الله علیه سلم پس قدس سره نزول کرد از حالت سکر بسوی عالم صحو
 و خارج شد از بیت احسان و متابعت کرد در بیت حضرت علام بهرین محل فرمود
 سبحان الله اسرار حضرت شیخ العارفین از او را که عقول و فهم اجل است و با قدم
 آن چه مجال محال هر کسی را که انشراح کند باز حضرت شیخی را حالتی پیدا شد
 عنقریب ملووع آفتاب بعالم نوحا مدند بسرعت تمام و حضور بدید ساخته سنن
 فرائض فخر داد نمودند باز از زبان در بار فرمود که نماز نیم شب چهار رکعت است
 قبل از تجدد چهار رکعت است به نیت دو رکعت و اقل رکعت بعد فاتحه
 آیت الکرسی بخواند و در ویدم آمن الرسول و سلام داده با همین طور بخواند و بعضی
 صلوات پیش از نماز و ترنم و خالیف گذارده اند بعضی بوقت تجدد گذارده اند که قول

پیران عظام باست باید که چهار رکعت گذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه
 قل یا ایها الکافرون و در دوم بعد فاتحه قل هو الله احد و رقعده بنشیند تحیات
 بخواند و باز بلند گوید اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اَللّهُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ
 بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ اَللّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُمْسِكَ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُكَ الْجَدُّ مِنْكَ الْجَدُّ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ
 پس بر خیزد و در رکعت باقی بگذارد و بخواند در رکعت سیوم بعد فاتحه قل
 اعوذ برب الفلق و در رکعت چهارم بعد فاتحه قل اعوذ برب الناس و رقعده
 اخیر و بعد التحیات همین کلمات که گفته بود گوید برقع صوت کند بجهه سلام دهد و
 چهار رکعت صلوة العاشقین بگذارد و بخواند در رکعت اول بعد فاتحه
 و اخلاص یا الله صبار در رکعت دوم بعد فاتحه و اخلاص یا مَرْحُومٌ صبار
 و در رکعت سیوم بعد فاتحه و اخلاص یا سَجِيحٌ صبار و در رکعت چهارم بعد فاتحه
 و اخلاص یا وَدُودٌ صبار بعد از سلام دعا استجاب که در نماز اشراق مذکور
 است بخواند و دعا گنج العرش بخواند یا من اظهر الجمیل و ستر القبیر یا من
 لم یأخذ بالجريرة ولم یهلك السترا عظیم العفو یا حسن العاقرة یا واسع
 المغفرة یا یا سطر الیدین یا لرحمة و یا صاحب کل نجوى و منتهی کل
 شکوى یا اکریم القصر و یا عظیم الملق و یا مُبْدِی النعم قبل استحقاقها
 یا رب یا یا رب یا یا سبیده یا غایه سرفتها یا اسألك یا الله یا الله یا الله

ان لا تسوی خلقی وخلق والذی وخلق امة محمد صلی الله علیه و سلم
 فی النار و ان تغفر لی و لوالدینی و لجمیع المؤمنین و المؤمنات و امرؤ قضا ضوائک
 و الجنة سهل لتاخر و نة امورنا کما یوثر علینا صعوبتها انک تعول ما
 تشاء و تثبت و عندک امر الکتاب اللهم صر علی سیدنا و نبینا محمد و
 اله اجمعین و بعد و در سجده رود گوید اللهم احیی محبک و احشر فی تحت
 اقدام کلاب احبائک صبار بخواند اللهم اقد فی حبک فی قلبی صبار بخواند
 و ترتیب دیگر صلوة العاشقین از قطب الموحیدین قطب الاقطاب ان رسی الودیاد
 نادر قطب عالم بندگی شیخ عبدالقدوس سمیع ختی پشقی الکنوکی قدس سره ایغیز
 بدین ترتیب است نوبت ان اصلی لله تعالی رکعتی صلوة العاشقین متوجه
 الی جهة الکعبة المعشوقية المعظمة الله اکبر و بعد از تکبیر اولی پنجدم صبر
 کند و اسم ذات بدل گوید مادام که تواند و بعد سورة فاتحه و اخلاص خواند و بعد
 سه دم بدست و سابق صبر کند و در رکوع رود سه دم صبر کند بعد از آن تسبیحات
 گوید و در قومه سه دم صبر کند سجده رود بعد تسبیحات سه دم صبر کند و جلب
 بین سجده بین کند و سه دم صبر کند و سجده دوم بدین ترتیب کند و رکعت دوم
 نیز چنین کند و بعد از سلام این دو بیت بخواند عشق تو رفیق را ز من باد -
 زخم تو جگر تو از من باد + از سر من عشق ده مرا نور - کاین سر من ز چشم من کن نور
 بعد از آن این دو بیت از دعا رمزیانی بخواند میریت - تجددنی فی سواد النیل
 عیدی - قریبیا متک فاطلین تجددنی + تجددنی فی سجدتک حین تدعوا -
 و حین تقوم فاطلین تجددنی + باید که در حالت صبر از ذکر اسم ذات فارغ نباشد

از زبان دربار فرمود صلوٰۃ العاشقین بلا واسطه در حضرت مثال مقید از قطب القطاب
بندگی شیخ عبدالقدوس سمیع الحق قدس سره العزیز ماریده است و الله اعلم

باب ششم در بیان فضیلت نماز تہجد و ادعیه های آن

نفل است که روزی یک مجلس شریف و محفل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذی نیرتی عند الله
در علم حقایق میرفت و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی
سیف الله و صوفی نور محمد خانه سامه و شیخ متعین و سید غلام محی الدین همیشہ از حقیقی
حضرت و شیخ عبد اللطیف برادر حقیقی حضرت و شیخ بصیکو و میر سید گلان سید پریت
و محمد باقر باہر و وال و سید فتح محمد و میر فیض الله و محمد باقر بڑہ کھیرہ و ال این
فقیر و یاران دیگر حاضر بودند چون صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد کہ حضرت پیر و تنگبر
امروز از کلام مجید و فرقان حمید سطرے چند نوشتہ بودم چون بآیت الله کور
السموات و الارض قلم رسید نوکے از انگشتہائے خمہ بطور آمد بمحرم شہاد
نور ذات قنای مطلق برماستولی شد یعنی بعد ساعتی چند بعالم صحو آدم و این چ
حالت است و چه مقام است از زبان دربار حضرت شیخی و مولائی فرمودند بقدر کہ
نفس و اجلائے مراۃ قلب و کنس وجود از مواہبات الہیات و واروات تجلیات
بر ارواح سالک حتی کہ بر قلب و بر قالب وارد میشود و مر آن تجلیات را حدے و
نہایت نیست یعنی اگر محبوب حقیقی بعنایات الطاف و اصغاف اعطاف قدوم
میںندت لزوم در خانه محب تہد و اذاجا نظر انبساط نظر علیہ السلام ثابت آید
و خانہ اش را منور بنور جمال ذات و یکسوت صورت خود خانہ اش امعز و مشرق
گرداند یعنی بتجلی شود و سے خانہ محبت انور خود منور گرداند کہ بعد رنگہائے مختلفہ از نظر

سالک برداشتہ شود و علم حق مر سالک استلزم آید و چون ہر تجلی کہ مشاہد است
حدے و نہایتی نبود همچنان مر طلب طالب در سیر سلوک حدے و نہایتی نیست چو کہ
علی اللہ و ام نفس خود را گوشمالی بجاہات و ریاضات شاقہ و بفقر و فاقہ میدہد تا ذوق
و شوق مع الله بیفزاید درین ضمن این فقیر عرض داشت کرد حضرت قطبی معنی این آیت
اللہ نور السموات و الارض مثل نور کاشکافہ فیہا مصباح المصباح فی
ترجاجہ الزجاجة کاٹھا کوکب درری یوقد من شجرۃ مبارکہ نہایت
کا شرفیۃ و لا غربیۃ یکاد نہایتها یعنی ولولہ تمسکۃ ناس نور علی
نور و این آیت کریمہ ہمیدہ مے شود مثل نورہ روح انسانی کہ در بدن انسان
است پس الله سبحانہ و تعالی کہ فرمودہ است مثل نورہ یعنی مثل نور وجود حق
سبحانہ و تعالی در عالم ناسوت مثل نور روح انسانی کہ در شکوۃ بدن انسان است و
در آن بدن انسان چراغ روحی است المصباح فی زجاجة آن زجاجة قلب انسان است
پس معلوم شد کہ مشکوۃ بدن انسانی منور است بنور قلب زجاجی و قلب زجاجی منور است
بنور روح انسانی کہ آن روح اضافی است و آن روح منور است بنور وجود حق سبحانہ
تعالی الزجاجة کاٹھا کوکب درری و آن زجاجة قلبی گویا کہ کوکب درخشندہ است
یوقد من شجرۃ مبارکہ و مراد از شجرۃ نفس انسانی است باضعاف اعطاف بانی قابل
فیوضات الہیات است زتیونۃ لا شرقیۃ یعنی از عالم مجردات است و کمالات لانہیات
و عنایات لانہیات الله سبحانہ و تعالی است حالانکہ مجردات بالفعل است نہ بالقوہ
ولا غربیۃ و مراد از ان اجسام عنصریہ کثیفہ و صلصالیہ کہ کمالات آن اجسام بالقوہ است
نه بالفعل باز از زبان گوہر نثار فرمود یا آنکہ این آیت کریمہ اشارات یا بشارات

مرسلکان علو درجات از معاملات و مقامات در سیر سلوک ظهور نور وجود و در نظر سالکان
 در هر نظر الهی بطور آخر معاینه میکنند از غایت عالم ارواح صفت روحی و ثانی مرتبه
 در ملک ملکوت صفت ملکوتی حتی که مشاهده میکنند در عالم ناسوت سبحان الله که ظاهر
 شدن آن نور وجود الازلی کما کان بلا تغییر و تبدیل در عالم ناسوت که اظهر است معاینه و
 مشاهده میکنند اگر محبوب حقیقی جمال خود را در نظر محب بصورت تجلی امری که برین
 اخبار است سرایت ربی علی صور او در مشاب قطط و یا بصورت تجلی انسانی
 که برین اخبار است که سرایت ربی فی سلك الممدینة و علیه حلة حمراء
 که هر دو تجلیات نزدیک عارفین متصوفین اکمل افراد تجلیات ظهور نور وجود حق
 است بر سالکان جلوه گری کنند و محب از آن تجلیات که حکم فیض مقدس که عطا کرده
 شده است مرستند و خاص حفظ دلالت یا بند ترے از اسرار سرایت ربی
 علی احسن صورۃ غنۃ سرایت ربی با او کنند و در حریم محرمیت با خود عطا سازند
 خایما توکوا فثم وجه الله یعنی در عالم ناسوت که مشهود مرخص عام نور علی نور
 مشعر بر آنست اعلام بر اعلام بر خاص عام است با او ظاهر و هوید اگر درو اگر محبوب
 حقیقی از عالم غیب یعنی از پس پرده معنی آن مسمی بعالم جبروت است تجلی جلال بر
 عالم ارواح حکم فیض قدس که عطا کرده شده است مرستند و معین یعنی ظهور
 نور وجود بطور نور محسوس در عالم جبروت نزول کرد که آن مصباح است و بعد
 از آن ظهور نور وجود و تنزل در عالم ملک ملکوت ظهور نور محسوس که آن چراغ است
 نزول کرد و بعد از آن ظهور نور وجود در عالم ناسوت ظهور نور محسوس در آن مشکوک است
 برائے عاتقان و جانبازان جلوه داد آن طالع شد محب از غفار باطن معنی که استولی شد

امر حق سبحانه و تعالی بر باطن سالک تا از او اسم باند و نه رسم و نقوش و مجازی
 سالک از میان مرتفع شود و بحقیقت محبوب حقیقی است و یا بد من عرف نفسه
 فقد عرف ربه با او جلوه گری نماید و سالک در هر مقامی که مسمی بعالم
 جبروت است و چه در عالم ملکوت و چه در عالم ناسوت و مناسبت در هر مقامی حفظ
 دلالت یا بد فقد فاسد فخر عظیم انصیب او کرد و - همدین محل فرمود اگر ظهور نور
 وجود محبوب حقیقی آن حجابها که در میان محب با صورت و معنی است پس از
 جمال که مسمی بعالم ملکوت الهی است و جلال مسمی بعالم جبروت الهی است مرتفع
 گرداند و غلبه تجلی ذاتی که غیب مطلق است یعنی هویت الهی که استحقاق الحق است یعنی
 فلا يزال هویت الحق له ثابتا از لا و ابد دائما فی مقام الاحدیة والجمع است - بدان
 اے عزیز که مرتبه ذات احدیت صرف است در ادراک عقول و قوم و تقسیم هر کس
 ناکس محیط نشود و بر آن اخبار شاهد حال است که تفکر وافی الا الله ولا تفکر وافی ذات
 الله و حق که نسبت انصاف و اثبیت سالک بر داشته شود و هستی آن سالک هستی
 ذات مطلق مبتدل گردد و او را با و نسبت با معرفت ربی برقی درست آید و هر
 سالک را الله سبحانه و تعالی بتطرد و ام شهود باین تعین مشرف و مغز گرداند
 که آن مسمی بعالم لا هوت است ذلك فضل الله يؤتیه من یشاء والله
 ذو الفضل العظیم و بحمد و انعام این کلمات عزایات حضرت شیخی الرزّه در
 تمام اندام پیدا شده و حالتی پیدا شده بعد یکپاس حضرت قطب بعالم صوآمد
 و ضور جدید ساخته چهار رکعت از سوره تهجد را نمودند بعد فراغ نماز تهجد و ادعیه
 رخ سبحان صوفیان نمودند همدین محل فرمود چون ثلث شب و یارب ارج از شب باقی

ما نذر اے نماز تہجد برحق و برین نص قرانی ملل است یا ایہا المؤمنین قیل اللیل
 لا یلیلاً یفسد أو یقتض منہ قلیلاً و جمہور متصرفین از لفظ کہ و رایۃ
 او یقتض واقع است مراد بنین ثلث یا ربع از شب و شش تاند باید کہ وضو بک
 سازد و چون ارادہ مصلحت کند این دعا بخواند بسم اللہ و باللہ و من اللہ و علی اللہ
 و علی اللہ قلیتوکل المؤمنون و قتیکہ پائے بر مصلحت اند ایستادہ این کلمات برآ
 انشراح باطن خود و حضوری ل بخواند حسبی اللہ امنت باللہ و رحمۃ اللہ
 باللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و نیز برائے
 دفع خطرات نفسانی و دوسرے شیطانی این دعا بخواند سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَلِیْقِ
 اِنْ یَشَاءُ یَذْهَبْکُمْ و یأت یتخلی جَدِیدَ قَمَاضِکَ عَلَی اللہ العزیز و بعدہ
 دو گانہ تہجد الوضو بگذارد بدین دستور کہ بالا ذکر کریم و بعد دو گانہ تہجد الوضو
 چہار رکعت از نماز تہجد ادا نماید بخواند در رکعت اول بعد از فاتحہ آیتہ الکرسی
 یکبار و در رکعت دوم بعد فاتحہ اَمَّنَ الرَّسُولُ یکبار بخواند و نیت دو گانی
 بند و بعد از سلام و درود این دعا بخواند اللہم ربنا لک الحمد و الیک
 الممشکی و انت المستعان و ینک المستغاث و علیک التکلان و لا
 حول ولا قوۃ الا بک ذہ بار بخواند اللہم انی اعوذ بک من ضیق الدنیا
 و من ضیق یوم القیمۃ ذہ بار بخواند اللہم اسر ذنوبنا خیر الدنیا
 و الاخرۃ و عافیتھما و اعصمنا من شرور الدنیا و الاخرۃ و
 من اقاتھما برحمتک یا ارحم الراحمین ذہ بار بخواند اللہم عافنا
 من کل بلاء الدنیا و عذاب الاخرۃ و بار بخواند بعدہ استغفار و درود

ذہ بار بگوید بعدہ در سجده رود و امرزش خواہد و برائے امرزش بوقت صبح یا غروب
 صد بار بخواند و بعدہ دست بردارد و این مناجات شیخ الشیوخ کہ معمول مشائخ است
 بخواند و بعدہ بذكر و مراقبہ مشغول شود۔ مناجات این است بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 اَللّٰهُمَّ اِنَّا بِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِمَا کَرَّخْتَ عَلَیْنَا ظَهْرَ الْبَاطِنِ مَا رَاوْهُ طَلِبُ ضَارِخِش
 جہدار تفرقہ و پریشانی و سرگردانی از راہ ما و از راہ ہمہ مسلمانان و درودار عفو و
 عافیت را قریب و قریب ما کن رعایت و عنایت را ساعقہ و قاعدہ ما گردان ما را
 بدست تفرقہ ما باز دہ و ما را بگمار و ما را براہ ما بگذار و ما را از شر ما نگہدار۔ و
 کار ہائے ما و ہمہ مسلمانان و رعافیت و در رضائے خویش باصلاح انکر دہ را و
 گذار و آئندہ را بگمار۔ ہر چہ ببنده بخشی دینی بخش و بار ضار خویش قرینی
 بخش ما را بقہم خویش محذول گردان و ما را از یاد خود مغفول گردان و ما را بغیر
 خویش مشغول کن۔ اہی اگر سپہی جتہ ندارم و اگر بسوزی طاقت ندارم از بندہ
 خطا و ذلت و از تو عطا و رحمت اے قہیم لم یزل و اے عزیز بے بدل اللہم
 اصلحنا و اصلح قلوبنا و اصلح فساد افعالنا و اصلح فساد اقوالنا و اصلح
 فساد صدورنا و اصلح فساد اعمالنا و اصلح فساد احوالنا و اصلح ولائنا
 امورنا و اصلح ذات بیشتنا و اصلحنا بما اصلحت بہ من عبادک الصالحین
 یا اصلح الصالحین یا اکریم الاکرامین یا ارحم الراحمین و احتفلنا
 بخیر ربنا تو کما مسلمین و الحقنا بالصلحین و صل علی محمد و آلہ اجمعین
 ایضا مناجات حضرت سالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اھنی فصر علی ما سنی
 تاجر العبادۃ حتی لا اعبد غیرک و علی لسانی تاج الذکر حتی لا اذکر غیرک

وعلى قلبى تاج المعرفة حتى لا اعرف غيرك برحمتك يا ارحم الراحمين
ايضا مناجات قال الامام الاعظم ابو حنيفة الكوفي رضى الله تعالى عنه

هيب ان النفس قد بلغت مناها	المرتكب المبينه منتزها
سرفيتك سائر قاع غير اعتبارها	وعمرتك طلائف نبت انتباها
صرنا العمر في لعب ولهو	فاها ثمرها شمرها
الحى ما عصيتك من عناد	ولكن شهوتي بلغت مناها
وندخرت ان الشمس اتى	بزخر حتى عفاني لن تراها
احب الصالحين ولست منهم	لعل الله يزرقنى صلاحها
واخرس ودهم في جوف قلبى	لعل الله يزرقنى فلاحها

باب يازوهي در بيان فضيلت نماز جمعه

نقل است روزی حضرت شیخی ومولائی و ذخیرتی عند الله در حالت بیکرستی
شهود حضرت الذات بود چون بعالم صعود آمدند باجماعت صوفیان که حاضر بودند
سوال عجائب غرائب نمودند که آن کسبیت و صییت که طلب خوردن نماید
و آن چه چیز است که حرارت رسید طلب برودت نماید و همچنین برودت
غالب آمد طالب حرارت شد و در آن مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی
سلطان محمد و صوفی سیف الله و حافظ علی اکبر و میر فیض الله و میاں شیخ پیر محمد
نعمانی سری و محمد باقر ماہر و وال و شیخ تمجیل و میر سید کلان و سید هدایت الله
و سید غلام محی الدین بشیر زاده حقیقی حضرت شیخ عبداللطیف برادر حقیقی حضرت
و محمد علی بندوی مال و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند و درین ضمن صوفی سلطان محمد

بازو

عرض داشت کرد حضرت شیخی که از حقایق آنها را شاد میفرماید که با حضرت مجلسیان تنفید
و بهره یاب شوند از زبان گوهر نثار فرمود که معشوق حقیقی در هر لحظات و در هر لحظات
بهر صفت از صفات خود با عاشق روئے دیگری نماید چه در عالم ناسوت و چه در
عالم ملکوت و چه در عالم جبروت و چه در عالم لاہوت مناسب آن مرتبہای که با عاشق تعلق
یا فقه و عکس آن آفتاب در آئینه عاشق تافتہ بہر رنگی در ہر مراتب اگر ہستند آن
حقایق بغایت مرتبہ صفا و نورانیت مثل اعیان عقول و نفوس مجرودہ بہا نقدر
بمرتبہ صفا و نورانی با عاشق رنگ نمودن گیرد و گاہے رنگہائے مختلفہ نماید و گاہے
بیک رنگی ظاہر و ہوید اگر دو گاہے یہ سیرنگی منج نماید چون ہر تعینہ کہ در عالم ناسوت
مجازاً بطائف عنصریہ بطور نور وجود حق سبحانہ تعالی تافتہ مثل نور شمس است
کہ در زجاجات متنوعہ مختلفہ تافتہ اگر میباشند از زجاجات صافیہ و ابیضہ ظاہر ہوید
میشود آن نور آفتاب بہا نقدر کہ صاف و ابیض است اگر ہستند آن زجاجات
غیر صافیہ و ملوانست بلون کثافت ظاہر میشود آن نور آفتاب بہا نقدر کثافت چنانچہ
مولوی جامی در رسالہ میفرماید س اعیان ہمہ شیشہ ہائے گوناگون بود + کافتاد
بر آن پر تو انوار وجود + ہر شیشہ کہ بود منج یازد کہ بود + خود شید و در ہم بہا نقدر رنگ نمودہ
بر لفظ مبارک راند چنانچہ نور وجود حق سبحانہ و تعالی است اگر ہستند آن حقایق
بیض صافیہ نورانی ظاہر و ہوید نخواہد شد نور وجود حق سبحانہ و تعالی بہا نقدر اگر
ہستند آن حقایق ملبس بکثافت جسمانیہ عنصریہ صلصالیہ ظاہر و ہوید میشود آن نور
وجود حق سبحانہ تعالی بہا نقدر پس بدان س عزیز فی الحقیقہ اثر بہا نقدر حقیقت است کہ
خود با خود حفظ گیرد و با عاشق در پردہ فعل جلوه گیری کند فی الحقیقت بہا نقدر فاعل

حقیقی اوست که بر نفس خود است فتنه نفس پس نیت دلان میان تو خوش باش
 باز در اشواق و اذواق از زبان در بار چند ایات خوش میخواند که ظاهر
 تو عاشق معشوق باطن است مطلوب که دید طلبگار آمده به عشق و پرده مینواز باز
 عاشق کو که بشنود آواز که همون شاد و همون شهود پس فی الدار غیره موجود
 و همدرین محل فرمود که معشوق حقیقی هر تعین را که در عالم ناسوت بر نگهائے مختلفه
 مرکب ساخت بلطائف حکمت از خصوصیت جواهر و حیانیات و روحانیات و
 همچنین که در زمین پیدا ساخت از نباتات و حیوانات و غیر ذلک بجائے قوام بدن
 انسان که الانسان بنیان الرب واقع است و نیز مطابق میان روح خور و طعام
 پس بدان که عزیز روح بر دو نوع است یکی روح حیوة و دوم روح ممات و
 روح ممات از روحی است و فتنه که خارج شد از جسد بنی آدم گشت حی میت و
 روح حیوة آن روحی است که سبب آن روح مجاری انفاس و قوت اکل و شرب
 است پس متعلق شد آن طعام با قلب قالب و سبب آن طعام قوام بدن انسانست
 با جزائست الله تعالی تا این اخورده بر ریاضات و عبادات و مجاهدات متفرق
 در تصورات ربوبیت دل خود را بوستان گرداند و ثمره محبت بخیند و روح خود را
 از عکس انوار تجلیات لانهایات جلوه دهد و علی الدوام در هر لحظات و در هر لحظات
 سر خود را در سر راه البیات در مراقبه متفرق گرداند چون لک باین تیر رسید
 از مواهب الله سبحانه و تعالی دل صوفی باب توحید پرورش با بد و روح با نوار
 تجلیات بشور بخور گردد و در دریا رصانع غواصی کند تا الانسان ستری و انبار توحید
 آید و بر نقطه مبارک راند حال آنکه قالب مرکب قلب است که سبب آن هر دو عمارات

دنیا و آخرت است و قال الله تعالی خلقکم مانی الا دحض جمیعاً و درین ضمن این فقیر
 عرضداشت که در حضرت پیر و شکیر صاحب عوارف میفرماید انهم فاح علی بصورت
 بنی آدم لهما اید و اسرجل و رؤس و یا کلون الطعام و لیسا بملاکة و در جواب این
 کلمات حضرت قطبی فرمودند همچنین است از حدیث نبوی و کلام مصطفوی مفهوم میشود
 که روح را جسمی است کما قال رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم الا دواح جنود مجنونة
 فما تعارف منها ائتلف و ما تناكر منها اختلف و لفظ جند که در حدیث نبوی
 صلی الله علیه و سلم واقع است مفهوم میشود که لفظ جند و لالت میکند بر اینکه بدستی و
 راستی روح را جسمیست که قائم است بذات خود می آید و میرود و مر آن روح را
 حیواتیت و روحیات نقش از برائے همین رسول علیه الصلوة و السلام لمسان فصیح
 و صف نمود هر روح را بتعارف و تناکر حال آنکه این تعریف نمیشود مگر کسی که حی باشد
 الله سبحانه و تعالی بعد ترکیب آدم علیه السلام پیدا ساخت طبائع اربع و اخراجات
 و رطوبت و یسوست پس طعام میرسد بسوئے معده و حال آنکه در معده طبائع اربع و
 در طعام نیز طبائع اربعه پس فتنه که اراده کرد الله سبحانه و تعالی اعتلال مزاج بدن
 آدمی آنرا گرفت طبع از هر طبائع ضد او از طعام پس گرفت حرارت سردی را و
 رطوبت خشکی را خلقت تقدیر الغریز العینة و این جواب مطابق شریعت است
 پس بدان که عزیز نزدیک اهل حق دار باب حقیقت طبیعت ملکوت جسم است
 و آن قوتیست که ساری باشد در جمیع اجسام بیط و مرکب عنصری و غیر ذلک حال آنکه
 طبیعت واحد است نیست اختلاف گردد حقیقت آن طبیعت و حکم آن طبیعت
 عین چیز نیست که واقع شد در آن چیز اختلاف چه صورتهای طبیعت و حکم مختلف

اند چه بر یک صورت حکم دیگر باشد و بر صورتی حکم دیگر که آن شیء بار و یا بس است
 و آن شیء دیگر جاریا بس است همدین محل صوفی سلطان محمد فضائل روز جمعه که در وقت
 واقع است بیان نمود از زبان و در بار فرمود که هر سال که باید که برائے نماز جمعه اول
 وقت غسل نماید چون از غسل جنابت یا از غسل جمعه و یا از غسل عیدین که سنت است
 فارغ شود این دعا بخواند اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْضَحْ حُجَّتِي وَلَا تَدْعُ عَلَيَّ ذُنُوبِي
 بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ بعد غسل کند که سنت است در مسجد برو و دو رکعت
 تهنیت مسجد بگذارد و بعد چهار رکعت بنیت کفارت که نماز بافت شده باشد قبل از
 نماز جمعه بگذارد و نیت چنین کند تَوَيْتُ اِنَّ اَصْلِي لِلّٰهِ تَعَالٰی اربع رکعات صلوة
 النفل بکثیر الصلوة القضاء التي فاتتني في جميع عمري متوجها الى جهة القبلة
 الشريفة الله اکبر و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه آیته الکبریٰ کبار و انا اعطينا
 یا نزده بار بعد سلام درود و این دعا بخواند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اللَّهُمَّ
 یا سابق الفوت و یا سامع الصوت و یا معی العظام بعد الموت صل علی محمد
 و علی اهل محمد و اجعل لی فرجا و مخرجا مما انا فیهِ انک تعلم و لا اعلم و انت
 تقدیر و لا اقدر و انت علام الغیوب یا ارحم العطایا یا غافر الخطایا یا سبوح
 یا قُدُّوسٌ رَبُّنا وَ رَبُّ الملائکة وَ الرُّوحِ رَبِّ اغْفِرْ و ارحم و تجاود و عما
 تعلم فانک انت العلی العظیم و یا سائر الغیوب و یا ارحم الراحمین و ایضا
 چهار رکعت بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد از فاتحه خلاص ده بار بعد سلام لا حول
 و لا قوة الا بالله العلی العظیم صد بار گوید الله سبحانه و تعالی وقت نزع جان از
 سلب ایمان نگذارد و ایضا نماز تسبیح بر روز جمعه در مسجد جمعه بگذارد و فضیلت نماز

تسبیح در احادیث آمده است که فرموده حضرت رسالت پناه صلعم حضرت عباس ابن
 عبد المطلب را یا عاها خبر میدهم مگر که این فعل بکند که در روزه خصائل است و قتی
 که از تو این فعل بوقوع آید غفر الله مگر ترا گناهان اول و آخر قدیم و جدید و خطا
 و عیبا صغیرا و کبیرا بسرا و علانیه اگر تواند هر روز و هر شب بگذارد و یا بعد نماز
 خفتن و یا در وقت تهجد بگذارد و اگر نتواند در شب جمعه و یا در جمعه در مسجد جامع
 بعد نماز نفل زوال بگذارد و اگر نتواند در هر ماه و در هر سال و یا در جمیع عمر خود
 یکبار بگذارد و چنانکه در هر رکعت تسبیح هفتاد و پنج بار بگوید و بدین ترتیب نیت کند
 تَوَيْتُ اِنَّ اَصْلِي لِلّٰهِ تَعَالٰی اربع رکعات صلوة التسبیح متوجها الى جهة القبلة
 المعشوقية الله اکبر و تحریم بند و ثنا گوید بعد شانه سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ
 لِلّٰهِ وَلَا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَالله اکبر چهار ده بار و یا نود و هم مرتبه لا حول و لا قوة
 الا بالله العلی العظیم بعد از تعوذ و تسبیح فاتحه کبار و خلاص ده بار بخواند
 یا تسبیح هم بر آن طریق ده بار بگوید و دهم بار تمام مرتبه کند پس در رکوع رو و بعد
 تسبیح رکوع آن تسبیح ده بار گوید و قومه کند و رقومه ده بار گوید و در جمعه تسبیح
 سجد ده بار گوید پس بنشیند در جلسه ده بار گوید و در سجده و ویم ده بار گوید و بنهاد
 پنجبار میشود و هر یک در رکعت دویم و سیوم و چهارم بگذارد و این ترتیب
 مرویست از امام نووی بروایت ترمذی یا لاسناد الی عبد الله بن مبارک کذا
 فی سنن الیهدی بعد فراغ این دعا یا درود بخواند اللَّهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَوْفِیْقَیْ
 اهل الهدی و اعمال اهل الیقین و مناصحة اهل التوبة و عزم اهل البصر
 و جِد اهل الخشعة و طلبه اهل الرغبة و تعبد اهل الورع و عرفان اهل العلم

حتی اعرفک واسألتک اللهم مخافةً بحجرتی عن معاصیک حتی اعل بطاعتک
 عملاً استحق به رضاک حتی اناصک فی التوبة خوفاً منک وحتی اخلص الی
 النصیحة حباً لک وحتی توکل علیک فی الامور وحسن ظن بک سبحان خالق
 النور ویا واهب النور اخرجنا من الظلمات الی النور یا نور النور
 منور النور یا نور السموات والارض نور قلبی بنور معرفتک ربنا
 اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شیء قدير وصل علی رسولنا ونبیننا
 محمد وآله اجمعین ایضاً ترتیب در سنن الهدی نماز تسبیح بحکم بعضی احادیث
 دیگر بدین طریق مسطور است چهار رکعت بگذار و بخواند و در هر رکعت فاتحه و سوره
 و برایت در رکعت اول الکمل التکاتر و در دوم والعصر و در سیم الکافرون
 و در چهارم اخلاص بخواند بعد از این تسبیح بخواند سبحان الله و الحمد لله و
 لا اله الا الله و الله اکبر پانزده بار بعد تمام سوره ده بار بعد رکوع کند و
 بعد تسبیح رکوع تسبیح مذکوره ده بار و بعد در قومه تسبیح مذکوره ده بار بعد
 در سجده اول تسبیح مذکوره ده بار بعد در جلوس تسبیح مذکوره ده بار و در سجده
 دوم تسبیح مذکوره ده بار بعد در جلوس استراحت تسبیح مذکوره ده بار و در سجده
 در رکعت واحد هفتاد و پنج بار میشود همچنین در باقی سه رکعت تسبیحات بگویند
 و این جمله سی صد تسبیحات در جمیع چهار رکعت میشوند حضرت رسالت پناه
 صلی الله علیه و آله وسلم فرمودند بگذارو این نماز تسبیح را در هر روز یک یا در هر جمعه
 یا در هر ماه یا در هر سال یک بار بعد چهار رکعت سنت جمعه
 بگذار و این تسبیح سنه نگویید چون خطیب برائے خطبه بر منبر آید حضور دل متابع خطبه کند

که قائم مقام دو رکعت نماز است بعد از دو رکعت فرضیه جمعه با امام بگذار و بعد چهار
 رکعت سنت دیگر بخواند و در رکعت سنت و قنیه بخواند و دو رکعت نقل بگذار و بخواند در هر
 رکعت بعد فاتحه اخلاص سیت منجبار و بعد سلام و در دو رکعت رسالت پناه صلی الله علیه و آله وسلم جلای
 بعد فاتحه مقدسه بار و اح جمیع مومنین بخواند بعد سیر الاسرار من تصنیف حضرت
 غوث الاعظم محبوب بجانی حضرت میران سید شاه محی الدین عبدالقادر جیلانی
 قدس سره الله العزیز بترتیبی که نوشته بخواند و بعد حفظ ایمان و صلوة بحضور
 بخواند بعد بر حکم آیت قرآنی فاذا قضیت الصلوة فانشر وافی الکامر
 بنیارت شیخ و بزرگان برود و یا بطلب علم مشغول شود یا بعبادات مرضی برود
 ثواب دارد و باید که طالب دین هر کس که بکند به نیت دینی بکند و در کار کس که نیت
 دینی درست نهد از ان اجتناب کند لاسیما در صحبت اهل بهو و لعب عمر خود
 ضائع نکند و برهیز از ان بر خود واجب لازم شمارد و الله اعلم بالصواب

باب دوازدهم در بیان فضیلت ذکر جبر و خفی و مراقبه

از پیران عظام علیه الرحمة و الغفران رسیده

نقل است روزی در مجلس شریف حضرت شیخ مولائی ذخیرتی عند الله سخن در بیان
 افکار جبریه و خفیه افتاده بود و در ان مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان
 و صوفی سیف الله و حافظ علی اکبر و میر فیض الله و میر سید فتح محمد و محمد باقی و
 میان شیخ محمد پیر قنایسری و محمد عابد قنایسری و محمد باقر ماهر و وال و ابن فقیر
 و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دُر بار فرمود که راه خدا تعالی در مشارق و

در هر روز یک بار

مغارب است و نه در جنوب و نه در شمال است و در تحت زمین نه در بالا آسمان
 است و نه در بهشت و نه در عرش است راه خدایتعالی در درون قلب تست
 و فی انفسکم افلا تبصرون کما قال امیر المؤمنین و امام الاشبیهین شمس المشرق
 و المغرب حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله تعالی عنه که مرا الله وجهه
 دواءک فیک یکفیک و ما تشعر دواءک منك و ما تبصر انت الکتاب المبین
 الذی ما حرقه یظهر المظهر و تزعزعت جرم صغیر و فیک انطوى العالم
 الاکبر فلا حاجة فی الخارج و فکرک فیک و ما تفکر ان قمری باغ احدیت بلبان
 فصیح بترنم الوهیت میفرماید دوائے تست در تست و قتیکه سالک تصفیه قلب
 و کنس وجود بر ریاضات و مجاہدات شاد و علی الدوام اشتغال بدو اوصوم و دست
 اول گرفت آنصوفی عروق شجره الفقر مع و سرق شجره التواضع و اجعل فیها
 اهليلة التوبة و اطرحه فی هاون الرضاء و اسحقه بمنجاة القناعة و اجعل
 فی البطن النقی و صب علیه ماء الحیاء و اغله بنار المحبة و اجعل فی قدح الشکر
 و روحه بمروحة الرجاء و اشربه بملعقة الجهد فانک ان فعلت ذلك کفایت
 میکند ترا من کل دار و بلا ریشقی بمرض القلوب فی الدنیا و الآخرة و حالانکه شعر
 تو از آن دو اوصوم که از تست در تست که جاهد و فی الله حق جهاده حکم ناطق
 است و قتیکه مرشد ارشاد نماید و نمیدانی تو که تویی کتابیت بیان کرده شد
 و چون سالک بارشاد و مرشد مشغول باشتغال بمجاهدات شد و تجلیات لائمهات
 بحکم فی انفسکم افلا تبصرون در ذات تو خروج یافت و آن کتاب بین است
 بیک حرف ظاهر میکند مضمرا یعنی آن تجلیات که مضمور بود ظاهر میشوند از یک هم ذات

حالانکه زعم میکنی تو بدستی و راستی که تو جرم صغیر است با وجودیکه الله سبحانه و تعالی
 در ذات تو پیچیده است عالم اکبر یعنی گنجینه های شیوانات و قابلیات از حسن
 جمال اوست و خیمه کنت کنزاً مخفیاً فاجبت بصیر انظروا تذات و ترا در عالم کون
 شهادت پیدا ساخته پس نیست حاجت ترا در طلب معشوق حقیقی در خارج عالانکه
 فکر تو در تست کما قال رسول الله صلی الله علیه و سلم الناس ینام فاذا ما نذا
 انبهموا از غفلت بغفلت بجهالت و یائ و فی نمیکنی فکر تمام کما قال الله تعالی
 نحن اقرب الیه منکم و لا کن لا تبصرون و این قرب اگر چه حاصل است مشحور
 فاما از غفلت حجاب محبوب است و چون محجوب و نیائ و فی حاشیای از سبب
 آن حجاب یائے درک نیستی تو قرب زمان و قرب مکان و قرب ذات را در
 نیز تفکر و فی الاراءه و لا تفکر و فی ذات الله مشعر بر این معنی است پس
 بیان اے عزیز راه خدایتعالی تعلق بدل و در و بدل منازل یائے آبی ط
 باید کرد و نه تقدوم و کار عبادات تعلق بخوار و دار و نه عرفان آبی لایسعی
 فی الارضی و لا فی سماء و لکن بیسعی فی قلب عبد المؤمن و ابتداء مرا لک
 را باید که خود را مستقل و ستقیم بشیرعبت و اردو چنانچه فقر الف و سنن و واجبات
 و مستحبات و اوامر و نواهی و جملة اداب شرائع بجائے آورد بعد از آن بخدمت
 مرشد حاضر آید کما قال علیه الصلوٰة و السلام العلماء و مرشدة الانبیاء و علماء
 اُمم و کانیة بنی اسرائیل و مراد ازین علماء آخر تست و نه علمائے دنیا
 که محض شراند و هم نه وصل الیه خبر ایشانست بعد مرشد مطالب صادق را فرماید
 سه روز متواتر روزه دارد و همیشه بکلمه تبلیل دست خفارد و بنزد و یا کینه را باشتغال

دار و تادش مصفا اگر کدورات نفسانی گردد و بعد از سیوم روز در حجر و غسل ساخت
 به پیش مرشد میاید یا مرشد او را در خلوت مؤذوب یا داب به نشاند و حال آنکه شاگان
 کبار و عارفان نامدار و قار الله هستند و تعظیم و تکریم ایشان بمقابله ان اکرمکم
 عند الله التقیه میباشند پس مؤذوب گردانند مریدان را با داب و نظایر بطاعات و
 عبادات و مؤذوب گردانند باطن مریدان را بحاجات و مجاهده و مراقبه قال تعالی
 أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدِیْمُ یعنی رسول الله صلی الله علیه و آله سلم امور
 با و امر آبی شدند با اقتداء بالذین هدیهم پس دانست شد با اشارات این لزوم
 اقتدار مشایخان و عارفان نامدار که امور بهدایت بطیفیل محمدی صلی الله علیه و سلم
 شده اند فان الشیخ فی قومیه کالنبی فی امتیه همین معنی است بعده مطالب
 مشغول بذكر فی اشبات دارد و سه مرتبه مرشد چهار فرماید بعد که بهین طرق طالب
 صادق با ملاحظه دو واسطه سه مرتبه بحضور مرشد گوید علی الدوام بذكر الله سالک
 چنان غرق و مستغرق شود که ذکر در میان نماند و فانی بواسطه شیخ چنان شود
 که از هستی او هیچ اثری و شایسته نماند و فانی اشخ بروی ثابت آید بهرین محل
 فرمود چون محصل صادق به محبت محبوب و امن محبوب گرفت جائی رهاش است
 و قتی که محبوب و امن عاشق گیرد و رهاش نبود تا مرتبه اذکر که بروی حاصل آید و
 تا کار سالک با تمام رسد و بهرین محل بر لفظ مبارک اند پس هر سالک باید
 که مقول حضرت ابو بصری رضی الله عنهما در هر لحظه یاد آرد که در دنیا زنده
 ام بذكر محبوب در عقبی زنده باشم بشا به رویت محبوب هر سالک طالب را
 باید بدو ام ذکر الله خود را اشتغال آرد و بهرین محل فرمود که شنیده ام از مرشدی

آن قطب الموحیدین عارف سامی حضرت بندگی شاه ابراهیم دامپوری میفرمود
 که شبی از شبهای خواجه بنید بغدادی در مناجات بود گفت ای چنان
 زمانه گذشت که اهل طار الاعلی و همه اهل زمینیان بر من میگرفتند پس الحال
 از مواهبات الانبیات و عنایات لاتناهیات تو من بر ایشان میگرفتم اکنون
 چنان هستم که از خود خبر دارم و نه از ایشان و بعد از آن ده سال به پاسانی دل
 بودم و دل را از غیر نگا به شتم از گوش باغوش محبوب بودم یعنی از علم الیقین
 بعین الیقین رسیدم بعد از ده سال مراد دل نگا داشت و الحال نسبت سال
 است که از یکدیگر اخبار ندارم یوم تبدل الارض غیر الارض و اشرق الارض
 بنور بها ظاهرو و هویدا گشته و عاشق عین معشوق آمده و مرتبه قرب فرایض برین
 هویدا گشته خلائق میدانند که جنید با مشکلم بکلام است حال آنکه حق سبحانه و تقدس
 بزبان جنید تکلم است و خود را حیر معشوق منی یا علم الآن مع الله کما هو فی
 الازل سالم آمده و همچنان دل از نور من خبر نه و بعد از آن بر لفظ مبارک اند
 الله سبحانه و تعالی بهرست سال بزبان جنید سخن گفت و جنید در میان
 نبود و هم خلائق را خبر نبود نقل حضرت جنید قدس سره الله العزیز حضرت قطبی
 تمام کرده نعره زد و بیوشش افتاد بعد ساعتی چند بوش آمدند صوفی سلطان محمد
 عرض داشت کرد حضرت پیر و دستگیر حد ذکر چهار مطالب از کجایان رسیده
 فرمود قال رسول الله صلی الله علیه و سلم حاکم اعد من ربّه تعالی اذ کان الغالب علی
 عبد الله اشتغال بل جودت معه و لذته فی ذکره فی اذاجعلت همه و لذته فی
 ذکره عشق و عشقه و رفعت الحجاب فیما بین و بینة و ایشان ابطال حق اند

یعنی شجاع اندر محاربه نفس و شیطان و جاهد و اخی الله حق جهاده کمر بنداشت
و باک نمیکند ایشان در بذل روح بمقاصد غفیرت و قنوجات مشاهدات الهیات
و چمن نمیشوند در عبادات و ریاضات و مجاہدات و همچنین مرید صادق اباید
که بیان مجاہدات نشود و مہدین محل فرمود روزی قطب الموحیدین قطب الاقطاب
حضرت قطب العالم بندگی عبدالقدوس گنگوہی اسماعیل الحنفی الحشتی قدس اللہ سرہ العزیز
در آخر عمر بزرگوار در حجر مشغول بودند چون از حجر بیرون آمدند قطب الموحیدین
بندگی شیخ رکن الدین عرض داشت کرد حضرت پیر بزرگوار عمر شریف حضرت بنایت
کبر رسیده و دہر لمحہ و در ہر لحظہ جمال محبوب حقیقی بے پردہ ہستیاں مشاہدہ نمائی بند
و مجاہز حضرت بحق الیقین بحقیقت ذات محبوب متحد گشتہ تا الی بذکر جہر شہتغال
داشتن باعث معلوم نیست از زبان گوہر نثار حضرت قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس
فرمود کہ بابا رکن الدین نشیند و یک خاک بیز در کوچہ بازار بجاک بیزی شغول
بود اتفاقاً گذر بادشاہ آن زمان در آن کوچہ افتاد و بہ ندیمان خود با پرسید کہ
آن شخص بچہ کا مشغول است متفر بان در گاہ عرض داشت کرد کہ جان پناہ عالم
و عالمیان بجاک بیزی اشتغال دارد آنچه از نصیب مطابق قسمت بدست
مے آید قوت عیال و اطفال خود ہامی نماید فی الحال بادشاہ یک لعل در آن خاک
انداخت و آن خاک بیز لعل یافت بجائہ رفت روز دیگر باز بجاک بیزی شغول
شد اتفاقاً گذر بادشاہ روز دیگر در آن کوچہ افتاد آن شخص او دید و شناخت شاید
کہ لعلی کہ در آن خاک انداخت آنجاک بیز را بہان اشتغال یافت حتی سہ روز
مقواتر سہ لعل در آن خاک انداخت و یافت شاہ عالم و عالمیان بحضور خود طلبید گفت

اے حریص چندان حرص کردن چه فایده دارد و یک قیمت لعل در تمام عمر تو کافی است
فاما الحریص لا یفیع ولا یشبع بر تو مشیت گشتہ آن خاک بیز زمین خدمت پوشیدہ
عرض داشت کرد کہ لے شاہ عالم و عالمیان بے خاک بیز کہ از یریدین و بھینج خاک
لعل بدست آید چرا باید گذشت - مہدین محل قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس
فرمود کہ بابا رکن الدین از آن جہر کہ از کیفیت بے کیف سیدم و چونی کیفیت ابدی کیفی
خود مطالعہ کردم آن جہر را چرا باید گذشت حضرت قطبی بر لفظ مبارک اند کہ ذکر
لسانی سالک بحدے کند کہ قلوب آن سالک ہذا کرا اللہ مستقیم شود و از ہتھفات
طمانیت نفس ارات حال آنکہ در طمانیت نفس شیطان الرجم نامتید شود کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان جائع علی قلب ابن آدم فاذا
ذکر اللہ تولى و خنس و اذا غفل التقو قلب فحدثه و مناء پس از خطر نفسانی
و شیطانی بعبید گردد و از بعد شدن نفس و شیطان سالک بجلو در جات متقی شود
و حصول دولت اشواق و اذواق بمقتزاید چون مراد این از مقامے بمقامے بمقام
مقربین عارفین و صلیین رسید گشت قلب مرآن سالک سماوی و مزین شد
بر منۃ الکواکب ذکر اللہ پس عروج کرد بیاطن خود بجلو در جات و منور شد نفس
مطمئنہ و خطرہ مکی نیز خلف ماتہ کملت جبرائیل علیہ السلام فی بیتہ المعراج عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لودفوت قدر انما تہ لا حرقہ و مہدین محل فرمود خواطر با
مرساکات و راہت سیر سلوک چہار اندہ اول خطرہ از نفس است دوم خطرہ از
حق است و سیم خطرہ از شیطان است و چہارم خطرہ از ملک است کہ کاتب
خیر است - اما آن خطرہ کہ از نفس است پیدا میشود در تمام زمین قلب و خطرہ مکی پیدا

میشود از بسیار قلب قنیکه مودب شد سالک با آداب نفس خود برسد و تقوی کونس
وجود بذر اند پس مصنفی شد وجود سالک مستقیم شد ظاهر و باطن او بدام ذکر الله
سالک از زبان اقبال بید و از قلب مبررسد و از سر روح رسد و قنیکه بر مرتبه
رسیدند بکر روح ساکت مانند سر و قلب لسان و آن ذکر روح ذکر مشاهد عشق
حقیقی است در هر لحظات و در هر لحاظ و در هر مرتبه از مراتب آبی چه در عالم ناست
و چه در عالم جبروت و چه در عالم لا الهوت مناسب هر مرتبه با عاشق رنگه نمودن گیرد
و چشم عاشق از پر تو نور جمال روشنائی دیگر یا بدیلم یقین و عین یقین و
حق یقین و حقیقت الحق و حق الحقیقت و حق در هر مرتبه با عاشق رنگه نمائند
و کلبه یگزینی ظاهر بگوید گردد و بجایه یگزینی حاصل آید یا بدی که بایاران مدور
نشینند و ذکر جبر گوید انتقال از ذکر بدی که بدین طریق کند اول تجدید وضو
سائمه چهار رکعت از تجدید بگوید و بالا نماز تجدید ذکر کردیم و بعده بیست و یک بار
استغفر الله الذی لا اله الا هو الحق القیوم غفار الذنوب و الذنوب الیه
بخواند و بعده بیست و یک بار صلوة بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم بفرساید بعده سه مرتبه
با التسمیه کل طیب یا و از بلند گوید و بدو از کشت تمام دم و در مد با ملاحظه و واسطه
کشیده شود و ملاحظه و واسطه را نگه دارد و ذکر لا اله الا الله بگوید و در صد مرتبه
بعده اثبات چهار صد مرتبه و بعده اسم ذات ششصد مرتبه بگوید چند نیک شوق
و ذوق مع الله دست و بد بعد ساعتی دم در کشیده سر و مراقبه آرد یا مراقبه فانی
شغول شود و یا مراقبه صفا بعد از کل طیب سه بار تمام گوید بعده دست برداشته
این دعا بخواند اللهم احرق عدا و ضلله بنا بر عرشک و شوقنا الی جلالک

در هر مرتبه
در هر مرتبه
در هر مرتبه

و جمالك واقطع حجابا بیننا و بینک و امرنا کما سما من شرب محبتک و
خلعت وصالک و تشریف لقائک یا ذا الجلال و الاکرام الحق نورنا بحق نورک
و ثبتنا فی حضورک یا هادی اهدنا الصراط المستقیم و امرنا کما امرت و ایدنا
مشاهده لقائک الکریم و لطفک الکریم صلوات الله علیه و آله و سلم
اجمعین بر حمتک یا سرور الراحمین علی الترتیب بیان همه اذکار و اشغال مراقبه
بنابران ناساختیم و در رساله ارشاد الطالبین حضرت قطب الاقطاب فردا افراد
بندگی شیخ جلال الحق و الدین تھانیری قدس سره تعالی نوشته اند
این جا احتیاج نوشتن نبود و وقت فراغت نداشت بنابران و توقف و شتایم

باب ششم در بیان فضیلت نماز معکوس

نقل است روزی حضرت شیخ و مولائی ذخیر فی عند الله در پانی پت بزیارات
سلطان العارفين بر بان العاشقین قطب الاقطاب فردا افراد دست ذوالجلال
حضرت مخدوم شاه شرف الدین بو علی قلندر قدس الله سره الغریز شریف اشت
و در آن مجلس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و محمد باقر
ماهر و وال و سید غلام محی الدین همیشره زاوه حقیقی حضرت شیخ اسمعیل و محمد باقر
بووه کثیره وال و سید هدایت الله و محمد ساقی و حافظ علی اکبر و این فقیر و یاران
دیگر حاضر بودند و در آن خانقاه مجذوبی حاضر آمد آن مجذوبی طلب طعام نمود
طعام موجود بود به پیش آن مجذوب نهادند شیخ اسمعیل سوال کرد حضرت پیر و سنگیر
مجزوب من کل ابو نه سیان باوراک عقول و فهم از فرایض کوشن و بمرسم شریعت
است با وجودیکه عقول و فهم ایشان ادراک با کل شرب از کجای نماید از زبان گوهر

در بیان فضیلت نماز معکوس

در هر مرتبه
در هر مرتبه
در هر مرتبه

شمار فرمود آنست همچنین است تسمیه قلندر به ایشان نسبت بر این معنی است بکمال ایشان
بسر طریقت قلوبی باشد حتی که خراب می کنند عادات و تقییدات خود را و آداب مجالست
و مخالطات با خلق الله نمی سازند و سیر و اسفار ایشان در میادین طبیعت قلوبی باشد
و می کنند آن چیز را که در آن عایت استجاب آوازه نماند و نباشد با وجودیکه طلب
ایشان باکل و شرب مثل آن شخص که در حالت نوم چیز را در اندام نایم خلیه و عین
حالت نوم اندام خود را می خارد و نمیداند که چه فعل از ما سرزد میشود و طلب مجذوب
باکل و شرب هم برین موال است - و در آن مجالس شریف عزیزه طالب علم بودال
در معنی شریعت از حضرت قطبی فرمود از زبان دربار فرمود نزدیک علماء شریعت
سراج ظلمت جملات جمالات از کتاب سنت است و هر چیز که مخالف کتاب و
سنت است خارج است از دین نبوی صلی الله علیه و سلم و معنی شریعت نزدیک
علماء طریقت حملت عظیم الامانت مراد از شریعت قائم کردن و تطایف عبودیت
بر ریاضات و مجاہدات و مراد از حقیقت مشاهد ریو بیت چون محبوب قبی از غلوت سر
عالم بطون خود را بصحرای عالم ظهور تجلی وجودی ظاهر و هویدا ساخت و در محراب
در کون و شهادت وجود آمد و بر سر شریعت در سیر فی الله بر بد و تقوی باطن
مجاہدات اکتساب نماید که همین متفق که خبر او زده نبود چون گشت ظاهر این همه
اغیار آمده و وقتی که محبت بطون خود را با بخلار مرآة قلب صفا نماید هر چه در وی
دلت مصفا تر و زو تجلی تر می آید چون کسی آن محبوب حقیقی از غایت تصفیه آید
قلب محب بجلوه ظهور آید محب بطالع شدن تجلیات محبوب بر تیره اختفا گردید و صورت
محبوب او آینه خود ظاهر و عیان بیند و رنگی محض پدید آید حضرت قطبی این کلام

تمام کرده بیوشش افتاد و بعد ساعتی چند بد عالم افتاد آمدند در همین علی بن شتیاق
فرمود که این کنایت از عالم جبروت است سه آندم که بر آئینه بتابد نور شریعت
آئینه انما الشمس نگویید چکند و همدین محل فرمود شریعت و حقیقت هر دو تلازم
اند هیچ وجه من الوجوه در میان اینها بتا عدد بتا بین نیست و طرق الله سبحانه تعالی
تعلق به ظاهر و باطن دارد پس ظاهر شریعت محمد رسول الله صلی الله علیه و سلم است و
و باطن شریعت محمد صلی الله علیه و سلم است پس بطون حقیقت و شریعت مثل
آینه است چنانچه زید و رکبن است و یا کنوز و معدن است هر سال که که مجاہد تیر
شریعت شد مطلع حقیقت گشت و بعد ازین مقدمات این فقیر اجازت بجای
نماز معکوس درخواست زبان گهر بار فرمود که این نماز حضرت سالت پناه صلی الله
علیه و سلم و جمیع پیران خواجگان چشت اهل بهشت و اغلب مشایخان کبار گذارده
اند و درین نماز حضوری بیشتر است و مرتبه عظیم صلیان است که در چاه خود را
آویزند و یا بخلوت باشند و کسی نامحرم را آنجا گنجایش نبود مگر خادم را رخصت است
چنانچه این نقل بر لفظ مبارک اند از قطب الاقطاب شیخ الشیوخ العالم قطب
علامه الدهر شیخ فرید الحق و الدین خواجه سعید سلیمان احو و صنی قدس سره الضریح
منقول است روزی از پیر خود حضرت خواجه قطب الدین قدس سره اجازت چله
خواستم فرمودند که با فرید الدین موجب شهرت است عرض داشت کردم که دلالت
حضرت مخدومی و مولائی حاضر است مطلوب شهرت خیر است و فرمود اگر مطلوب
چله داری چله معکوس بگذار که جائی مسجد باشد و درون مسجد چاه باشد بالا سکه
چاه و رخت باشد پس حضرت شیخ فرید الحق و الدین بمطابق امر عالی متعالی پیر خود

در این کتاب
در این کتاب

از مقام بقای شهر به شهر می گشتند و در آنچه همون علامات مسجد یافت و
مؤذن مسجد یافت و مؤذن مسجد را با خلاص مفتون ساختند و او می آمد بعد فراغ نماز
عشاء حضرت شیخ رامی آویخت و پیش از صبح سیکشاد و اغلب بزرگان رزایه
حجرو خود گذارده اند طریق این است باید که اول غسل کند و اگر تواند وضو جدید
کند و دو گانه بر زمین اداناید و فاتحه بروج حضرت رسالت پناه صلی الله علیه و سلم
و بروج حضرت فرید الحق والدین و بروج جمیع پیران خواجگان چشت بخواند
طریق نماز معکوس این است حلقه آویزد و متکا باندازد و دوالی و یار سنی و یگر و
آویزد دست کله دست راست کند یک حلقه در پائے راست اندازد و بر سر
چوب ساند و آنرا بدست گیرد و بدست چپ آن حلقه بپائے چپ پوشاند و در
پائے را بر سر چوب برابر کند و فرود آید سرنگون کرده صلوة آغاز کند و وقت فرود
آمدن دوالی و یار سنی را گرفته بآهستگی فرود آید سه صد یا کنگره عشق بلند است
و بلند + تا تو سر پاک کنی کار تو اینجا رسد + صلوة یا شارت بگذار و اول فے
مستقبل قبله سه کرت لفظ حق حق حق یا و از بلند گوید بعد از آن دو رکعت
دو گانه اداناید تا در فتح باب کشاده گردد اول دو گانه شکر الوضو بگذارد و بخواند
در هر رکعت سه مرتبه سورة اخلاص و بعده دو رکعت شکر الله بنیت مذکور
میگذارد و بعده دو رکعت صلوة معکوس اداناید و بخواند بعد فاتحه آیه الکرسی
یک بار و اذاجار و اخلاص سه مرتبه بخواند بعده چهل و یک مرتبه این دعا بخواند
یا غیاثی عند کل کربة و معاذی عند کل شدقة و مجیبی عند کل دعوی
و رجائی عند تنقطع حیاتی یا غیاثی نو و نه مرتبه حسیبی برقی گوید و بعده چهار

رکعت دیگر بنیت معکوس بگذارد و در رکعت اول بعد فاتحه چهار قل چهار گانه
و در رکعت دوم سه گانه بار و در رکعت سیوم دو گانه بار و در رکعت چهارم
یکان بار - دوم ترتیب اینست در هر رکعت بعد فاتحه سورة اذاجاء نصر الله
پنج بار و اسم حق صد و بیست و یکبار و بعد از سلام چهل و یکبار الله هادی
گوید و بعد از آن شش رکعت صلوة المعکوس اداناید و نزدیک بعضی مشایخان
دو رکعت معمول حضرات خواجگان است بدین طریق اول دو رکعت بگذارد و
در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص یکبار بار و اگر مبتدی باشد در هر رکعت سه بار
بخواند هر روز زیاده کند تا بنهار کرت رساند الغرض از سه کرت کم کند ایضا
بعضی بعد حروف اخلاص در هر رکعت گذارده اند و آن چهل و هفت میشوند
در هر رکعت بعد فاتحه چهل و هفت بار سورة اخلاص بخواند بعد از آن سلام گوید
یا ختی جین لا ختی فی دیمومة مملکة و بقائه یا ختی یا قیوم بخواند و بعد از آن
چهار رکعت دیگر بگذارد و بخواند در رکعت اول فاتحه سورة منزل یکبار و سورة
الکافرون یکبار و در رکعت دوم آیه الکرسی یکبار و در رکعت سیوم و لفظی
یکبار و قل اعوذ برب الفلق یکبار و در رکعت چهارم الحمد شکر یکبار و قل
اعوذ برب الناس یکبار و بعد از سلام در دو ختمه سه بار گوید و رسول الله صلی
الله علیه و سلم را در تصویر آرد و یا واسطه مرشد در تصویر آرد پس در ذکر سه پایه
و یا بهو نگم و یا مراقبه مشغول شود اگر تواند سورة اذاجاء نصر الله و الفتح برآید
فتحاب بخواند و بعده متصل این سی صد و هفت مرتبه این اسم بخواند یا سرائی
الطاهر من کل افة یقصد سه یا سرائی بخواند چنانچه منقول است قط الطاهر

خواجه معین الدین چشتی قدس سره از اجازت باطن پندوستان متوجه شدند
از پیر خود قطب الاقطاب خواجه عثمان هارونی التماس چهل اسم باری تعالی کردند پس حضرت
خواجه فرمودند یا معین الدین ملک بندوستان یک اسم کافی است بآنرا یکی
الظاهر من کل اشیاء بقدر سیه یا ذکی بعد از آن سکره لفظ حق حق بلند گشته
باستگی فرو آید و ثمرات این کسب بعد از عمل خواهد شد و بظهور خواهد آمد و فواید دیگر
شب اول همراهی فاتحه و آیه الکرسی و اخلاص بر یکے شتی بار و شش رکعت نماز
بس سلام بگذارد و بخواند در هر یکے بعد فاتحه و اخلاص یا زه بار از مشایخان
که این مقولت در امان حقتعالی باشد

باب چهارم در بیان فضیلت او را و نماز ماه حرم و لیله الزکاء و عید

نقل است روزی حضرت شیخی مولانی ذخیرتی عند الله برائے مجالس عرس قطب الاقطاب
حجة الوصلین میرزاان العاشقین بندگان شیخ عبدالقادر جونیادی در گنوه تشریف
داشتند و در آن مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله
و محمد باقر باهر و دال و محمد ماه سهار پوری و محمد باقر بؤده کبیره دال و سید فتح محمد
و شیخ محمد پیر قنایسری و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند صاحبزاده بر جاده محمدی
سراج ظلمات جهالات در عین مجلس عرس حضرت قطبی آمده سوال کرد که
قطب الاقطاب قطب لعالم جدی و مولانی در شرح قصیده امالی که تالیف شما
است این قول فضل اصحاب بر او لیا میفرمایند و معنی این قول با در اک عقول
مایان نمی آید حضرت ارشاد فرمایند تا از معنی قول انصاف محلیان استفاد و بهره یابند
از زبان گهربار فرمود که کلام است صاحبزاده آن قول بیان کرد و فضل الصلابة

باز
و فیلسطی از او در نماز
چهار روز از طریق

علینا قطعی لا نعیم یرون البی صلی الله علیه و سلم فی صلات الحیروت و سخن
مراة فی صلاة الکابلیس فی الغور از زبان گهربار فرمود وجود هایلون سر را نیاید
صلی الله علیه و سلم جبر و تمیست و کنوز کمراتب وجود مطلق و نبوت فردیت بر ذات
محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در مقام جمیع الهی است که هیچ یک مراتب اسوائے مرتبه
ذات حدیث گنجایشش نه و جمیع اضافات وجود موجودات از لا نبوت و حیروت
و ملکوت الله سبحانه و تعالی در ذات حبیب نبی خود صلی الله علیه و سلم نهاده و هر
لطافت و در تظافت و رین تقین محمدی مندرج ساخته لازمی بود بمجسم و یا روحی بود
مصور و کذا قال رسول الله صلی الله علیه و سلم انا من نور الله و المومنون من
نورهی اشارات با بشارات این معنی است و جائے دیگر فرموده انی و ان کنینان
ادم صورت اول فیهم معنی و مشاهد یا تقوی پس بدستی و رستی را در آن هم
علیه السلام معنیست که گواه است بد پرستی یعنی آن حقایق آدم که پیدا شده از
حقیقت محمدیست که نور البین اول و قابلیت اولی می نامند و بر واحد از افراد آن
چه انبیار و چه اولیاء و چه خواص چه عوام منظر هم کلی است و جمیع کلیات داخل تحت
این اسم عظیم است که جامع الهی است پس بتدار کرد الله سبحانه و تعالی حبیب خود را
بامر وجود بایجاد و جدا اولاد ختم ساخت الله سبحانه و تعالی بامر الرسالت اخرا پس
اصحاب کرام حسن محبوبتی بصورت و معنی و سستی خود را سبیل هستی محبوب ساخته
که حقیقت آنحضرت که لطف الحقایق موجودات و اقرب الاقرب بحضرت الذات بقوی
است هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن بر این معنی مثبت است
که بر عین مشاهده و حتمی یا بند و نصیب اولیاء عظام بعد فنا ظاهر و در

و تقوی کمال ریاضات و مجاہدات و کنس وجود آنکه درات تمام و رایتی ابلیس
یعنی بمرآة عالم تبلیس یعنی در حضرت عالم مثال متجسد میشود مرآت لے را ارواح
منور رسول علیه الصلوة و السلام در حضرت مثال بصورت جسد مثالی و مشابہ آن
صورت که بودند صلی الله علیه و سلم در حال طغولیت و جوانی و ممکن نیست مر تبلیس
یعنی تبلیس امتصور میشود بصورت جسد مثالی صلی الله علیه و سلم عصمت من الله
در حق رائے زیر که حضرت رسالت پناهی صلی الله علیه و سلم مظهر اسم ہادیت
و مبعوث برائے ہدایت و شیا طین بعین مظهر اسم مفضل و مخلوق بہت برائے
ضلالت اگر تمثال میشود بصورت علیہ السلام ہر آئینہ متغزل میشود امر ہدایت چرا کہ
شدت اللہ جاری برین است تمثال نمیشود و هیچ نشی از اشیا بصورت و حسیہ
علیہ السلام از جہت تعظیماً نشاء علیہ الصلوة و السلام باز از زبان در بار فرمود و عارف
صاحب کشف اگر صورت رسول اللہ صلی الله علیه و سلم یا صورت ولی و خلیان حضرت
عالم مثال مطلق و یا مقید وید و افاضہ علوم معارف و عطایائے الہی بر صاحب
کشف گردید پس نیست صورت مشہود مگر عین صاحب کشف و ناطق نباشد مگر بآن
مگر زبان او۔ پس بدان اے عزیز تار مونی عین موسی بود و ناموس ہر پیغام برین
اوست و شکم نبود ناموس ہر پیغام بر مگر بلسان او۔ ہمدین محل این فقیر عرضداشت
کرد۔ حضرت شیخ بنی و مرشدی صاحب فصوص حضرت شیخ محی الدین عربی قدس سرہ
در فصوص الحکم میفرماید فانی صاحب کشف شاہدا صوریاً تلقی الیہ مالہ
لیکن عندہ من المعارف و تمنعہ مالہ لیکن قبل ذلک فی یدہ قتلک الصورۃ
ہو عینہ لا غیر و باز از زبان در بار فرمود آرسے پیر بزرگ عین القضاہ ہلنی

مطلع انوار عنایات سبحانی می فرماید انی مرایت رسول اللہ صلی الله علیه و سلم
سبعۃ مرۃ و کل مرۃ حسب رسول اللہ الا ان الیوم علمت انہ ما کان
ما سرائتہ الا انما یعنی پوستی و رستی کہ من دیدم در رویا رسول اللہ صلی الله
علیہ و سلم مقصد مرتبہ پنجم ششم کہ در خواب سول خدا را دیدم لیکن امر و زو استم کہ نبودہ
است چیزے کہ دیدم در خواب مگر من ہمدین محل فرمود و اولیاء عظام کہ من بیکر خجستہ
منظر سرور انبیاء را مطابق ہتعداد و در لباس کون و یاد در لباس صورت ملکی
و یاد در لباس صورت حق در حضرت عالم مثال مطلق یا مفید مشاہدہ سے نمایند و
عارفان از ان جن لذتے و حظے می یا بندہ پس فضل اصحاب بر اولیاء اولی و آخرات
چرا کہ اصحاب کرام بر صبر عین مشاہدہ می نمایند و اولیاء عظام در حضرت عالم مثال
حظے و لذتے گیرند بعد این مقدمات این فقیر برائے نماز ماہ رجب لیلۃ الرقاب
اجازت خواست فرمود و این نماز را قطب الموحیدین بندگی شیخ رکن الدین درائین
خود نوشتہ اند اندرون حجرہ ارکرتب خانہ بیار مطابق امر عالی متعالی از کرب خانہ
آورده نماز ماہ رجب لیلۃ الرقاب درین محفوظات ثبت نمودم کہ رجب شہریت
رجب قدرہ ہر سال متعبدالست تفریق این ہر چارہ نوعست کہ سال مومنان
مترم است و ہر سال عابدان ماہ رجب است و ہر سال محرابان چون قایت میزان آید
و ہر سال منجمان چون آفتاب در حمل آید قال رسول اللہ صلی الله علیه و سلم
شہر اللہ و شعبان شہری و رجب شہر امنی و رجب آمدہ است قبل
یا رسول اللہ ما معنی قولک شہر اللہ قال رسول اللہ صلی الله علیه و سلم
لائمہ فصوص بالمغفرت و فیہ تخصیص الرما و فیہ اثاب اللہ علی انبیائہ

وَفِيهِ أَتَقْرَأُونَ فِيهِ يَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يَوْمَ تَكُونُ الْمَنَازِلُ يَوْمَ تَكُونُ الْمَنَازِلُ
 بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص یکبار و درین ماه استغفار بسیار
 بخواند قریب یک ک و یا هفتاد هزار بار رساند **اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ**
اَسْتَغْفِرُ اللهَ و کلمه توحید یک ک رساند آمرزیده شود **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** و درین
 ماه استغفار الله ذو الجلال و الاکرام من جمیع الذنوب و الاثام هزار بار بگوید
 آمرزیده شود و صوفی سلطان محمد ع ضد اشت کرد و لیلۃ الرغائب و رکعت شب واقع
 میشود از زبان دربار فرمود درین اوراق نوشته است بیست و اول شب بخشنده باشد که در آن روز
 روزه دار و چون شب اوینه در آید بعد از نماز شام اذان و اذان و رکعت نماز
 بجماعت شش سلام بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه انا انزلناه سبار
 و اخلاص و دوازده بار بعد فراغ نماز هفتاد بار بخواند **اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ**
وَالْآلِ الْأَحَبِّ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ پس در سجده رود و **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ**
وَالرُّوحِ الْمَقْبُورِ بخواند پس بنشیند **رَبِّ اعْظِمْ وَاتَّخِذْهُ**
وَتَعَالَى عَمَّا أَشْتَرُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ هفتاد بار بخواند بار دوم در
 سجده رود و بخواند هفتاد بار **سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ تَائِبٌ** تا آخر پس بنشیند درود بخواند
 و این دعا بخواند **اللَّهُمَّ إِنِّي صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ الَّتِي أَمَرْتَ عَبْدَكَ وَوَعَدْتَ**
نَاكَ وَخَلَقْتَ شَفِيعًا لَكَ أَلَا مَسَّةٌ وَكَاشَفْتَ الْعَقْدَ صِلَا اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 و اند خدا تعالی حاجت بخواند و بر مصلای بگذارد چون روزه افطار کند و در رکعت
 بگذارد و بخواند در هر رکعت فاتحه و آیه الکرسی و مودتین یکبار بسیار و بسیار
 ثواب است هذا کلام اذا ورا و تطب الموصین بنگی شیخ رکن الدین است

باب پانزدهم در بیان فضیلت ماه رمضان المبارک
 نقل است از فاضل حضرت شیخ و مولائی و خیرتی عند الله برائے مجالس عرس در
 قصبه کرناال شیخ رکن الدین بنگی بود از مشائخ این دین و یا از شریف و اشت و دران
 مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و محمد باقر و اول
 و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و میر سید فتح محمد و صوفی محمد ساقی کرناالی و سید
 غلام محی الدین همیشہ زاده حقیقی حضرت و شیخ بیکو و شیخ اسمعیل و میر سید کلان و
 سید هدایت الله و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند چون بوقت شب حضرت قطبی
 دران مجالس شریف حاضر شدند مطربے دست به تانپور ترک میزد و چون حضرت
 شیخ را باستماع صدای نغمات حالتی وجد پیدا شد چون **أَقْبَابُ اللَّهِ كَوْنُ السَّمَاءِ**
وَالْأَرْضِ در آئینه روح حضرت قطبی طلعت نمود همه قیود و پائے کوفی مضاعف و متلاشی
 گردید و قتی که ذات محب عین ذات محبوب گردید همه بکیرنگی عیان شد چندان شکرش
 در بطون محبت عشق انداخت و جو کوفی مداد حرکت آورد و محبت و وف بصفت
 ذاتی محبوب گردید و بیقراری عشق شورا انگیزه شورش و شورے فکند در عالم
 چندان بیقراری و اضطرابی پیدا شد گاهی بر زمین می غلطید و گاهی بالا میخو
 و دران مجالس شریف جماعت صوفیان و اهل انوار و اکابر شهر حاضر بودند
 چنانکه از اعیان محرم ساجد و شیخ بو و هن و فضل بیگ مغل سید محمد سید ولی مال
 عنقریب و دو صد کس از فقراء و مخلصان انبار و نیا بودند درین ضمن فضل بیگ
 با فقره شورت کرد که چهار پائی از خانه حاضر آمد حضرت شیخ را بخانه ماک متصل ازین
 مسجد است می بر می افروخته چهار پائی حاضر آورد و چند کس مردمان بر چار پائی

در بیان فضیلت ماه رمضان
 در بیان فضیلت ماه رمضان
 در بیان فضیلت ماه رمضان

غلطانیدند چون خواستند که بخانه مرزا افضل بیگ برند هر چند مردمان بقوت پاک
 پیشتر که کند چهارپائی از جای خمبید آخر الامر بهزاران هزار شداید قویه منقاد و یا
 چنانچه مردمان بدو استند و دو سه قدمی بردند چون هلاک گشته و زخمی بردست
 و پائے آنها رسیده لاچار و عاجز شده آن چهارپائی را بر زمین نهادند آخر الامر
 بعد یکپاسی حضرت قطبی و در آن مسجدی که منازل نزول فرموده بود آنجا آوردند
 چون وقت طلوع صبح صادق رسید حضرت قطبی در عالم صحو آمدند با و از بلند
 فرمود که کسی حاضر است سید هدایت اللہ بیدار بود جواب داد که غلام هدایت اللہ حاضر
 است فرمود که یومئذ لنجیر در کلام سوره سید مذکور در صحن مسجد آمده بشیخ پیر
 نقانیری پرسیده جواب داد که حضرت پیر و تکیه در سوره عاویات واقع است
 چون مؤذن مسجد منادی بصلوة و فلاح مومنان مشغول شد حضرت قطبی تمام و کمال
 وضو ساخته سنن و فرائض ادا عیدائے ادا نمودند و بعد فراغ ادا عیدائے و تسبیحات
 و نماز اشراق نموده رُخ بجانب صوفیان نمودند سید هدایت اللہ با اشارات بابشارت
 صوفی سلطان محمد برائے مقدمات شب که بر ذات حضرت شیخ غنی تالی شده بود سوال
 فرمود اے عزیز اظهار سب را حضرت یار بر عوام ایندهام شریعت است اما یک نقل
 یاد دارم بگویش جان بشنور و زری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از سکرستی شهود
 حضرت الذات از خانه حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا قدم میمنت لزوم مسجد
 آوردند و در هر دو کتف میمون حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ گرفته و جلوس
 فرموده و سر مبارک خود را سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم با وجود کمال صحت حال و ضبط
 احوال در شوق و اذواق میممانه وقت که ایضاً فیہ ملائک مقربین کلا

یعنی متصل بر زانوئے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نهاد و ستر است فرمودند
 چون سرور انبیاء از اشواش سکرستی شهود حضرت الذات و از غلبه عشق درین عالم
 مکونات چندان بقیار بودند حتی که عشق بر حیدر کار ظاهر و هویدا شد با وجود این غلبت
 و قوت بر زانوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ چندان گران بار شد گویا که هزاران هزار کوه با
 بر زانوئے نهاد و گوشت زانوئے قطره قطره گرید و از گرانی بار امانت حضرت
 العشق حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بقیار شدند تا بجلالت که ابتدا بر سر
 نهادن سر مبارک آن سرور انبیاء علیه الصلوٰة و السلام بر زانوی حضرت علی بن ابی طالب
 بود رفت آن حالت کالبرق یعنی چون آنحالے که کالبرق بود گذشت بعد از آن
 سرور انبیاء علیه الصلوٰة و السلام بعالم صحو آمدند چون بعد ازین مقدمات این
 فقیر عرضداشت کرد حضرت پیر و تکیه اگر ماه رمضان ببیند چه دعا بخواند فرمود
 که این دعا را از او را و قطب الموحین بندگی شیخ رکن الدین یاد دارم اللهم هذا
 علی محمد و علی آل محمد اللهم هذا شهر رمضان فادخله علينا بالامن
 و الکیمان و صحة من الشقة و فراغ من الشغل و اعنا علی القيام و القیام و
 تلاوت القرآن حتی ینقضي عنا و قد غفرت لنا و افرغیت لنا اللهم هذا
 شهر رمضان قد حضر تسامه لنا و سلمنا له و تسلمه فی بصر منک و
 عافية اللهم عارزنا صیامه و قیامه یقول منا بایمان و احتساب
 اللهم اذهب عنا کل و الفتره و السامة و ارضنا فیہ الخیر و الاجر
 و القوة و النشاعة کما تحب و ترضی و صلی اللہ علی خیر خلقه محمد و آلہ
 اجمعین و در شب اول ذی کعبه بگذارد و بخواند و هر رکعت بعد فاتحه و فاتحه

س بار بخواند تا سال و بگردد در حفظ خدا تعالی باشد و درین ماه بیشتر تلاوت قرآن
باشد تا هر روز یک ختم و یا دو ختم شریف روز شود و چشم و گوش از یاد غیر و غیر
مشروع و کلام مالا یعنی نگاه دارد و در اول ماه و میانه و آخر دعا که است بخواند نقل
بسیار است و در وقت روزه کشدن بگوید اللهم صل علی محمد و علی الی
محمد اللهم لك قممت و بك امنت و عليك توكلت و علی رزقت
افطرت و بصوم رمضان غذا فويت انشاء الله تعالی و این دعا را طهار
پخته بخواند و افطار کند حق تعالی غنیمت و عاقبت روزی گرداند سُبْحَانَكَ
اللَّهُمَّ بِحَمْدِكَ تَقْبِلُهُ مَنِي أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي
اعانني فصمت و رزقني فافطرت يا واسع المغفرة اغفر لي صل الله على
خير خلقه محمد و آله و اجمعين - دعا رکعت بیست و الله
الرحمن الرحيم اللهم انك تعلم سرى و علانىتى و لا يخفى عليك شئ من
امرى و انا البائس الفقير المستغيث المستجير الي رحل المشفق المقر المعترف
بذنوبى اسالك مسالك المسكين و ابعوثك دعاء الخاضع الذليل دعاء
من خضعت رقبته و خاضعت لك عيناه و جسده و رغبته لك الفقه
اللهم لا تجعلنى بدعا لك شقيا و كن لى سرا و قاس حينا يا خير المسئولين
و يا خير المعطين اللهم انى ظلمت نفسى ظلما كثيرا و انا لا تغفر لذنوب
الا انت فاعف عني مغفرة و ارحم مني انتك انت الغفور الرحيم اللهم انى
ضعفت فقرتى بعناتك و عبديت بيا بلك و جوارحتك و كاف عقوبتك
يا احسن و انتك المسنى و قدما صرت الحسن من ان يجاوز من المسنى فجاوز

عن قديم ما عندى بحميد ما عندك يا كريم يا رحمن الرحيم و صلى الله
على خير خلقه محمد و آله اجمعين ايضا نماز تراویح هر شب بعد از نماز فریضه
دست عشر نیت رکعت بده سلام بگذار و اگر میسر شود ختم کلام الله مجید کند
که تراویح با ختم نموده است - بعد و دوگاه اول تسبیح یا کریم المصروف یا قدیر
الاکسنان احسن الینا یا صانک القدیر بعد و دوگاه دوم تسبیح گوید بعد چهارگانی
اول این تسبیح بخواند اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له و اشهد
ان محمدا عبده و رسوله سه بار بعد تسبیح دست بردارد و این دعا بخواند اللهم
انا نسالک الجنة و نعوذ بک من النار یا خالق الجنة و النار برحمتک یا
ارحم الراحمین یا عزیز یا غفار یا کریم یا ستر یا رحیم یا یاسر
اللهم اجرنا من النار یا مجیر یا مجیر یا مجیر بعد چهارگانی سیم سجده
الله و الحمد لله و لا اله الا الله و الله اکبر و لا حول و لا قوة الا بالله
العلی العظیم سه بار - بعد چهارگانی چهارم سبحان الله و بحمده سبحان الله
العلی العظیم و بحمده استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه سه بار بعد
چهارگانی پنجم سبحان ذالملك و الملکوت سبحان ذی العز و العظمة و الهیة
و القدرة و الکبریا و الجلال و الجمال و الجبروت سبحان الملك المعبرود
سبحان الملك المقصود سبحان الملك الموجود سبحان الملك الحی لذل لا
ینام و لا یموت و لا یموت ابدا و لا یولد ابدا و لا یزول و لا یتبدل و لا یتحول
و هو علی کل شئ قدير پس در سجده رود و حاجت نماید پس بشیر و دست
بردارد و این دعا بخواند اللهم صل علی محمد و علی آله و صل علی

اللَّهُمَّ مَدِّدِي فِي عَمْرِي وَوَسِّعِي عَلَى سِرِّي وَصَحِّحِي فِي جِسْمِي وَبَلِّغْنِي أَمَلِي فَإِنَّكَ تَعْلَمُ
مَاتَنَا وَتَبَّتْ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا شَهْرُ مَضَانَ قَدْ حَضَرَ
أَنْتَ فَرَضْتَ عَلَيْنَا صِيَامَهُ فَلَمَّا وَاسَلَمْنَا لَهُ مِنْ غَيْرِ ضَرٍّ وَمَضَرٍّ وَلَا
فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
وَالِهِ أَجْمَعِينَ إِنْ لَمْ يَكُنْ مَعَ نَحْوَانِ بِتَبَرُّتِ تَابِجَا عَمَّتْ حَاضِرَانِ وَوَسْتَانِ
فَرَزْدَانِ وَرَوْعَانِ أَيْنَ اللَّهُمَّ مَدِّدَانِي أَعْمَلْنَا وَوَسَّعِيْنَا أَمْرًا قَانَا
صَحَّحْنَا أَجْسَانَنَا وَبَلَّغْنَا أَمَلَنَا إِلَى آخِرِهِ وَتَرَبَّجَا عَمَّتْ بَكْرَانِ وَوَبَعْدَ سَلَامٍ
إِنْ دُعَا بَرَشْتِ نَحْوَانَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
مِنْ أَعْظَمِ عِبَادَتِكَ نَيْبِيَا فِي كُلِّ خَيْرٍ تَقْتَضِيهِ بَيْنَ عِبَادِكَ فِي شَهْرِ مَضَانَ
مِنْ نَوْرِ يَهْدِي بِهِ أَوْ رَحْمَتِهِ تَنْشُرُهَا أَوْ رِزْقٍ تَبْسِطُ أَوْ بِلَا تَرْفَعُهُ أَوْ
شَرِّ تَدْفَعُهُ أَوْ فَضْلٍ تَقْسِمُهُ لِقَيْنَا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ بِلَا إِلَهٍ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ
لِقَيْنَا رَوْحَانَا وَتَقْبِلْ صِيَامَ شَهْرِ مَضَانَ مِنَّا وَعَلَى قِيَامِهِ قَانَا
وَعَلَى قِيَامِ نَيْبِلَةِ الْقَدْرِ فَوْقَنَا وَبِعِبَادَتِكَ فَصَبْرَنَا وَبِالْقَلْبَيْنِ فَاشْفَا
وَيَا أَلَا يَمَانُ فَاهْدِنَا وَبِأَلَا سَلَامُ فَاشْرَحْ صُدُورَنَا وَمِنْ الْأَحْيَاءِ الْمَرْفُوقِينَ
فَايْعَلْنَا وَاجْعَلْ دَارَ النَّاسِ أَمْرًا نَاوِاجْعَلْ فِيهَا خَلَدَنَا وَمَقَامَنَا وَمِنْ النُّظَرِ
إِلَى وَجْهِكَ الْكَرِيمِ فَلَا تَحْرِمْنَا وَاجْعَلْ الْمُؤْمِنِينَ أَصْحَابَنَا وَاجْعَلْ الْجَنَّةَ مَأْوَانَنَا
وَمَعَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَآلِهِ فَاجْمَعْنَا وَكَمَا أَتَيْتَ إِبْرَاهِيمَ شَدَا
فَارْشِدْنَا وَكَمَا أَعْطَيْتَ مُوسَى سِوَالَهُ فَاعْظِمْنَا سِوَالَنَا وَكَمَا غَفَرْتَ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَنْبَهُ فَاعْظِمْنَا ذُنُوبَنَا بِلَا إِلَهٍ إِلَّا أَنْتَ يَا مُجِيبَ الدُّعَا

وَيَا مُقْبِلَ الْعَشَرَاتِ وَيَا مُنْزِلَ الْبَرَكَاتِ وَيَا مُنْجِيًا مِنَ الْغَمَلَاتِ وَيَا أَرْحَمَ
تَقْضِي الْأَصْوَاتِ وَيَا غَافِرَ الذُّنُوبِ وَالسَّيِّئَاتِ احْبِبْ دُعَاؤَنَا وَاقِلْ وَاعْفُ عَنَّا
ذُنُوبَنَا وَكُفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتَنَا وَتَوْفِقْنَا مَعَ الْإِبْرَارِ وَقَاعِظِ أَدَابِ النَّاسِ اللَّهُمَّ خَلَقْنَا
عَجَانًا وَرَزَقْنَا عَجَانًا نَجِّنَا مِنَ النَّاسِ عَجَانًا وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ عَجَانًا بِرَحْمَتِكَ يَا
أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ وَإِنْ دُعَا بَرَشْتِ
نَحْوَانَا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَيَا بَارِكُ وَسَلِّمْ اللَّهُمَّ إِنَّ
لَهُنَا شَهْرَ مَبَارَكٍ عَظُمْتَ فِيهِ قَدَرُ الْمُؤْمِنِينَ فَعَظِّمْ بِقَدْرِ هَمِّ قَدْرِي
وَشَرِّ حَتِّ صَدْرِي الْعَارِفِينَ فَاشْرَحْ بِيْزِ كِتْمَانِ صَدْرِي وَصَلِّحْ أُمُورِي
الْمُؤْمِنِينَ فَاصْلِحْ لِيْ مَهْمُورِي وَضَاعِفْتَ أَجْرَ الصَّائِمِينَ فَضَاعِفْ
بِحَقِّهِمْ أَجْرِي وَخَفَّفْتَ أَوْزَالَ التَّائِبِينَ فَخَفِّفْ بِشَفَاعَتِهِمْ وَتَرَدَّى وَرَفَعْتَ
ذِكْرَ الْعَارِفِينَ فَارْفَعْ بِفَضْلِهِمْ ذِكْرِي وَرَدَّتْ نِعْمَةُ الشَّاكِرِينَ فَأَوْزِعْنِي شُكْرَ
نِعْمَتِكَ عِنْدِي وَوَفِّيتْ ثَوَابَ الصَّابِرِينَ فَزِدْنِي عَلَى فَضْلِكَ وَأَمْرًا صَبْرِي
وَيَا بَارِكُ فِي ذَخْرِ الْمُنْفِقِينَ فَبَارِكْ عِنْدَكَ فِي ذَخْرِي وَكَثِّرْ خَيْرَ الْمُنْفِقِينَ
فَاكْثِرْ بِرَحْمَتِكَ خَيْرِي وَتَوَلَّيْتُ نَصْرَ الْمُتَوَكِّلِينَ فَتَوَلَّ بِمَنْزِلَتِهِمْ نَصْرِي
وَشَدَّدْتَ أَمْرَ الْمُؤْمِنِينَ فَاشْدُدْ أَمْرِي وَاجْعَلْ لِيْ عَمَلِي وَبِرِّي عَمَلِي
الْمُؤْمِنِينَ فَيَسِّرْ لِيْ مَهْمُورِي وَاحْفَظْ لِسَانِي مِنَ اللَّغْوِ وَجَنَانِي مِنَ
السُّهُوِّ وَارْكَانِي مِنَ الْهَوِّ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَغْفِرِينَ بِالسَّحَابِ وَمِنَ الْمُسَجِّدِينَ
لَكَ أَمَّا اللَّيْلُ وَالْأَطْلَافُ لِلنَّصَارِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
وَعَلَى آلِهِ وَعَتَرَتِهِ الْإِبْرَارِ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

بایست از نهم در فضیلت ماه نو دیدن

تقل است روزی حضرت قطبی و مولائی برائے مجالس عرس قطب الاقطاب
بندگی شیخ عبدالقدوس سمیع الحقی الحقیقی و رنگره تشریف داشت دوران
مجالس شریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و فقیر
ماهر و آل و لطف علی و حافظ علی اکبر و میر فیض الله و محمد ماه سهار پوری شیخ محمد
و محمد عابد تھانی سیدی شیخ اسماعیل و سید فتح محمد و سید غلام محی الدین حبیبی و زاهد
حقیقی حضرت و شیخ بھیکو و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند حضرت قطبی بعد
فرغ نماز فجر و اذعیہ ہائے در عین صلوٰۃ اشراق کنار باطن مستولی شد چون
بعالم صحو آمد معنی قنار باطن بر لفظ مبارکہ اند یعنی محو آثار وجود و نزدیک لمعاذ
لمعان نور شہود ذات حالانکہ این اصل نمیشود مگر در تجلی ذات کہ این اکل اقسام یقین
در دنیا نزدیک عارفان و جانبازان است - ہمدین محل فرمود کہ شنیدہ ام از
مرشدی نامی عارف سانی بندگی شاہ ابرہیم رامپوری میفرمودے آن تجلی کہ
حکم ذات دارد نخواہد شد مگر در آخرت و آن مقامی است کہ سرور انبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم دنی فتدلی فكان قاب قوسین او ادنی از مودب یا داب حضرت
اکبری بقیوضات از تنہای رسیدند و فی قولہ تعالی ما تراء فی البصر و ما طغی
شیخان اللہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تحلف نکرده اند از بصیرت و قصور
فرمودہ از ماطفی حق کہ مستقیم و مستقل بود بصیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مع البصیرۃ و الظاہر مع الباطن و القلب مع القالب و النظر مع القدم
پس دقیقہ اعتدال شد احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گشت قلب مبارکہ آنحضرت مثل

قالب قالب مثل قلب ظاہر آنحضرت مثل باطن و باطن مثل ظاہر و بصیرت مثل بصیرت
و بصیرت مثل بصیرت پس جائے کہ لامکان بود اتقی شد نظر و علم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پس مقارن شدند قدم و حال سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم مران لامکان اچرا
کہ مقاصد اصلی ہون ذات بحت بود از برائے ہین تخلف نکرد قدم براق از موضع
نظر کما جاء فی حدیث المعراج فكان البراق بقالبہ مشاکلا لمعنا و متنصفا
لیصفاتہ بقوت حالہ و معنا سبحان اللہ حظ نمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
در شب معراج و منع کردہ شد حضرت موسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام بلج اتقی
از برائے تجاوز نظر از حد موضع خود و تخلف قدم از حد موضع نظر نہا ہوا لاخلال
من قولہ تعالی ما تراء البصر و ما طغی و خارج شدند حضرت موسیٰ از جمال
حیا من اللہ و تواضع الی اللہ - ہمدین محل صوفی سلطان محمد عرض داشت کردہ
کہ حضرت پیر و تکیہ دیدہ ام در احادیث معراج کہ اغلب معشیان بر توضیح حدیث
حاشیہ می نویسند کہ روایت کردہ شد از حضرت ابی بکر صدیق و عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما بدستی و راستی سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم دید و مشاہدہ کرد و شب
معراج ذات اللہ بر بصر العین بلا کیف چنانچہ موعود ہست و حق مومنان در جنت
خواہند دید با بصیر عیون ہم چون سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم در شب معراج مشاہدہ کرد
ذات اللہ را بدستی و راستی کہ خارج شدند از عالم ملک ملکوت پس گشتند آنحضرت
در حکم آخرت چون حضرت قطبی ہای ہای بگریست بیہوش افتاد و بعد ساعتی چند
بعالم صحو آمدند و محمد ماہ سهار پوری عرض داشت کردہ حضرت پیر و تکیہ معنی این اشعار
عربی بضموم کسی نمی آید ارشاد فرمایند تا آنحضرت مجلیان پیر و تہقادہ یا بند از زبان

كبريا فرمود كه كدام هست محمد ماه آن شعر را از اول تا آخر بخواند حضرت قطبي معنى آن
 شعر بر لفظ مبارك فى القور راند و اين فقير را بعتايات الطاف فرمود كه معانى اين
 شعر را بغير قلم آرد اين مصرع بر لفظ مبارك اندك سخن اينك قلم بند كن
 مطابق امر على تعالى حضرت قطبي اين فقير معانى آن شعرا بر زبان عربى بخط عربى
 قلم بند نموده بنظر فيض اثر گذاريد از زبان درر بار فرمود كه ترجمه اين بيت عربى
 در زبان فارسى بنويس كه تا عامه طالبان فائده گيرند جامعيت اهل فى نذر و مثله
 و صليت خمسا بالامام مسيدا + و كنت صحيح البدن الما جافر لم يقتل في ذلك اليوم شهيدا
 صل بازلى ماقه فعلت تحدا - و كنت على دين نبى حمدا + سمعنا من شيعتنا و محمدنا
 محمدنا الشريفت نياولى رحمة الله قال لما دخل محب الصادق فى محبت
 المحبوب يدخل صفات المحبوب على سبيل البديلية من صفات المحب كما
 قال الله تعالى فاذا احببتى كنت له سمعا وبصرا و بى يسمع و بى يبصر و بى
 يبطن و ان الحق سبحانه و تعالى يعطى على قلوب المحب الصادق + بحسب تقدر
 و هذا الحكم ثابت بعين الثابت بحكم الغيب الا قدس يعطى الاستعداد متعين
 متجليا على صورته المرأة هذا اعظم فرد من افراد الخلق عند العارفين فلما
 كان العارف يتصور الجمال فيكون لذيقا مشوقا بعضوصفه الجمال الحسن
 فى الوصول المحبوب بفناء تام متلذذ اياه بجماع و روحى مع الصور الغيبية
 الحسنة الجمال و فى ذلك الوقت يكون العارف الكامل منزها عن الشهوات
 البشرية المنزلة المنطقية و عن الشهوات النفسية ذلك لا يحصل الا فى
 المشاهدة على سبيل الاستغراق لا على وجه الحال والاتحاد وكذا قال قائل قطب الانظار

رئيس الاولياء غوث الاعظم محيى الملة والدين فى الاوراد سائر الاسماء الا
 لهية حتى يستعد قلبى بمشاهدة تلك على وجه الاستغراق فاذا رجعتنا
 من ذلك فجا معننا مع الصور الحسنة مشافها معها متلذذ اجماع و روحى
 منزهته عن الشهوات البشرية المنزلة المنطقية فلما علم هذه الحالة على
 العارفين لا يجب عليه الغسل فحكم الشرع جاء على من كان فى النشأة العنصرية
 و هذا اعظم وصلة بين الرجل والمرأة بالنكاح اى بالجماع عن الشهوات
 البشرية منزلة المنطقية بعموم الشهوات الا لذاتية من جميع اجزاء
 البدن ولهذا ان الرجل يحب النساء والنساء يحب الرجل وان كان فى نظير
 العارف الكامل فى الحقيقة عين الرحمان فالعارف فى حالة الالهة اذ يمتاز
 بالحق سبحانه و تعالى فى عالم الملك والشهادت فى تلك الصورة تكون الصوفى
 مشغول بالحق ولا با لغير كما قال فى المثنوى المولوى المعنوى سمر و زن
 يكجا شوند آنم توئى + چونكه هر دو محو شد آنهم توئى + و كما ان بين ذات الحق وذات
 الانسان الكامل و علم الحق و علم الانسان الكامل مضاهاة من حيث المظهرية
 فكما بين الرجل والمرأة مضاهاة من حيث الكلية والجزئية كما قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم حبيب من دنياكم ثلثة النساء والطيب و قرأ جينى فى الصلوة
 فحينئذ كان تلك الصورة متعينة او متانرا فى عالم الاكوان والامكان متسمة
 بتسميته المحذات فيكون عالم الاكوان والشهادة بهذه الصفات الديناوية الذى
 محل التماس والنجاسة وفى تلك الحالة وجب عليه الغسل فى شرع المحمدي
 صلى الله عليه وسلم والله اعلم بالصواب مطابق امر على حضرت قطبي ترجمه

نموده شد و قتیکه محب صادق با بخلائے مرآت قلب خیل شده در محبت حقیقی نازل
می شوند در آن صفات محبوب بر سبیل هدایت از صفات محب بدان اے عزیز سالک
باطن خود را بجایادت و ریاضیات شاقه تصفیه کنند و سستی خود را در راه محبت محبوب
بذل کنند حصول این دولت ابدی و نعمت سرمدی بروی ممکن نبود و کما قال الله تعالی
فاذا احببت کنت له سمعاً وبصراً و بی یسمع و بی یبصر و بی یفهم و بی یفهم و بی یفهم و بی یفهم
الله سبحانه و تعالی تجلی نمی کند بر قلوب محب صادق مگر مطابق استعداد و حال آنکه
نزول تجلیات لایمالات ثابت است در ازل بصور اعیان ثابت که آنرا معلوم
الله و عالم صفات و عالم جبروت عبد البعض و روح اضافی می نامند بحکم فیض
اقدس که داده میشود و مستعد و معین او را نزل که بود و در آن حالتی که متجلی است
صوفی بوقت کنس وجود تصفیه قلب نزدیک و در وادرات تجلی نسائی که این عظم
افراد تجلیست نزدیک رفان و قتیکه گشت عارفان متصور بنور جمال تجلی نسائی
و اختفا گردید تعیین وجود کونی محب و صفات محبوب حقیقی پس گشت محب شوق
و لذت بتازگی جمال حسنه در وصال معشوق بقدر تمام و مستلذذ شد محب با بصورت
عینه حسنه بجماعت و حسی و متصف شدن نور جمال نسائی بطافت اعیان ثابت
همچنین آورده اند حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی محی الملک و الدین
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی قدس الله ستره و سیر الاسما که او را از آن حضرت
است بطابق الهامات الهی هر کسی که از اسما جبریل اسم بود الهام می شد موافق آن
الهام الهی عبارت نوشته و وظیفه خود و مریدان ساخته و نام آن در و در اسما
نهاده پس درین وقت عارف کامل منزله پاک است از شهوات بشریه و نقصانی که

مزیل است منطفه را حال آنکه حصول این دولت ابدی و نعمت سرمدی نمیشود مگر در
مشاهده مراد با تکیه بر اهل حق است یعنی بر تریه حق الیقین است و در بطریق
حلول و اتحاد و این مذاهب اهل زندگی و الحاد است پس و قتیکه بر تریه صحت رسید
این حالات و اوقات بر عارفین کاملین واجب نمیشود بر آن عارف غفلت حکم شرع شریف
چرا که مزیل منطفه شهواتیه انیت پس حکم شرع شریف جاری ساری بر آن کسی
است که باشد آن کس در نشاء عنصریه حال آنکه این نشاء عنصریه عظم اتصال است
در میان مرد و زن یا نکاح یعنی بجماعت حلال و نه حرام از شهوات بشریه
که مزیل گردد و منطفه از موبول شهوات التذافیه حتی که از جمیع اجزاء بدن
انسان و از برای این لذت دوست میدارد مرد و عورت را و عورت دوست
نمیدارد مرد را پس بخاد فی ما بین بجوم شهوات التذافیه است اگر چه در نظر عارف
کامل فی الحقیقت عین حمان است پس عارف در حالت التذافیه مستلذذ است حق
و نه خیر چرا که عارف کامل به تنزیل از جمیع تعینات و تمامی عالم را محبوب پندارد
و خالق را در خلق مشاهده می نماید چنانچه در مثنوی مولوی معنوی مقرر نمایند
مرد و زن یکجا شوند آنهم توفی چونکه هر دو محو شدند آنهم توفی
و نیز دیگر تایید است چنانکه در میان ذات حق و ذات انسان کامل علم حق و علم
انسان کامل متقابل است من حیث المظهریه پس همچنین در میان مرد و زن متقابل
است من حیث الکلی و الجزئی کما قال رسول الله صلی الله علیه و آله من حببت
دنیا کم تلهة النساء و الطیب و قرة عینی فی الصلوة درین هنگام آن
صورت نسائی متعین و ممتاز است در عالم کون و شهادت پس از برای این رسول الله

برین گفته اند که معرفت سیات چنانچه که عمل برخصت در بعضی اعمال باین حسنات ابرار
 مراد داشته اند حضرت معنی این قول ارشاد فرمایند تا بهشتیانه خطره خطیر اند و لم ترفع
 شود از زبان و در بار فرمود چون هر سال که که بمیادین و روع و تقوی بکنس وجودش تنافست
 بر قدر صفائی حال خود ذوقی یافت که طایم حال ایشان باشد و شناخت آن ذوق
 ذوقی که محو احوال ایشانست پس بعد از تصفیه قلب بمجاهدات و ریاضات شاقه
 اشتغال داشت خالص کرده شد ارواح ایشان ابسوی مقام قرب ازلی ریخت
 الله سبحانه و تعالی بمواهب انوار خود نوس بر قلوب ایشان حتی که ترقی گردانند از
 مقام بمقام پس انتها نمودند بدرجه اعلی عبارتست از درجه مقربان پس این نسبت
 حسنات ابرار سیات مقربین که بدرجه قرب میرسند و می شناسند بعد از این فقیر
 عرضداشت کرد حضرت قطبی صاحب عارف در عوارف المعارف میفرماید که المراد من
 من یطلع علی محال ملاد من الخطایات از خطایات تصوفین چه مراد داشته اند
 از زبان گه بار فرمود و قتی که مقرب شد سالک بقرب استعداد خود بسوی بساط قرب الاهی
 با بخلانی مرآة قلب حتی که رسید صوفی بدرجه علی و شتیه بملاحظات روحی قیادارت
 ان یحول حول مرکز الاحدیت که آنجا ذات صرف است و اخذ کرد قلوب صوفی مراد و اق
 اسرار و انمایات از خطایات الاهی پستتر قریب شدند بسوی مقام قرب ازلی پس برین
 اوقات از نظر سالک حجاب از صورت و معنی برداشته شود از غلبه ذات صرف همه
 قیودات تعینات چه عینی و چه عیانی مضمحل و متلاشی گردند و هستی آن محب مبدل
 بهستی محبوب حقیقی گرد و پس برین اوقات بی سماع و بی میصروعرفت بی برنی
 در اینجا مثبت آید و بنظر دوام شواهدات طلعات انوار ذات مطلق که لا هویت شرف

و معتر گرد و ویهدی الله لنور من یشاء اعلام بر خاص عام است هم برین محل حضرت
 قطبی فرمودند حالانکه ممکن نیست عرفان ظهور نور وجود حق سبحانه و تعالی در عالم
 اکوان بدون هدایت الله از برای همین قول الله تعالی یهدی الله لنور من یشاء
 من یشاء و یضرب الله الامثال للناس پس معلوم شد که الله سبحانه و تعالی
 بر کسی که می خواهد از خاص عام هدایت میکند معرفان نور خود ذوقاً و وجداناً الهی
 و انسب آنست که آن صوفی واقف شود علی کل شتی من الجزیات العالوم البقیة
 این است مراد صوفی در محل مراد و هو نور علی نور اعلام بر اعلام بر عام و خاص است
 و بعد از این بر مقامات حضرت قطبی احاطه پیدا شده عنقریب یکپاس به عالم صحو آمدند
 فرمود که امر در شب ماه محرم است شش کعبت نوافل دانایید که معول حضرات
 خواجگان است - چهارمین محل فرمود که در او قطب الاقطاب خواجه معین الحق
 و الشیخ و الدین حسن نجری رضی الله ویده او هر که در اول شب ماه محرم شش کعبت
 نماز بگذارد و بخواند در هر رکعت بعد فاتحه اخلاص ده بار الله سبحانه و تعالی او را بخیرت
 و هزار کوشک بدهد و در هر کوشک هزار دریا قوت باشد و در هر دره یک تخت
 از نبرج باشد و بر آن خورشید و گدازنده از ان این شش کعبت عطا نمایند و
 هزار طایفه بدهد و در هر کعبت شش هزار یکی در نامه اعمال و بنویسد
 و ابتداء و انتها و هر رکعت صد بار بگوید مَسْحَانِ الْمَلِکِ اللَّهُ مِنْ اِیْتَابِ اِیْتَابِ
 دیگر در رکعت بگذارد و در هر رکعت اول ابداً فاتحه سورۃ انعام و در دوم سورۃ
 یسین بخواند و در هر شب از ماه محرم صد بار بگوید لا اله الا الله و احد لا شریک
 له فاقبیر الله لا مانه لما اعطیت ولا معطی لما منعت لا ینفعه و الحمد من

الحق بعد از آن این دعا بخواند و بر هر دوست بد و بد دوست خود بخالد - الله سبحانه و تعالی در امن خویش نگاه دارد - والله اعلم

باب هشتم در بیان فضیلت کار و اعیان اهل سال

نقل است روزی بحاجات شریف و محل منیف حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله سخن در معنی رضا افتاد و دوران مجالس شریف از مریدان چنانکه صوفی سلطان محمد و صوفی سیف الله و سید فتح محمد و محمد باقر ماثر و وال و میر فیض الله و حافظ علی اکبر و محمد باقر بوده کثیره وال و محمد ماه سهار پوری و صوفی لطف علی و محمد ساقی و سید غلام محی الدین بهشیر زاده حقیقی حضرت و شیخ عبداللطیف برادر خود حقیقی حضرت و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند از زبان دربار فرموده قال رسول الله صلی الله علیه و سلم ذاق طعام الايمان من رضى بالله رباً و بهر ملائکة که بر مسلمان نازل شود باید که صابر و شاکر باشد و با و تکرار و موانست نماید صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد حضرت پیر و دستگیر مرتبه تکرار و موانست در رضام مسلمان را کمال احوال معرفت است راضی برضار الله نخواهد شد مگر عارف بانی حالانکه نیست جمیع مسلمان یا بنده ملاوت ایمان از معرفت سبحانی از زبان گهربار فرمود که آری همچنین است مبداء این حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم در شان اصحاب کالین است که در امتداد احوال با دراک صحبت رسول الله صلی الله علیه و سلم وجود کونی خود را بر تصفیه و تزکیه مشغول ساخت و تحت جریان حکم با و امر و نواهی الله و رسول گشته اند تا قلوب اصحاب کرام ضوان الله تعالی اجمعین سکون با دراک صحبت مشربان یار یافت و وحی السکینه انزلت فی قلوب المومنین ایزوداد و ایماناً مع ایمانهم شان ایشان

بکمال شرف و کمال شرف

باز صوفی سلطان محمد عرض داشت کرد و لفظ سکینه که در آیه واقع است چه مراد داشته اند از زبان گهربار فرمود که معنی سکینه که آن طمأنینه قلب و صف خاصان حضرت حق است که بمرتبه حق یقین رسیده و از خود فانی گشته اند و در نصیب علماء دنیا پس و قتی که مقررین به بساط قرب الهی رسید و البصر عن الله بر ایشان ثبت شد یعنی البصر عن الله مقررین انبی باشد که در انحصار مقامات مشاهدات و رجوع میکنند آنها از مولائی خود بر رجوع انفسقری استخیار و اجلالاً و از مقاربت وصال محبوب لذت دارند و از مهاجرت بهران جمال معشوق حقیقی موانست گرفته و راضی برضار الله و قدره گشته اند و متیقن شده حکم ما شاء الله کان و ما لم یشاء لم یکن و نه هر یو الهوس که بدنیائے دنی مشغول است و نه هر یو انفسو که مانشغولک عن الله فهو طاغوتک تحت حکم خیر است و حالانکه این مرتبه غیر عارف ابر بانست چون عارف بانی متور نور الله و سرمد و حید بیل تزکیه در چشم کشد و کثرت حقیقی که در مرتبه افعال الله که در آن ظهور کلمات بود از دیده جهان بین بر خیزد و جز وجود حق در دیده شهود خدا بین بنیاید سمیت دیدن حق ترا دیده جهان بین یاید و این کجا مرتبه چشم جهان بین هست

و اذا جاء الحق و زهق الباطل هو بیه حق سبحانه و تعالی که در مرتبه اطلاق است بر آن عارف بانی هو الاول هو الآخر هو الظاهر هو الباطن ظاهر و جود گردد و بهرین محل فرمود که قال رسول الله صلی الله علیه و سلم هر که دور کعبت نماز اول ماه محرم را دعا نماید و هر چه از قرآن مجید یاد باشد بخواند و بعد از سلام بوقت مرتب این دعا بخواند الله سبحانه و تعالی بر آن محافظت آن بنده و در فرشته برگرداند تا او را از شر همه آفات و طیبات آخر سال نگاه دارد و دعا اینست اللهم انت الله الایده العذیبه الحی القیوم الخالق

الْمَنَانُ اللَّهُ هَذِهِ سُنَّةٌ جَدِيدَةٌ اسْأَلْتُ فِيهَا الْعَصَمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
وَالْإِمَانِ مِنَ الشَّيْطَانِ وَمَنْ شَرَّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمَنْ الْبِلَاءُ وَالْكَافَاتِ وَنَسَلْتُ
الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلَى هَذِهِ النَّفْسِ الْأَمَارَةِ بِالسُّوءِ وَالْأَسْتِغْثَالَ بِمَا يَقْرَبُنِي
إِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَوْفُ يَا رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

باب نور و هم در بیان فضیلت نماز و اوجیه های شریعت

نقل است روضه حضرت شیخی و مولائی و ذخیرتی عند الله بنی طر عاظم غریز الوجودین
علام محی الدین بشیر زاده حقیقی حضرت شیخ المشایخ و شیخ عبداللطیف برادر حقیقی در
اعظم آباد تشریف داشت و در آن مجلس تشریف از مریدان چنانچه صوفی سلطان محمد
شاه آبادی و صوفی سیف الله و محمد باقر مابره و وال و سید السادات میر فیض الله
حافظ علی کبر و لطف علی و سید فتح محمد و شیخ اسمعیل و محمد باقر بویه کبیره و ال
و محمد صافی و این فقیر و یاران دیگر حاضر بودند غریزی و در پیش نیل طے منازل
و قطع مرحل بعیده کرده در آن خانقاه حاضر آمد و حضرت قطبی با خلاق حسنه که
تختلف با اخلاق الله شان ایشان است و بکلام حسنه و بقدیم طعام در پیش آمدند
و بعد از آن طعام در پیش حضرت قطبی سوال کرد که مرید از سفر چه فائده و چه حاصل
آید از زبان دربار فرمود که مرید صادق اباید که علی الدوام در سیر باطن بر ریاضیات
و مجاهدات و کسب وجود قطع کند نفس اماره دی را چون مرید صادق از صحبت مرشد
قطع کرد و منازل آفات بطنش اماره و شهوات غفیات بسیر باطن پس قطع نمود
اصناف نفس او و بتدل ماخت اخلاق آن نفس مذمومه با خلاق محموده حال آنکه مرید آنکس
است که مرده باشد قلب آن مرید صادق که هر شے که با سویی رنجد باشد پس باید که

فصل فی بیان فضیلت نماز و اوجیه های شریعت

مرید را علی الدوام در حبس ذوق و شوق محبوب حقیقی باشد و بدو جهد و اراده و
خواستش او بقرب بساط حضرت آبی باشد و از غلبه اشتیاق نسیمان کند
شهوات غفیات را حتی که مرتفع شود شهوات دنیای دنیه از قلب المرید نسبت
اشواق و اذواق الی الله چون آن مرید صادق لازم نمود اقبال علی الله تعالی
بصدق و اخلاص و ما امر و الا لیعبده و الله تخلصین له الذین وصف
ایشان شد و نیز فائده از سفر ظاهری حصول سعادات ملاقات لقای شایگان
آن عصر و زیارات ایشان و از بركات صحبت ایشان حصول تنویر باطن است -
باز آن درویش سوال کرد که قال امیر المومنین و امام الاشیعین شمس
المشارق و المغارب حضرت علی ابن ابی طالب علیه السلام فی الله تعالی عند کرم
الله و حبه لو اعرف الله بمعتمد ما تبعته ولو اعرف محمدا بعبادت الله
ما عبده چه معنی دارد - از زبان گهربار فرمود علی الدوام حیات نفس امیر المومنین
امام الاشیعین یعنی حیدر کرار مبتلا بعت سنت رسول علیه الصلوة و السلام
در هر لحظه و در هر لحظه حیوت قلوب بشايدات محبوب می یوسف مگر بوقت نماز بعالم
بشریت آمدی روضه امیر المومنین هفتاد مرتبه تحریر به نماز کتوب است و بابرکت
چرا که مجاز خود را بحقیقت متحد یافت همه محبوب نشود و تا مرگ و در نسبت محبوبی بخود
اضافت یافت باز بعالم سعادت همین طور هفتاد مرتبه تحریر است نشود و تا بعالم
بشریت آمد کمال تمام ادا نمودند سبحان الله چه غلبه محبوب بود که محبت صوف
بصفات محبوب و غیر نمایانیش نظر آن حیدر کرار مرتفع بود و محبت محبوبی که گردید
هم بیکرنگی و وحدت در پیش آمد و بود الحمد لله اذا قورن بالتدبیر و لم یبق له اثر

یعنی هیچ اثری و شائبه از هستی نماند مالم نهایت هو الرجوع الی البدایت نمایند و در
عین حال خود بلسان فصیح خبر میدهندی مع الله وقت لایسعی فیہ ملک مقرب
و کاتبی مرسل چون در حقیقت بر امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی الله عنه متفوق
گردیدی و محبوب حقیقی آئینه ایشان شدی و بتعمق نظر در بطون خود بامیدیدی و
خود را عین محبوب یافتی و نقوش مجاز که با و متابعت سنت رسول الله صلی الله علیه و سلم
بجا آوری از میان مرتفع یافتی همه عین حقیقت محبوب مندی و از واسطه سرور انبیاء
صلی الله علیه و سلم که بر صبر عین خود مشاهده می نمودی یعنی محمد صلی الله علیه و سلم بذات
محبوب پیوستی و در آن عین حالت از متابعت ظاهری رسول الله صلی الله علیه و سلم
معذور بودی چرا که حال محبوبی را بے پرده هشیار مشاهده کردی و مجاز خود را
بحق الیقین بحقیقت محبوب متحد یافتی و در آن عین حالت متابعت محمد صلی الله علیه و سلم
که بجا آوری باز چون امیر المومنین بصورت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بیادوات
و ریاضات فانی شدی و نمودی و لو اعرف محمد ابا عبادت الله ما عبدته
یعنی چون بذات محمد صلی الله علیه و سلم فارغی الرسول گشتی و مجاز خود را عین فانی
انجبار یافتی و در آن عین حالت عبادات سبحانه و تعالی که بجا آوردی و از برائت
همین رسول علیه الصلوٰه و السلام بلسان فصیح در شان ایشان فرمودی یا علی انت
و حق و اما منذک سبحان الله هر چه کمالات و خصله سلطان جلال بود که تا الی الان
بر او لیار چهارده خانوادہ ایشان جاری و ساری است - مهدیین محل صوفی
سلطان محمد عرض داشت کرد حضرت پیر و شکیباده ام در فتوحات از برائت همین
صاحب خصوص فتوحات مکیه حضرت محی الدین عربی قدس الله سره در فتوحات

می فرمایند که خاتم ولایت مطلقه یعنی باطن نبوت مطلقه حضرت علی فانی است از برائت
همین حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله عنه می فرمایند اگر بعد از کتب جمع شوند حکم
کنم هر یک را از ایشان بکتاب او و جماعت محدثین اهل سنت جماعت بقول
حضرت عمر ابن الخطاب رضی الله عنه انه قال لی علی رضی الله عنه سمعت
رسول الله صلی الله علیه و سلم یقول انا خاتم الانبیاء و انت علی خاتم
الاولیاء ائمہ محدثین بر این حدیث این خاتم را خاتم کبیر یعنی خاتم ولایت مطلقه بذات
حضرت علی ابن ابی طالب ثبوت داشتند و خاتم صغیر یعنی خاتم ولایت مقیده
از ولایت محمدی امام مهدی است که در آخر الزمان پیدا خواهد شد و اسم او محمد است
و خلق و صورت مانند رسول الله صلی الله علیه و سلم باشد و بعد از وی هیچ ولی
و سلطان نشود و این نوع از ولایت با و ختم میگردد و او را ختم صغیر گویند فاما
باب البع عاشرا از فتوحات مقرر و محرر شد که خاتمان لایت چهار اند خاتم ولایت
عامه حضرت عیسی ابن مریم است علیه السلام و خاتم ولایت محمدیه شیخ محی الدین علی
است رضی الله عنه و خاتم ولایت مطلقه حضرت علی ابن ابی طالب رضی الله عنه و
خاتم ولایت مقیده امام مهدی است رضی الله عنه و درین ضمن صوفی سلطان محمد
بتحقیق معنی قبض ببطع عرض داشت کرد از زبان دربار فرمود قبض ببطع را و تنه
است معین و را و ایل حالات و اوقات مسالک محبت در محبت خاصه در مقام
اضافت و اثبات از تعلقات کونیه که محبوب اند از الله سبحانه و تعالی پدید آیند
و ببطع مسالک واقع میشود از انوار اسرار الهیات در تجلیات عالیات حالانکه وجود
قبض ظهور صفات نقص است و غلبات آن نفس نزدیک است شئی از اعمال حسنہ چنانچه

چهارم آیت الکرسی شہ بار و اخلاص بیست و پنج بار بخواند ہر کہ این نماز را بگذارد و حق تعالی اورا بر تراز بول کور و خصمان اورا خوشنود گرداند و این دعا بخواند
 اللَّهُمَّ اكْشِفْ عَنْهُ شَهْوَتِي عَنْ كُلِّ مَعْصِيَةٍ عَنْ كُلِّ مَآثِرٍ وَاصْنَعْنِي عَزَائِي
 كُلِّ مَسْلُومٍ وَمُسْلَمَةٍ بِفَضْلِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ در اقل و آخر صلوٰۃ گوئی حق تعالی
 بر باند اورا از گور و مہولہائے قیامت و خصمان اورا خوشنود گرداند بفضل و
 کرم خود در خیر است ہر کہ روز عاشورہ چہار رکعت نماز بگذارد و بخواند در ہر رکعت
 بعد از فاتحہ آیت الکرسی یکبار و اخلاص دہ بار و حاجت خواہد بیشک مستجاب گردد
 ایضاً چہار رکعت بگذارد برائے خوشنودی خصمان و بخواند در ہر رکعت بعد از
 فاتحہ چہار قل یکبار بخواند ہر کہ روز عاشورہ دہ بار این دعا بخواند حق تعالی اولو
 اہل بیت اورا از شر بوائے و محنت ہائے بیرون آورد و از پریشانی نگاہ دارد و
 عزیز گرداند اینست اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَلْكَ بِحَقِّ الْحُسَيْنِ وَآخِيهِ وَامَةِ وَآيِهِ
 وَجَدِّهِ وَبَنِيهِ فَرِّجْ عَنِّي مَا آتَا فِيهِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ہر کہ بر ج
 حسن حسین رضی اللہ عنہما در روز عاشورہ چہار رکعت نماز بگذارد و در ہر رکعت
 بعد از فاتحہ پانزدہ بار اخلاص بخواند و فضیلت این نماز در سیر الابرار مذکور است
 کہ شیخ شہابی گفت رحمۃ اللہ علیہ بروز عاشورہ بروج خواہد زادگان ہر دوسرائے
 نماز گذار و دم ہم در آن روز ایشان احوال بدیم کہ در مرغزار بہشت نشستہ اند
 سلام کردم روئے مبارک از من گردانید و علیک دادند من نعرہ زدم کہ اے
 فرزندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم من چہ گناہ کردہ ام و چہ خطا از من افتاد کہ از من
 روئے مبارک گردانید نہ گفتند چہ خطا کردی فاما از شرم روئے تو توانستم کہ

بسوئے تو روئے آرام کہ حق تو دگردون ماشدہ از سبب این چہار رکعت نماز
 کہ کردی بشارت مر تر باد و کسانیکہ بروح مایین نماز گذارند و در بہشت نرویم
 تا اورا از خدا تعالی نخواہیم

دہ سنت بہت روز عاشور	و آنکو کہ بگردگشت مقفور
سر بے پدران تو دست میال	بسیار طعام بہت مشہور
چون روزہ نماز و غسل و سمر	و از بہر خدا پیرس رنجور
ہم عالم را بکن زیارت	تا بیابی تو مژدہ بے محصور
میخوان تو دعا و صلح بدہان	از بہر چیز ہائے موفور
بو بکر بگردنظم این را	از بہر رضاے خالق نور

دیگر بدانکہ روز عاشورہ بزرگ بہت و از آن عاشورہ گویند کہ وہ ہزار پیغمبران
 زاوہ شدہ اند و بقولے از آن گویند کہ وہ ہزار پیغمبران در آن روز بہ پیغمبری
 رسیدہ اند و بعضے گویند کہ وہ چیز در آن روز آفریدہ بہت عرش و کرسی و
 لوح و قلم و آدم و حوا و ارواح و زمین و آسمان - و بعضے گویند کہ
 کہ بہشت ہمدین روز آفریدہ بہت وہ چیز کہ سنت بہت باید کرد فضیلت بسیار
 است و اللہ اعلم بالصواب

باب تیسیم در بیان فضیلت نماز و دعا آخر سال

نقل بہت روزے مجالس شریف حضرت شیخ مولانی و ذخیرتی عند اللہ سخن فرمود
 و خرقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرفت و در آن مجالس شریف از مردان چنانچہ
 صوفی سلطان محمد و صوفی سیف اللہ و میر فیض اللہ و حافظ علی اکبر و شیخ محمد پیر تھانیری

باز
 در بیان فضیلت نماز
 و دعا آخر سال

و محمد باقر و ابراهیم و علی و محمد ساقی و سید فتح محمد و محمد باقر
 بوده کثیر و آل و این فقیر و یاران و دیگر حاضر بودند از زبان دربار و گوهر نثار
 این آیت بخواند سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ
 الْأَقْصَى الَّذِي وَفَرَمُوهُ أَنْ عَرُوجَ عِزِّهِ بِسُوءِ صَلَاحِ غَيْشٍ خُصُوصًا خَاصَّةً نَبِيٍّ هَسَتْ
 یعنی حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم در عین حالت
 بیداری و در تمام و کمال هوشیاری و در شب معراج از غلبه شستیاق نباید
 صرف ذات بخت بکلیه خود با عروج فرمودند یعنی بسر و برنج و بقلب و
 بقالب تمامی خود با سیر نمودند از عالم اکوان که این حضرت عالم حس و شهادت
 نماند مشرق شدند رسول صلی الله علیه و سلم بسوی عالم بطون که عالم غیب است
 که ماورای حس و شهادت است که بر براق سوار شده و جبرائیل علیه السلام بکباب
 سعادت همراه گشته عروج فرمودند و بر هر بلای آسمان که بود رسیدند و در بان
 باب آسمان بایستاد و نمودند و منتظر آمدن رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم چشمتها
 ملائکه چار و چهار بودند چون سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم سفر نمود از عالم کثیف
 بسوی عالم لطیف و بهر منزل که رسیدی وجود مبارکش بحکم آثار و احکام آن
 منازلها که طے فرمودی موصوف بصفات لطیف الطیف مطابق آن منزل
 شدی و بهرین محل حضرت قطبی فرمود معارج عروج و در شب معراج با شراق
 بطون سرور انبیاء را معلوم گردید که برین حدیث که العلماء امتی کا نبیاء
 بَنِي إِسْرَآئِيلَ مَشُورَتِ مُوسَى بَعِيْنِي عَلَيْهَا السَّلَامُ رَفَعَهُ أَنْ مَشَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَانِبِ مُحَمَّدٍ فِي أَنْ بَرَزَ أَوَّلَى كَمَا بَيْنَ احْدِثٍ وَ و احْدِثٍ هَسَتْ

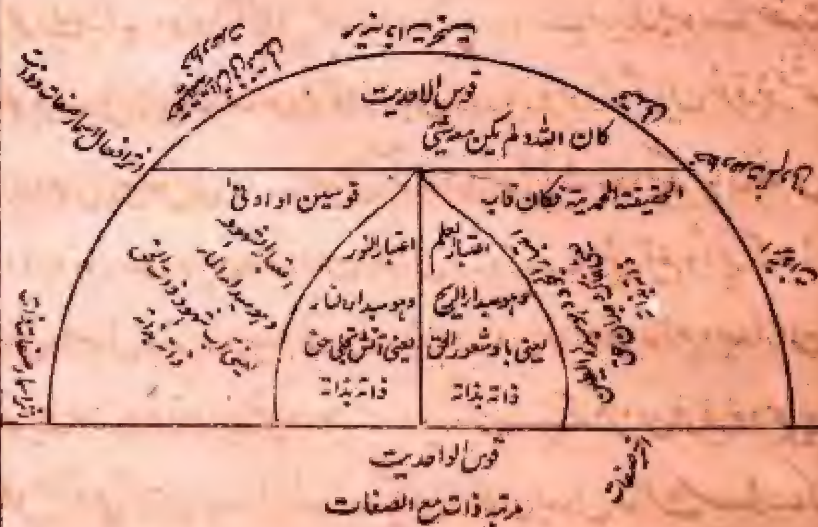
می رسند و خاتم پر سید که آن کدام کسانند بقبایل درجه بایان فرموده حتی که حضرت
 عیسی صلی الله علیه و آله باین مقام سوال مانع آمده اند هیچ مؤثر نشد چون سرور انبیاء
 صلی الله علیه و آله و سلم از همه ارواح بایستاد ارواح امام محمد غزالی را درست ساخته
 و چون قطب الاقطاب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس میفرمایند که در آن وقت
 اخذ ارواح روح حاضر بود و هر چند مراد از روح بود که روح مرا حضرت محمد
 رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بقید شت گرفته همراه برندا بسوال حضرت
 موسی پیش آیم اما میان طبع مبارک برین بود که روح امام محمد غزالی همراه نمود
 چون سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم از مقام بمقام موسی رسید حضرت
 موسی بصد هزاران هزار اعزاز و اکرام استقبال نموده سوال کرد که یا رسول الله آن
 کدام کسانند که در حق ایشان فرموده علماء امتی کا نبیاء بَنِي إِسْرَآئِيلَ
 چون محمد رسول الله صلی الله علیه و آله و سلم بلسان فصیح فرمود که یک از آن
 کسان این است چون حضرت موسی بحد و مشاهده امام محمد غزالی گفت
 السَّلَامُ عَلَيْكَ چون امام اقیار جواب داد وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ
 وَبَرَكَاتُهُ باز حضرت موسی سوال کرد که چرا چندان تکلف و طوالت در کلام
 که رخصه الله و برکاته نمودند امام الاصفیاء گفت یا موسی وقت تکلم بکلام
 الهی که الله سبحانه و تعالی بشما پر سیده بود مَا تَلَاكَ بِمِثْلِكَ يَا مُوسَى
 شما در جواب الهی فرمود که الهی هی عصای اتو کو علیها و اهش بها علی
 غنمی ولی فیها ما دب اخری یا موسی جواب الهی همین از عصای پیش
 نبود چرا تجاوز از حد و تخلف با داب الهی نمودند که عصای اتو کو علیها و اهش بها

علی غنی ولی فیها مآدب اخروی چون حضرت موسی از کمال حیا بحضور محمد صلی الله
 علیه و سلم بمرتبه سکوت ماند و فرمود که یا رسول الله آنچه که فرمودی احق الحق است
 حتی که رسید سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم بمقام قاب قوسین او
 ادنی یعنی آن مقامی است که قرب قوسین است اذل قرب قوس الواحدیت و
 وثانی قوس الواحدیت بل قرب الاقرب من ذلک چون رسول الله صلی الله
 علیه و سلم رسید قریب تر از آن قرب الهی بقوله سُبحَانَ الَّذِی اسْمُهُ بَعِيدٌ
 لِّیَلَا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى الَّذِی یُنَادِی بِأَکْبَرٍ
 وَتَعَالَى رَاکِ بَرُوْنْدَه خاص خود را در شب از مسجد حرام سوره سجده اقصی
 هدیرین محل صوفی سلطان محمد عرشد انشت کرد حضرت پیوستگی در مجمع البحرین
 قطب الموحیدین بندگی شیخ رکن الدین القدوسی الکنکوی معنی این آیه ضبط نمی
 نمایند یعنی بر و بنده خاص خود را در شب از مسجد حرام سوره سجده اقصی یعنی از عالم
 کون و مکان بر و رسانید تا مسجد اقصی که آنرا حقیقت محمدی و برزخ اولی
 ما بین احدیت و واحدیت می نامند هدیرین محل حضرت قطبی بر لفظ مبارک راند
 که آنست همچنین است آن مقامیست بمقام قرب قوسین که آنجا مقام اتصال است
 ذات الله سبحانه و تعالی است یعنی رسول الله صلی الله علیه و سلم جان
 رسید که محض توحید مطلق ماند و آنجا شایسته نام غیر و غیریت ماند و همه قیود
 درین مقام تمیز و تشبیه اعتبار نیست از میان مرتفع گردید فلهم یبقی الله
 هُوَ الْأَدَلُّ هُوَ الْاَخِرُّ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ وَهُوَ كُلُّ شَيْءٍ عِلْمُهُ وَهُوَ
 بحر بی خور گفت که نه بیکانه که خوف عوی همه نشانه و قرب قاب قوسین است

و خبر مقام قاب قوسین نشانه تا و ک بلند گشتی نبود بلند اندازی مقام علیا نمودنی
 مع الله وقت که یسعی فیهِ ملک مقرب و کاتبی موصول یعنی مرا ابواب
 خلوت سرای قرب الله سبحانه و تعالی مفتوح گردیده که در آن مقام نه جبرائیل
 ملک مقرب گنجد و نه نبی که مرسل است در و سنج باز از زبان گوهر شریف
 اگر چه در بدایت احوال احتیاجی بیاری جبرائیل علیه السلام بود اما چون رسول
 صلی الله علیه و سلم را غیب بحضوری ذات مطلق مبتدل شد که جبرائیل ملک
 مقرب الهی در کرانه بماند که آنجا جبرائیل آمد غلی نیست قال لَوْ ذَلَّتْ قَدْرًا مَحْمُودَةً
 لا حَرَقَتْ کَارِ بِنَهَايَتِ رَسِيدٍ وَکَمَالٍ بِالْکَمَالِ انْجَامِید و محمد که مرسل است آن هم
 در میان نماند و آواز قف یا محمد ان رَبَّکَ یُصَلِّی بِکُمْ شَشْرَ سُرَرِ انبیاء
 صلی الله علیه و سلم رسید چون حضرت قطبی این حدیث بخواند در جوشش
 خروش آمدند مَسْجِدُ الْحَرَامِ آنچه که احوال بر او لیوا کالمین ماسلف در کرب
 متشیخ مطالع کردیم هین عین و رذات پیر خود عیان بویا یا فقیه بعد ساعتی چند
 چون بعالم صوا آمدند فرمود که رسول الله صلی الله علیه و سلم خواسته بود که در
 شود حضرت الذات که للکلف است انجامند و متلاشی شوم حکم شد که قف
 یا مُحَمَّدُ اِنَّ رَبَّکَ یُصَلِّی عِنِّی تَقِیْنَاتٍ وَکُونِیَاتٍ وَاضَافِیَاتٍ خُودِ اَنکَا هَا که
 مشاهد شود حضرت الذات بس است به ظهور قوله فَانْ رَبَّکَ یُصَلِّی عِنِّی وَرَدِکَا
 عالم و عالمیان ثنقت بذات صرف خود است که آن مرتبه عالم تنزیه است سبحان الله
 در خلوت سوره احدیت خبر سرا آگاه به و راهی نه تعینات و اضافیات الزان
 مقام آگاه به نه و نعره سرور انبیاء یا کَیْتُ رَبِّ مُحَمَّدٍ الْمَخْلُوقِ مُحَمَّدًا از اینجاست

که بر جاست و از ان خصوص مشاهد ذات بحت بسوئے عالم اکوان برائے هدایت
 عالمیان آرتد از برائے همین سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم فرمود که شک که در
 قید صفات محمدیت نمی شدم و به تعینات کونیة غصیرہ تنقید نمی شتم بهان مقایسه
 سرانجام منج بود بخصوص مشاهده شهود ذات می ماند و صدای سر ز شرف
 نمی شود چون باین مقدمات حضرت قطبی رسید نعره زنان بیوش افتاد
 بعد از ساعتی چند بهوش شد مدت از زبان در بار فرمود چون آنحضرت صلی الله علیه و سلم
 از سرگرمی شهود حضرت لذات و قرب واجب الوجود که نزدیک محققان جانبازان
 مرتبه ولایت است ولی مع الله وقت اشارات با اشارات زان است و فرمود
 که شک موصوف بصفات محمدیت نمی شدم و در خلوت خانه مشاهده شهود
 ذات محبوب نمی آرم و تا از مقام صرف وحدت بسوئے عالم کثرت نمی خورم
 و بر خودی خود بائ که آن مرتبه نبوت است نمی آرم تا محمدر را محمد حجاب نمی کشی و
 برین مؤید است الولایت افضل من النبوة فی شخص احد یعنی لفظ ولایت مطلق
 و شامل است بر انبیاء و اولیاء بر لفظ مبارک اند ظهور اولیاء الله بفقروائی و
 لعبادات کامله و ریاضات شامله ما و امیکه دنیا باقی است منقطع نخواهد شد و از
 برائے همین رسول الله صلی الله علیه و سلم فرموده که انبی بعد کما شترجا حالاکم
 خواص ولایت ولی آنست که بجا بادت و ریاضات شاقه بواسطه مرشد کامل
 فنا فی الحق باشد و نزدیک این فنا تمام مطلع میشود ولی بر حقائق و معارف الهی
 و اطلاق لفظ اسم ولی اسمیت از اسماء الله تعالی که قال الله تعالی
 الله ولی الذین امنوا و جاس و غیر فرمود و هو الولی الحمید سبحان الله

اسم ولی بر بندگان خاص کاملین محققین است ما و امیکه دنیا و آخرت است چون
 رسول الله صلی الله علیه و سلم در عین مقام جمعیت احدیت و واحدیت رسید احتیاج
 رسالت مرسل نماند و جبرائیل هم بر کرانه باند کار بنهایت سید کمال با کمال انجامید
 و معرفت قاب قوسین اودانی اینست فافهم درین ستریت از سر راهی
 ففهم من فهم قوس الاحدیت



بعده حضرت شیخی و مولائی چشم پر آب کرد و فرمود هر دو شی که رفعت و جاه
 طلبید و خود را اسیر لطائف لطف خلایق بلیس بکثافت کثیف گردانید و محبت
 عارفان بلطف لطیف گذارشت پس یقین میدان که او در ویش نیست زیرا که
 اهل فقر را اعراض نیا و اهل دنیا فی کل الاوقات همدین محل حضرت قطبی فرمود
 که شنیده ام از مرشد نامی و عارف ساسی قطب الاقطاب بندگی شاه ابراهیم
 را پسوری میفرمود که در ملحوظات خود قطب المودین حضرت شیخ فرید الحق

والدین مسعود اجدی میفرماید چون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم از معراج
 مشاهده قرب ذات الہی استیاء و ارجاء رجوع القہقری برائے ہدایت عالمیان
 از عالم لطیف بسوئے عالم کثیف رسیدند و صحابہ اکرمین اپیش خود طلبیدہ
 فرمود کہ این خرقہ از مواہبات و عنایات لائہائات حضرت الہی یا فتم حالانکہ مر
 اللہ سبحانہ و تعالیٰ بد اون شما حکم فرمودہ و این خرقہ بآن کسے بدیہی کہ محب
 جواب تو گردد و دہر آنکس از صحابہ ماکہ این سخنہ بشما مطابق و امر الہی می پرسم
 بجواب حاضر آید با و عطا کنم اول سرور انبیاء و روئے مبارک بسوئے حضرت
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نمودند و از زبان دربار فرمود کہ اگر این خرقہ تو بخشم
 بچہ اعمال پیشانی جواب صدیق اکبر و ادب رسول اللہ مادامیکہ حیات انفس
 مادر دنیا است درین عالم اکوان بصدق و روزے پیش آیم و آنچه کہ از
 مال و اموال دنیا بر ما پیدا شود و لایہ خدا و رسول خدا عطا سازم و بعد از ان
 نوبت حضرت عمر خطاب رضی اللہ عنہ رسید و پرسید کہ اگر این خرقہ تو بدهم چہ
 عمل دہد می گفت یا رسول اللہ در عالم کون و مکان بعدل عدالت سوئے کہ
 اعد لواہو اقرب للتقوی حکم ناطق است و بالانصاف و رزی ظلم ظالمان و
 منظور مانستم رسیدگان را بعدالت محمدی بالانصاف سالم بعد ہذا آن حضرت عثمان
 ابن عفان رضی اللہ عنہ را پرسید جواب داد کہ یا رسول اللہ آنچه کہ حقوق خرقہ
 باشد بجا آرم و سخاوت کنم و ہر کارے کہ از ما بوقوع آید حیاء من اللہ باشد
 بعد از ان سرور انبیاء بسوئے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمودند و
 داد کہ یا رسول اللہ پردہ پوشی عالمیان کنم و ہر عیوب خلایق الہی بصفات شای

پوشتم پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بزبان گہر بار فرمود بگیر کہ مستحق
 خرقہ تویی و این خرقہ خلافت مادامیکہ دنیا باقی است بر او بیار عارفین کا ملین
 خاندان تو جاری و ساری خواہ شد و مرا امر الہی بود ہر صحابی کہ باین جواب تو
 پیش آید با و عطا کنی بعد ہذا حضرت قطبی چشم پر آب کرد و فرمود درویشی
 پردہ پوشی و مصائب نوشی است در میان خلایق الہی چہ چیز مرد و ریش
 واجب است کہ زوم معمول عمل خود گرداند اول گوش خود را صم بکم سازد تا ہر چیز
 کہ ملایم نشیند نیست از و اعراض کند و دوم چشم خود را نابینا کند تا عیوب
 برادر مسلمین مشاہدہ نکند سیوم زبان خود را انگ گ سازد تا کلمات ناشائستہ
 نگوید و چہارم پائے خود را انگ سازد تا نفس بد خصال از افعال شنیعہ فریبد
 کہ فلان جلسے باید رفت باید کہ باز دارد چون درویش بواہب الہی با خصال
 اربع موصوف شد کارش تمام شد و الا حاشا کہ مدعیست و دروغ زن است
 از اخبار درویشی آگاہی ندارد و خود را در عالم بدرویشی اشتہار نماید العیاذ
 باللہ من ذلک بعد از ان حضرت قطبی بر لفظ مبارک ماند قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہر کہ دو رکعت نماز در آخر سال و آخر روز از ماہ ذیحجہ ادا نماید و بخواند
 دہر رکعتے بعد فاتحہ آیتہ الکرسی صد بار و بعد سلام بوقت بار این دعا بخواند حق تعالیٰ
 اورا پیام زد و در آن سال ہر گناہ صغائر و کبائر کہ کردہ باشد در یک ساعت
 از فضل عظیم خویش محو و متناشی گرداند و شیطان الرجیم از وسوسہ دست برد
 و گوید و او را ہر صبر دین سال گنہ کردہ بود ہر در یک ساعت نیست و ناپید باشد
 و عاین است اللہم ما عملت من عمل فی لیلۃ السنتہ الماضیۃ مہلک لہ

سید بے کینه حضرت بندگی محمد شریف اعلو ساخت و بعد ارشاد از یک
 اسم ذات حقایق همه اشیاء از عرش تا فرشتگان از شرق تا غرب منکشف
 گردید و روح اضافی حضرت قطبی بحقیقت متحد شد و رنگ حقائق یافت و ان
 محبت لون محبوب یافت و این همه نگهائے پر رنگ جسم و قد کند بهر رنگ
 چون حضرت شیخی بعد از ارشاد از حجره بیرون آمدند و آنچه که بعد از ارشاد
 مصافحه که سستت پیران عظام ماست از همه مریدان قطب الموحیدین بندگی
 شیخ ابراهیم آرا امپوری میگردند و هر مریدے که بحضرت قطبی مصافحه نمودی
 بے اختیار فنا و مطلق مستولی شدی بر زمین افتاده و از سرگسستی شود
 بندگی شیخ محمد شریف سرشار بود هیچ خیرے از عالم احوال نداشت چون
 بعالم صحو آمدند از ان یومیکه از قطب الموحیدین بندگی شیخ ابراهیم آرا امپوری
 نام خدا یتعاسی از جبر و خفی تلقین شدند بلبل زبان را در قفس زبان یگانا
 محبوب گویان گردانید و مثل شاهوار بد مدت تاج یافعات و مجاہدات بر سر نهاده
 سجدات عبودیت میگردوی و طافوس عرفان ابیادین معرفت الہی پستان
 مراقب ساعت بساعت جلوه دادی حتی که از عالم ناموت و از ملک ملکوت
 و از عالم جبروت تا بعالم لاہوت کہ آنجا ذات بحت است عبور فرمودند
 سبحان الله زہے کمالات و خے سلطان حالات بر حضرت قطبی و الموحیدین
 نقل است حضرت قطبی مولائی ذخیرتی عند الله در است و سیر و سلوک
 بہ مجاہدات چنان مشغول بودند کہ هیچ یکے مرید از مریدان قطب الموحیدین بندگی
 شیخ ابراهیم سبقت نبرد و ہمہ مریدان بحضرت شیخی آمدہ آنچه کہ مشکلات و حقایق

و معارف الہی بودے از ایشان حل نمودے نقل است روز شنبہ المثلخ
 والاویار حضرت قطبی بندگی شیخ محمد شریف بیدار از اقل شب تا سحر
 بر یافعات شاق و مجاہدات محبوب می بود حضرت الذات حین خود را در آئینہ
 محب روشن ساخت و تعینات کونی خود را متور بنور حق یافت و از سرگسستی
 حضرت الذات در صحن سجد قریہ نیا اول استاده بودند غیرے یک شیشہ
 پراز عرق گلاب گذرانید و در صحن حالت شیشہ را از دست روان ساخت
 حتی کہ بخانه ہیبت خان اچوت افتاد و شیشہ ہمون طوے کہ صحیح و سالم بود
 بر اصل خود ماند و کسی جائے زخم نرسید سبحان الله چه کمال با کمال بود سخن
 در گفتن و نوشتن نمی افتاد الحمد لله علی خلائق نقل است روزے قطب
 الموحیدین شیخ المثلخ والاویار شیخ محمد شریف برائے نماز جمعہ در کعبۃ الله
 رسیدہ بود شیخ عبد الله حاجی در حرم حریم حضرت کعبۃ الله کریم بحضرت شیخی
 حصول دولت پانچوس نمود و مرۃ آخری در مسجد مدینہ معظمہ ہمراہ حضرت
 قطبی نماز جمعہ حاجی نمودند و سجدات خادمہ پیش آردہ عرضداشت کرد کہ
 بسیار اولیاء الله را دیدہ ام اما اینقدر کہ از دیدن حضرت سکیزت دلم را
 نشدہ میخوابم بتوجہات آنحضرت نوعی مراقبے حاصل آید وجود کونی ما در
 تصرفات و جذبات الہی در آید و مائی و منی از ما برخیزد و بذات محبوب حقیقی
 متحد شوم۔ از زبان دربار فرمود بمقام خاص قریہ نیا اول بیانی بمقصود و مقاصد
 رسی و محبوب پیوستی و بعد از مدت یکسال حاجی عبد الله بقصبہ کرناں رسید
 مردمان قصبہ آپ رسیدند و صراحت از محمد ساقی شکلم بکلام شد کہ شیخ المثلخ والاویار

حضرت شیخ محمد شریف نیاولی از بیت الله شریف شریف شریف آورده یانه و
محمد ساقی و مردمان آنجا جواب داد که در تمام عمر خود با ایشان بکعبه الله شریف زمره
اند آن حاجی عبد الله را تعجب پیدا شد که من ایشانرا بخانه کعبه الله دیده ام از
قصبه کرناال چون حاجی بقریه نیا دل سیده حصول دولت پابوس نمود حضرت
شیخی شناخت که حاجی بر وعده خود با رسیدی به مجرد رسیدن حاجی ماجر گذشت
اظهاری نمود حضرت شیخی و مولائی انگشت گران در دهن میمون فرمود که ای حاجی
اسرار الهی و تعالی را اظهار کن الله سبحانه و تعالی بذات محبان خود با
یک قوتی الخ ساخته و یک لوح از فرش تا بعرش بگذرند و از شرق تا غرب
سیر نمایند و نسبت مجازی در میان ایشان نماند و همه یک رنگی عیان گرد و موجب
عین ذات محبوب شود هر جا که خواهند در عالم طیر آیند حاجی عبد الله بیعت
نمود و در سلک مریدان منسک گردید - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ
تقلیدت روزی شیخ المشائخ و الاولیاء حضرت شیخ محمد شریف بیدار
همه شب از مشاهد محبوب از حجره بیرون آمدند خواست که از غلبه اشتیاق
و کثرت اذواق دیدن دیدار فائز الانوار آن مرشد کامل در دریای معانی
و غرر گلزار سبحانی فلک الولایت شمس الدایت قطب العالم بندگی شیخ
ابراهیم آراپوری بر اسب ناپید سوار شده در عین حالت سُکرتی شهود حضرت
الذات روانه شدند حتی که بساحل حین رسیدند از سبب ستم برسات یکشتی
یاقت و نه ملا می این مصرعه بخوانند که کشتی اندران دریا به طالع عجب گذشت
در عین موسم برسات حین بر کمال خودی خود با طیب بساحل می افتد و از شرف

مستی غلبه آب هر چیز که در فتاوی معدوم و غارت شری میچ نامی و نشان
از نماند چون حضرت شیخی بواسطه مرشد نامی فانی شده باقی بخت مانده
چقی زده اسب ناپید را در حین انداخت هر چند که هزاران هزار آرزو می
جمن خواست که حصول دولت پابوس نایم از سبب خودی باز به پابوسی
حضرت قطبی نیافت چون حضرت شیخی و مولائی و ذیقرتی عند الله بمقام سید پور
رسید که آنجا بمقام خاص حضرت شیخ کبیر است حصول دولت پابوس نمود
بمجرد دیدن حضرت بندگی شاه ابراهیم آراپوری فرمود که بابا محمد شریف
ولایت پیران عظام شامل بود الحمد لله از غلبه حین بخیر و عافیت رسیدی - الحمد لله
تقل است روزی محمد غوث کهارولی شیخ اسمعیل گفت که از بیت
جلال حضرت شیخ نتوانستم که عرضداشت نایم که صدق لاهوتی کرامی گویند
که شما مرید خاص اید مگر بواسطه شما حقایق این مقدمات مرا معلوم گردد مطابق
سوال سایل شیخ اسمعیل بحضرت قطبی شیخ المشائخ و الاولیاء شیخ محمد شریف
دامت برکات سوال کرد حضرت پیر دستگیر صوفی لاهوتی کرامی گویند و
بچه علامات و خوارق عادات معلوم می شود بجز و استماع این سخن حضرت
قطبی الرزقه در تمام اندام مبارک پیدا شد و بیوشش افتاد سید غلام علی الدین
همیشه زاده حقیقی حضرت دیاران دیگر تحوت بالا پوشش نموده دوده و دانه
فقر را بشاید قوت بر چهار پائی نمادند و الا از غلبه نرزد شدید بر زمین افتاد
سبحان الله که کمال با کمال بود چنانچه حالات و واقعات بر اولیاء کاضین
ماسلف بود و ذات شریف و عنصر لطیف حضرت قطبی محمد شریف مرشد

نامی و عارف سانی مظاهر و هویدا بود و مجروح استماع ازین سخن مجاز خود را
 بحقیقت ذات محبوب متجد ساخت و حقیقت ذات مطلق را در محب از خود
 بنده گرفت یافت و بآنکه سخن محبوب حقیقی باین بسوسه محب شد و روح علوی
 خود را آینه حسن بکیف یافت پس بے کیمت اب بے کیفی خود مشاہد
 یافت و نسبت نامی و منی در میان نمائند و نافرمانی روستی خود میان آید
 دیگرے را درین میان چه کار + بعد یکپاس حضرت قطبی بعالم صوامند
 از زبان در بار فرمود کجاست سائل شیخ سمیع عرند داشت کرد حضرت
 پیروستگیر حاضر است بر لفظ مبارک اندان درویش کجاست که از تو
 پرسیده شیخ سمیع جواب داد که او حاضرند - از زبان گوهر نثار فرمود
 و فتیکه سالک بزر بدو روح و تقوی کمال و بریاضات و مجاہدات شاک خود را
 از صورت معنی رسانید و حجاب صورت یعنی از میان سالک سالک فضائے عالم
 حقیق منقرض گردید یعنی مراد از صورت عالم ملک کائنات است و مراد از معنی
 اتنی عالم بیروت است - چون محقق ازین هر دو مقام مشرئ باشند و محبوب حقیقی
 که مرتب ذات است حتی که ذات مطلق قید تعینات چه عینی و چه عیانی مالک
 را مشعش گردانید و بیچ شایه ازین تفسیرات و تعینات سالک نامد مفضل
 و متلاشی گردد بمانا که صرف ذات بحت بماند که در فہم هر کس ناگس نگنجد و معنی
 نیز خرقه فنا رکلی در بر کردن چارہ و علایق خود ندانند و برین مقام حدیث نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم دال و شہد حال کہ تفکر دانی اکمل اللہ و لا تفکر دانی ذات
 اللہ و سبحان اللہ ہستی محب و حق ہستی محبوب حقیقی بدل یافت و نسبت

اضافات و تعینات و کونیات و عنصریات خود را در میان نیافت و ہر چه
 یافت از نیافت خود محبوب و ہوتی حق **هُوَ الْأَوَّلُ هُوَ الْآخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ
 الْبَاطِنُ وَ هُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّخِيطٌ** اورا با و منی بی یسمع و بی یبصیر از نیافت
 و عرفنت سربانی بر بی سالک را درین مقام بر جاست و عہدی اللہ لیسوس
مَنْ يَشَاءْ كَسَّ هَدْيَ رَاسِهِ راست و بنظر دوام شہود ذات بحت امعز و
 مشرف یافت کہ اندام لاہوت است و چون حضرت قطبی بعد اتمام این کلمات
 بیوشش افتاد و چون بعالم صوامند شیخ سمیع سوال کرد حضرت پیروستگیر
 قول کسے بزرگ است کہ سالک باید علی الدوام در ہر لمحہ و در ہر لحظہ بزرگ
 مدام و بفکر تمام اشتغال دارد و برین قول بزرگے اعتراض دارد و میشود
 اگر سالک فکر تمام در ذات اللہ سبحانہ و تعالی نماید حد در ذات باری
 لازم آید حالانکہ ذات مطلق را حد و نہایتے زیر لفظ مبارک راند و
 مراد از فکر تمام سالک باید در واسطہ شیخ بحدت بصر چندان فکر تمام کند کہ در واسطہ
 شیخ فانی گردد و بیچ نامی و نشانی از ہستی او نہانہ دیا آنکہ این مراد است باشند کہ
 دو سالک در صفات الہی فکر تمام کند بحکم این حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم تفکروا
 فی اکمال اللہ و لا تفکروا فی ذات اللہ الحمد للہ علی ذلک -

نقلست شیخ نشیونخ العالم قطب علامت الدہر حضرت شیخ محمد شریف الملک
 قطب الاقطاب فلک الولایت شمس الدایت بندگی حضرت شیخ ابراہیم آراپوری
 در قریہ بوڈہ کھیرہ کہ آنجا مقام خاص الخیص حضرت عالم پناہ قطب الاقطاب فرود آمد
 مست و دل الجلال برہان عاشقین حمزہ الوصلین حضرت شاہ شرف الدین

ابوعلی قلندر قدس سره الغریز حضرت قطبی را دست بردست گرفته اندرون
 حریم که آنجا نشست گاه حضرت خاص است آورده عرض نمود که محمد شریف
 را بجانب معنی گذاشته ام هر وجهی من الوجوه اولی والنسب وانند و تگیری
 نمایند و از جناب عالیآب خود با گاه جدا نکنند حضرت مخدوم شاه شرف الدین
 از زبان دربار و گوهر شمار بخفور بندگی شیخ ابراهیم در حضرت عالم مثال
 فرمود خوشش باشش با ما باشش هر جا که باشش خانه توست
 نقلست روزی شیخ شیوخ العالم قطب علامه الدهر حضرت شیخ محمد شریف
 المذاک برائے مجالس عرس شریف قطب الاقطاب فردا افراد حضرت شیخ
 مخدوم علاء الدین علی احمد صاحب رضی الله تعالی عنه بکلیه شریف تشریف
 داشت همین که روضه متبرکه حضرت مخدوم قدس سره مقدار یک پرتاب
 تیر بلکه عنقریب بماند حضرت قطبی را در آنجا نماز مطلق مستولی شد و هر دو
 دست دراز کرده در آن مقام ایستاده شدند مقدار دو و نیم کامل در آن مقام
 ایستاده شدند و پیر بین از عرق بدن سیلاب گردید چون بجام صحو آمدند
 باز بمقام خود که منازل فرموده بود بغیر از زیارت مرقد زیارت پاک تشریف
 آوردند بعضی یاران پرسیدند که حضرت برائے زیارت رفته بودند زیارت
 نکردند باز آمدند باعث معلوم نشد از زبان دربار فرمود که ارواح مبارک
 حضرت در حضرت عالم مثال جسد جسمانی گرفته حضرت مخدوم صاحب اینجام
 تشریف می داشتند بعضی شبهات آئیه کریمه و لقد ساء من آیات
 ربی الکبری حل کرده بودم چون حضرت قطبی بعد فراغ عرس در بوده کعبه

دعای حضرت
 در آنجا

اندرون حریم حضرت شاه شرف الدین ابوعلی قلندر قدس سره الغریز شریف
 آورده در مراقبه شدند حضرت ابوعلی قلندر قدس سره از زبان گوهر شمار فرمود
 که ای محمد شریف چه شبهات از ما مل نشده بود که آنجا برائے دفع شبهات
 رفته بودی سبحان الله زب کمالات حضرت شیخی و مولائی بود که
 با ولیار عظام این چنین مجالست می داشتند الحمد لله علی ذلک
 نقل است روزی شیخ الشیوخ العالم حضرت شیخ محمد شریف
 قدس سره برائے مجالس عرس قطب الاقطاب حضرت بندگی شیخ عبدالقدوس
 گنگوگی قدس سره الغریز در گنگوه تشریف داشت همین که در اثنا راه با عجات
 ققار در سایه زیر درخت بلر تیره شده بودند همین که ناگاه می بینند بالا بر هوا
 عالم لطافت میرو و چون حضرت قطبی در عالم هوا شدند می بینند که تخت سرور
 انبیا و محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم میرو و متصل تخت رسیده
 عرض داشت کردند که یا رسول الله کجا تشریف می برید رسول الله صلی الله
 علیه و آله وسلم فرمود برائے عرس شیخ عبدالقدوس می روم چون حضرت
 قطبی بمقام تشریف آوردند شب در مجلس حاضر شدند بعد فراغ ثل ثوالان
 دست بر تار تنبور نرمک نرمک می زد و همین که از اول شب تا صبح در وجود
 مانند بعد فراغ حالت وجد نماز فجر معه ادعیه های ادا نمودند چون بعضی
 یاران پرسیدند که حضرت بعد از سال این حالت وجد بر آنحضرت مرعیه
 کردم باعث معلوم نشد از زبان دربار فرمود در اثنا راه بغیر سایه درخت
 نشسته بودم عالم لطافت امعانی کردم که بالا بر هوا میرو و چون آنجا رسیدم

دیدم که تحت سرور انبیاء محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم میرو و متصل تحت
 رسیده عرضداشت کردم که یا رسول الله کجا تشریف می برید فرمود رسول الله
 صلی الله علیه و سلم برائے مجلس عرس شیخ عبدالقدوس میروم چون مجلس
 شب آمده حاضر شدم همون تحت سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم را
 مع عالم ارواح در میان مجلس مشاهده کردم بجزو معانی رسول الله صلی الله علیه
 و سلم مرا حالت وجد پیدا شد تا که تحت رسول الله صلی الله علیه و سلم بوقت صبح
 رخصت شدند سبحان الله عجب حالت بر قطبی ما بود الحمد لله علی ذلك
نقل است روزی درویش دریش بخدمت حضرت قطبی شیخی و مولائی
 ذخیرتی عند الله در غم آباد آمده حصول سعادت ابدیه از لیه نمودند و حضرت
 شیخی و مولائی سوال عجایب فرمایید کردند که آن قمری باغ احدیت بسان فصیح بترنم
 الوہیت حضرت امیر المومنین و امام الاثنعین شمس المشرق و المقارب حضرت
 علی بن ابی طالب کرم الله وجهه و رحمة الله علیه می فرمایند و معرفت الله
 بمحمد لما تبعته و لو عرفتم محمداً لعبادت الله لما عبدتم الله از
 زبان در بار معنی این قول فرمودند یعنی شناختن من الله را بقنا مطلق که
 جامع جمیع صفات کمالات ذاتیه از روئے عاشقی که آئینه معشوق آمد و آن
 حالتی که فنا مطلق بر ما مستولی شود حسن بیکینی خود را بر من جلوه گر
 گرداند و رفع مجبها سے ظلمانی و نورانی از میان مرتفع گردد و نقوش
 مجازی از ما برداشته شود از هستی خود معدوم گردد و وحدت حقیقی بر من
 ظاهر و هویدا شود و محض یگانگی حق هویدا آید و نسبت دوگانگی از میان

برداشته شود و در آن وقت هر آینه متابعت حضرت محمد مصطفی صلی الله
 علیه و سلم از ما کے درست آید و متابعت محمدی صلی الله علیه و سلم
 از هستی است و کسی که از خود فانی در ذات مطلق شود او از متابعت
 در آن وقت معذور است و مرآن ذات را حد و نہایت نیست و
 همچنین طالب طلب را حد و نہایت نه و کما قال اعرف الخلق
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و انما الاشياء كما هي و نیز حاجے
 دیگر فرمود ما عرفناك حق معرفتك و از برائے یمن درین حالت
 حضرت علی ابن ابی طالب نعره می مع الله وقت لا یسعی فیہ ملک
 مقرب و کما بنی مرسل زدند و لو عرفتم محمداً لعبادت الله لما
 عبدتم الله یعنی اگر شناختن من حقیقت محمد را یعنی نقوش مجازی
 از ما برداشته شود و در ذات محمد صلی الله علیه و سلم فانی شوم و در آن
 وقت عبادت الله سبحانه و تعالی از ما کے درست آید حالانکه
 عبادت الله تعالی از هستی است و نہ بر فانی و از عبادات در آن
 وقت معذور است و عبادت حضرت حق کار افعال جوارح است
 و در وقت فناء همه افعال جوارح معطل است

نقل است بعد وفات حضرت قطبی و مولائی حضرت محمد شریف قدس سره
 ساکنان بقعه نیاول را سید غلام محی الدین حمشیرہ زادہ حقیقی حضرت و برادر
 خود حقیقی شیخ عبداللطیف نزاع افتاد که حضرت ایشا از درین مناقہ
 خواہیم نهاد آخر الامر برائے دفع فساد بر سیدین ساکنان بقعه از خصم

بیہ ولی تابوت حضرت شیخ را دین خانقاہ نہادند بعد ہذا برادر علائی شیخ
 عبد اللطیف وغیرہ شرفا از عظم آباد آمدہ قابو بروقت یافتہ بعد امضار
 مدت بیست روز در عظم آباد بودند و روضہ متبرکہ کہ حضرت شیخ ہر دو جاست
 و از مدت بہت سال حضرت شاہ شرف الدین ابو علی قلندر قدس سرہ
 حضرت شیخ را قبل وفات ولایت شہر عظم آباد عنایت فرمودہ الحمد للہ علی کلک
 چون عمر شش عزیز ہشتاد و شش سال در دنیا تمام شد وفات آن
 شمس الدریات آن مشائخ کبار و اولاد یار نامدار حضرت شہید محمد شریف
 روز شنبہ بعد مغرب سیزدہم شہر جمادی الآخر ۱۲۲۲ھ قواہم
 اسم رضائلک یا محمد مائتہ و الف و اربع و عشرين جان بکبان
 سپردند - تاریخ تولد **شہ زول محمد شریف** کلجری
 فصل اول - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض
 از مرشد نامی کہ بمعمر رسید درین نسخہ مستخرج ساختم
 نقل است قطب الاقطاب آن سرور مشائخ کبار آن بادشاہ اولیاء
 نامدار حضرت بندگی شیخ ابراہیم آراپوری بطالع علی قصبات قدوم
 سمینت لزوم براہ نہادند تا بشہر مراد آباد رسیدند چند مدت بخدمت
 استاد ماندہ بعلوم مت و خود را از نسخہ بہ نسخہ ورق بورق حجاب بمقتضائے
 این قول العلم حجاب الکبر واقع است از میان دوری نمودند حتی کہ
 ہر نسخہ کا فیہ کہ تالیف خاص الخاص بن الحاجب بہت حائز ابتدائے ہر اے
 شروع پیش او ستاد آہ رو ند چون کتابے پیش او ستاد او نمودند از زبان

قطب الاقطاب
 شہ زول محمد شریف
 کلجری

گوہر شارا کلمۃ لفظ وضع معنی مفرد بر آوردہ و مجرد خواندن این کلمات از شورش
 سکر طبعیت قلوب از جذبہ الہی از پوشش ہیوشش مدہوشش قفا و کل الوجہ
 و رآن حالت نسیان با دراک عقول و فہوم از فرائض و سنن کہ مراسم
 شریعت است ہیچ خبرے و اثرے نہاند برادر حقیقی شیخ عبد الحکیم را در
 آراپور خبر کردند از ان حالت جذبہ بہ آراپور بردند چون بعد مدت جذبہ
 الہی فرو شد کا رخصر قطب الموحیدین حضرت شیخ ابراہیم رہ نمودند -
 نقل است روزے قطب شیخ ابوسعید برائے عرس قطب الموحیدین
 شیخ جلال الحق والدین تھانی سری تشریف بردند پیرا ہن از گلے خویش
 بہ شیخ ابراہیم پوشانیدہ و در عین مجلس شاہ حسین سنوری مقابلہ شیخ
 ابوسعید نشستہ بودند و درین ضمن شاہ حسین بلسان فصیح ذکر علوم و معارف
 الہی مے کردند قطب الموحیدین شیخ ابراہیم ایستادہ بود جواب میدادند
 شاہ حسین رخ بجانب ابوسعید کرد و گفت این چنین مردان را امر بہ
 نشستن کنید البتہ و انرب آنست کہ بنشینند حضرت ابوسعید شیخ
 ابراہیم را برابر خود نشاندند - الحمد للہ علی ذلک +
 نقل است روزے جلال خان روہیلہ از غلبہ اشواق و اذواق برائے
 حصول دولت پائوس حضرت شیخ ابراہیم در آراپور خود را بردند - شیخ
 عبد الحق خلیفہ حضرت شیخ ابراہیم مانع آمدن وقت رفتن نیست ہر چند کہ
 مانع آمد از غلبہ اشواق خود را آنجا رسانید می بیند کہ در مراقبہ محبوب حقیقی و
 مشاہدہ دوست مستغرق اند ہین می بیند اسم ذات اللہ بر پیشانی

و بر روی حضرت هویدا شد حتی که بر همه ردا و بر همه در و دیوار هوید است
 از بهیبت عظمت آن به آنجا برخاست بیرون آمد تا الی همون ردا که بر او
 لفظ الله هویدا بود بر مزار مبارک افتاده است - الحمد لله على ذلك
 نقل است متصل قصبة رامپور یک مزرعه سالار پوره بود آنجا یک عوئے
 صالحه که پسر او گم شده بود از غلبه گریه چشمها سفید شده بود بجناب علی حضرت
 ابراهیم همیشه آمده عرض احوال خود با میکردی مدت مدید بر آمده که پسر
 گم شده هیچ اثری و خبری از و نمی یابم روزی حضرت شیخ متوجه شدند
 و با مشرق باطن معلوم کردند که در کوه می گرد و فی الفور حاضر شدند که مادر تو
 از فراق تو نایبنا شده حقوق مادر فراموشش کردی بهتر است امروز منزل
 همون طرف نمایم و فرمودن حضرت شیخ بوطن مالوفه خود نمودند مادر او را
 تشفی داد پس تو در چند روز خواهد آمد خاطر جمع دار - بعد چند روز بطن
 مالوفه آمد و با مادر ملاقات نمود تمامی احوال حضرت شیخ با مادر خود اظهار نمود که
 حضرت را در کوهستان گذاشته آمده ام مادرش جواب داد که در کوه
 ز رفته حضرت را امروز نجات گداشته آمده ام پسرک در حیرت آمد فی الفور آمده و
 پائے مبارک افتاد از توبه حضرت تا با اینجا رسیدم و الا آمدن ناممکن نبود
 نقل است روزی شیخ ابوسعید فرمودند شیخ ابراهیم عینک بر مصحف
 مجید است بیار فرمودند حضرت عینک شکسته افتاده است فرمودند
 حالا صحیح و سالم گداشته ام چگونه شکسته شد فی الفور عینک را نزدون
 خانه آوردند و چو بیتند که فی الواقع شکسته است فرمود شیخ ابراهیم زبان تو

سیف الله است و من خور ابسته میدار - الحمد لله على ذلك
 نقل است روزی حضرت شیخ ابراهیم بطرف جمن که متصل بید پوره
 واقع است تشریف بردند برائے ماندن خود با یک کاوه حضرت نموده
 بود و متصل کاوه حضرت یک درخت با من بود که دوکان سادات عظام
 برائے خوردن جامن آمده بود و یک ختر سرمه دانی حضرت از اندرون کاوه
 بردند و قتی که حضرت تشریف از جانب جمن پیچیدند که سرمه دانی گم شد
 فی الفور پدر بزرگوار و ختر سرمه دانی حضرت آورد و عذر کرد که یا ختر
 برائے خوردن جامن با کاوه دوکان آمده بودند همراه کاوه دوکان و سرمه بود
 سرمه دانی حضرت بردند فرمودند این درخت جامن گاوه بار نخواهد
 آورد تا الی لان بے ثمر است گاو ثمر نمی آرد - الحمد لله على ذلك
 نقل است روزی موسم سرما بود آتش در انگلیطی افروخته بود حضرت
 شیخ ابراهیم در استغراق بمشاهده محبوب حقیقی مستغرق بود شیخی مولائی
 محمد تشریف متصل نشسته بودند چون حضرت بعالم نحو آمدند آنجا بر زمین
 استراحت فرمودند بعد چند ساعت پائے مبارک خود را دراز کردند و در
 آتش افتادند به مجرد افتادن هر دو پائے آتش سرد شد فرمودند که ام نشسته
 جواب داد غلام شریف حاضر بازار زبان در بار فرمود محمد تشریف
 این سردار با کسے ظاہر نمکنی - الحمد لله على ذلك
 نقل است روزی حضرت شیخ داود گنگوئی قدس سره برائے حصول
 دولت ملاقات در سید پوره آمدند فرمودند یا حضرت از سبب هجوم نفاق

اینست که در این کتاب
 از حضرت شیخ ابراهیم
 عینک بر مصحف
 مجید است بیار
 فرمودند حضرت
 عینک شکسته
 افتاده است
 فرمودند
 حالا صحیح و
 سالم گداشته
 ام چگونه
 شکسته شد
 فی الفور
 عینک را
 نزدون
 خانه
 آوردند
 و چو
 بیتند
 که
 فی
 الواقع
 شکسته
 است
 فرمود
 شیخ
 ابراهیم
 زبان
 تو

سلوة مكتوبه بوقت ادانیشود هزار و شواری می کنم حضرت شیخ ابراهیم جواب داد
 آنچه اسما برائے رجوع خلایق میخوانید بگذارید چرا که برادر ابراهیم نمی آید الحمد لله
نقل است روزی شیخ محمدی خلیفه بزرگوار شیخ محبت الله برائے
 حصول دولت پانویس در سید پوره آمد حضرت ابراهیم پشاه محبوب
 مستغرق بودند چون بعالم صحوا آمدند شیخ محمدی سوال توحید کردند فرمودند تو چه
 دانی توحید باز از تصرف حضرت زبانش ساکت شد جواب بر نیامد الحمد لله علی کث
نقل است روزی قطب الموحیدین حضرت شیخ ابراهیم آرامپوری در
 مسجد نشسته بعد نماز فجر در مراقبه مستغرق بذکر جهر مشغول بودند جماعت
 فقرا نیز مشغول بودند متصل آن حضرت شیخی و مولائی حضرت محمد شریف
 آتش در انگیاهی می افروخت درین ضمن کنیزک از دولتخانه برآمد گفت
 یا حضرت اندرون کارے ضروری هست تشریف آرند حضرت شیخی حق
 حق فرموده بعالم صحوا آمدند و فرمودند چسیت گفت اندرون کار ضروری
 است بجزر و گفتن اندرون تشریف بردند بعضی فقره که در حلقه ذکر بودند
 گفت شیخ محمد شریف گاهی در حلقه بذکر بیاد حق نمیشود حضرت شیخی
 در حلقه درآمدند و ذکر همراه فقراری کردند درین ضمن شیخ ابراهیم زود از
 اندرون خانه برآمد فرمود محمد شریف ترا که گفته بود ذکر کن - اے
 جماعت فقره بر یقین دانید آنچه که ابراهیم مجاهده نفس و محاربه می نماید برائے
 شریف خودی نماید شما بکار خود مشغول باشید الحمد لله علی ذلک
نقل است قطب الموحیدین بندگی حضرت شیخ ابراهیم برادر حقیقی شیخ عبدالحکیم

حضرت شیخ محمدی خلیفه بزرگوار شیخ محبت الله برائے حصول دولت پانویس در سید پوره آمد حضرت ابراهیم پشاه محبوب مستغرق بودند چون بعالم صحوا آمدند شیخ محمدی سوال توحید کردند فرمودند تو چه دانی توحید باز از تصرف حضرت زبانش ساکت شد جواب بر نیامد الحمد لله علی کث

مصلحه کرده از برائے نوکری از خانه بیرون شدند فاما قلب عاشق خداوند
 حق جل و علا میلان بسوئے مشاهد محبوب بود اما از غلبه اشواق جویان
 محبوب را بهزاران هزار اشتیاق و قطع علایق و عوایق کرد و عاشق دار
 لقیات کتبات گویان گویان و پویان و جویان جویان پائے در راه
 خانقاه قطب الاقطاب آن مشایخ کبار و اولیاء تامار بندگی شیخ
 ابوسعید گنگوہی نهادند یک بصلی قندسیاه که از سید پوره عزیزی گذرانیده
 بود پیش حضرت شیخ ابوسعید نهادند ارادت آوردند و در سلک مریدان
 منسلک گردیدند چون بندگی شیخ ابوسعید درست بردست گرفته اندرون
 حجره آوردند آنچه که از پیران عظام رسیده بود بمیکینه بندگی شیخ ابراهیم
 را مملو ساخت همان وقت اندرون حجره عرضداشت کرد حضرت پیر و تنگیم
 بچند مدت واصل بخدا شوم فرمودند که در ده روز یا به میریت روز یا پهل
 روز یا پیشش ده حق که در تمام یکسال *
نقل است قطب الموحیدین بندگی شیخ ابراهیم آرامپوری مشغول شده
 بیرون حجره آمدند بهمان ساعت ببل زبان را در قفس زبان یادگار محبوب
 گویان گردانید و در یاد و دست قطع مراحل و منازل پائے طے میکرد و از
 قلم بیان بردفات جریده ماسوی الله مشق می نمودند و در رحمت محبوب
 را محبت صادق در صدق دل پرور ایند و مثل شاهوار به بد تلج ریاضات
 و مجاہدات بر سر نهاده سجدات عبادات میکردی و جواهر و زواجر ذکر جبرو
 خفی اعلی الدوام در رشته نیاز محبوب منتظم میگذاشتند و زحمات مشقات

و جراحات مجاہدات استقامت دل محبوب مرہم دل افکار مستقامت تاقان بصیرت
 اشتیاق می نمودی و طاوس عرفان ابیادین معرفت الہی بہستان برقیہ
 ہر ساعت و ہر لمحہ جلوه دادی حتی کہ در چہل روز از حضرت عالم ناسوت و از ملک
 ملکوت و از عالم جبروت تا بعالم لاموت کہ آنجا ذات بحت است منازل
 منازل و مراتب بمراتب عبور فرمودند بعد از ولایت سید پور بنام حضرت
 مسلم ساختہ رخصت نمودند مدت سی سال آنجا بیا و حق مشغول ماند سبحان اللہ
 کمالات و نجیہ سلطان حالات بر خلائق اظہر من شمس خوارق عادات ظاہر ہویدند
نقل است روزی قطب الموحیدین بندگی شاہ ابراہیم آرامپوری در
 صحن مسجد سید پور با جماعت فقرا نشستہ بودند عزیز مسافر درویش
 دل ریش در آن مسجد حصول دولت پائیوس نمودند آن درویش عرض داشت
 کرد یا حضرت روزی در خانقاہ بخدمت شیخ ابراہیم مراد آبادی نشستہ بودم
 اتفاقاً یکے از فقرا ایشان از سکرستی شہود حضرت الذات از حجرہ بیرون
 آمدہ واقعات الہی و واروات لا متناہی بخدمت شیخ ابراہیم مراد آبادی
 اظہار می کرد بوقت کلام گاہے در خندہ آمدی و گاہے در گریہ شدی بجزو
 استماع این سخن قطب الموحیدین حضرت شیخ ابراہیم آرامپوری رؤے
 بیوسے شیخ المشائخ والا ولیا حضرت شیخ محمد شریف نیاولی کردند و
 بمختور خود طلبیدہ ہر دو دست برکتف شیخ محمد شریف نہادند بجزو نہادند
 ہر دو دست ہون حالتی کہ آن معاند کردہ بود اینجادیدند از یک سخن گاہے
 در خندہ آمدی گاہے در گریہ آمدی آن درویش در تعجب آمدہ گفت سبحان اللہ

رہے کمالات و نجیہ سلطان حالات کہ از یک توجہ ہون حالت معاندہ کرم اللہ
نقل است روزی حضرت بندگی شیخ داؤد گنگوہی قدس سرہ بلای
 حصول دولت ملاقات در قریہ سید پور بخدمت معالی شاہ ابراہیم آرامپوری
 آمدہ فرمودند کہ بر آن حضرت حقایق خواب و خورش چہیت و در مقام
 کیست حضرت شیخ ابراہیم آرامپوری بگریست و خوش گفت چون محبوب
 آیندہ محب شود لباس کثرت و نفس مجاز سالک از میان برداشتہ شود
 و در بحر محیط احدیت کبریت در آن دریائے عالم جبروت غوطہ خورد
 و اضافت جسمی کہ در حضرت عالم ناسوت است کہ از خواب و خورش باقی
 است بالکلی از سالک مرتفع شود و تمامی خود را روح اضافی شناسند
 وَ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي اِزین روح بار داح اشارات بابشارت بہت
 درین حالت اورا نہ اندیش خواب خیال ماند و بعد از ثواب وصال اند اللہ
نقل است روزی شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ حضرت محمد شریف
 نیاولی دامت برکاتہمی فرمودند کہ حضرت شیخ ابراہیم در موسم سرما
 یک کلیم می داشتند روزی یکے از مریدان دؤ بالا پوششند حضرت
 شیخ آوردند یکے را کتربانیدند و دیگرے را بر خود انداختند چون
 نیمہ شب گذشتہ کہ باقی بگوش ہوش حضرت شیخ آواز داد کہ ای
 شیخ ابراہیم چندان آرام محب را بناید کہ کدورتے از دور میان محبوب آید
نقل است روزی شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ می فرمودند کہ شیخ
 ابراہیم آرامپوری شش ماہ بوسم گرام خاموش می ماندی و شش ماہ

از آتش عشق دل پہچوم جل جو ششیدہ و خرد ششیدہ و بزبان جوشش
 بجوشش خروشش از جوش می کشادندے دین اوقات اگر کے
 سامع در میان بودے یا نبودے خود بخود از خود شورش عشق و
 عالم بقراری و اضطرابی گویان بودے و اسرار محبوب از زبان محبوب
 بصفہ محبوب گشتہ گویان شدی و خودی گفتمی و خودی بشنودی
 خودی گوید از خودی شنودی از ما و شما بیاتہ بر ساختہ اند
 چنانچہ بزبان شجرہ خودی شنودند سبع موسی علیہ السلام پس گویندہ
 خود باشد و شنودہ خود باشد۔ بقراری عشق شور انگیز۔ شروش
 نکلند در عالم قَدْ اِذَا جَاءَ نَهْرُ اللَّهِ بَطْلَ تَهْرِ عِیْ اشارات با اشارات
 این کشف است۔ اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلٰی ذٰلِكَ +

نقل است روزے شیخی و مولائی ذخیرتی عند اللہ می فرمودند
 چون حضرت شیخ ابراہیم قدس سرہ و روح وصال یافتہ مریدان
 معتقدان بخانہ خود ہارفتند و در آن مقام من متصل چارپائی پیر خود از
 ماتم غم بدائی مدہوشش بیہوش از ہوش خود شستہ بودم۔ چون
 بوقت وصال یکپائے حضرت شیخ ابراہیم ایستادہ بود و دراز نشدہ بود
 فی الحال از مشاہدہ احوال بزرگان سلف بخاطر خطرہ خطیرہ در گذشت کہ
 اکثر بزرگان بعد وصال مریدان و معتقدان را از خوارق عادات تسکین
 نمودہ اندہین بہ مجرد خطرہ پائے خود ہا آہستہ آہستہ دراز کردند و عرض داشت
 کردم حضرت پیر و دستگیر عیان دیدم آنچہ کہ بہ خاطر گذشت بعد وصال حضرت

ابراہیم قدس سرہ دو خلیفہ صاحب ارشاد بودند یکے بندگی شیخ محمد شریف
 نیادلی قدس سرہ دوم خلیفہ حضرت شیخ محمد رامپوری کہ در دہلی آسودہ اند و
 فضائل و کمالات و خوارق عادات آن قدس سرہ اظہار من الشمس است و شاہ
 محمد نصیر خلیفہ حضرت شیخ محمد کہ در گرجی عبد اللہ خان آسودہ اند۔ الحمد للہ علی ذلک
 نقل است۔ عمر شریفش از دنیا تمام شد و فات آن قطب الاولیاء و افضل
 والا احسان آن اکرم مکرم اہل ایمان و آن مالک اولیاء صاحب ایتقان حضرت
 شیخ ابراہیم رامپوری بتاریخ سیزدہم شہر ربیع الاول روز جمعہ و سدابج
 و سبعین و الف جان بجان سپردند +

فصل دوم۔ در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن پروردہ اسرار
 نبوت و آن کاشف انوار نقوت و عز و کلزار شیخت سعد سعید حضرت
 شیخ ابوسعید گنگوہی منقول است۔ نقل است قطب الموحیدین بندگی شیخ
 ابوسعید گنگوہی روزے بشغل سے پایہ دم در کشیدند و آن شہباز بلند پرواز
 بعلو ہمت خود ہا دم فرو نکشاد و عزم بالجزم بر مرگ نہاد و مَوْتُ اَمْسَلْ اَنْ تَوُتُو
 را بر وجود عنصری تازیانہ ساخت تا کہ محبوب حقیقی۔ امشاہدہ نمایم دم فرو کشایم
 حضرت شیخ محمد رامپوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت بندگی شیخ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ دوم و حضرت
 بندگی شاہ محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی جرت کا کل نکل اولیاء اللہ سے گذرے ہیں۔ مزار مقدس
 دہلی میں شیخ محمد جی کی بامین کے نام سے مشہور اور زیارت گاہ خلق اللہ ہے۔ ان کے خلیفہ حضرت
 شاہ محمد نصیر رحمۃ اللہ علیہ ہونے ان کے خلیفہ حضرت شاہ غلام سادات ہونے اور ان کے خلیفہ شاہ
 صاحبزادہ رحمۃ اللہ علیہ ہونے ان کے خلیفہ حضرت میر عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہونے ان کے خلیفہ حضرت شاہ
 امیر حسین صاحب اب بقید حیات دہلی مکلہ دریا گنج اپنی خانقاہ میں رونق افروز یا دگار سلف ہیں
 آپ کے اپنے ہوتے شاہ کور حسین صاحب کو بانٹین نیادیا ہے ۱۷

فصل دوم
 در بیان خوارق عادات
 و تاریخ اعراس آن پروردہ اسرار
 نبوت و آن کاشف انوار نقوت و عز و کلزار
 شیخت سعد سعید حضرت
 شیخ ابوسعید گنگوہی منقول است۔

چون دم بدیر کشید ضلع مبارکش را شستی افتاد و از مقام خود قطره قطره گرد قطب
 الموحیدین بندگی شیخ نظام الحق والدین بهمان حالت در مقام گنگوه فرستاد و ولایت
 قطب العالم بندگی شیخ عبدالقدوس قدس سره موجود بود در حضرت عالم مثال
 حاضر شده از کار دشمن چاک کرده بسوزن آن مقام را دزدیدند - چون شیخ ابوسعید
 از حالت مقام پیدا شدند کار و خون آلوده را پهلوی خود یافت و نوعی گرگی
 با پیدا شد و طعام طلبیده تناول فرمودند - نقلست روزی قطب الموحیدین
 شیخ ابوسعید براس گوشت خادم را تا کید فرمودند که یک مرغ بسل کنید و درین
 ضمن قطب الموحیدین شیخ ابراهیم را پوری عرض داشت کرد که علی الدوام بلانده
 گوشت خوردن باعث معلوم نیست قطب الموحیدین بندگی شیخ ابوسعید خادم
 را منع کردند که فوج نکنند امر و گوشت موقوف ساخت و در صورت دست
 شیخ ابراهیم گرفته براس قفسای انسانی بر تعلین چوبی سوار شده بیرون از شهر
 شدند همین آن شهباز لاهوتی یک دویزه پرواز بهوا نمودند باز آهسته فرود
 آمدند و فرمودند که ای شیخ ابراهیم باعث خوردن گوشت همین است اگر
 نخورم از حضرت عالم ناسوت پرواز حضرت عالم لاهوت نمایم - الحمد لله علی الله
 نقل است روزی یک از مریدان حضرت شیخ ابوسعید بر در حجره خاص
 حضرت رسید چون در حجره داخل گردید حضرت شیخ را یافت به تعجب ماندند
 که کجایند پس ساعت گذشت درون حجره یافت چون بوقت نماز از حجره
 بیرون آمدند پرسیدند که حضرت درون نبودند حالا از کجا آمدند از زبان گهر
 نثار فرمود کار دانه بود که جهاز او در قعر دریا غرق می شد او را یاد کرده بود

بر سر جهاز او حاضر شد م الله سبحانه بعز و عظمت خود جهاز او را سلامت
 نقل است عمر شریفش در دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب و افر
 الفضل و الاحسان و اکرام اهل ایمان سعد سعید حضرت شیخ ابوسعید بتاریخ دوم
 شهر ربیع الآخر جان بجان سپردند -

فصل شصتم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس حضرت شیخ نظام الحق والدین
 تقاضای بلخی از مرشد نامی عارف سامی استماع یافت و منقول است
 نقل است قطب الاقطاب آن قطب المشایخ و آن عالم علما لدنی درویش
 عظیم با عظمت صاحب عنایت و ولایت و اکرم با کرامت و مرتضی باریضت
 و در مجاهده لانهایات بود که روزی در معکوس آویزان شدند و با خود عهد کردند
 و عقد خوانست وصال محبوب بستند و ترک طلب خود را کردند و خواست نمود
 از میان برداشت عاشق بیغرض با معشوق صحبت داشت حتی که معشوق حقیقی
 یعنی آن مرتبه ذات در هر لحظه و در هر مرتبه چه در حضرت عالم ملکوت و چه
 در عالم جبروت و چه در حضرت عالم لاهوت مناسب آن مراتب باقی با با هر
 رنگی نمودن نگیرد از معکوس فرود نیام چون بدیر رسید نماز کلی تقویضات
 آبی بر آن حضرت مستولی شد صورت محبوب در آینه محب ظاهر و هویدا شد
 یعنی تجلی آن ذات مطلق در آینه محب صورت تقید نمودن گرفت و محب هم
 در کلام آمده و حضرت شیخ مامور با مرمنای این اسرار شد که این نظام این اسرار
 با پیر خود اظهار خواهی کرد فاما با شراق باطن حضرت قطب الموحیدین شیخ جلال الحق
 والدین را حقایق اجمالاً منکشف گردید چون حضرت شیخ نظام الحق والدین بحضور

در این کتاب
 تاریخ اعراس حضرت شیخ نظام الحق والدین

پیر خود آمدند فی الفور فرمود که امروز محبوب حقیقی بر تو پروا نداشت بزبان خود
 باید نواخت چون حضرت شیخ نظام الحق والدین مامور بامر اظهار اسرار حضرت
 بار نمود بجناب سلی پیر خود عرض داشت که دو حکم هم برین عالی متعالی حضرت حجت
 است غلام تالنج فرمان است حضرت شیخ جلال الدین از شیخ نظام الدین
 همچنان شنید بیائے مانے بگریست بدرگاه حضرت حق عرض داشت کرد
 که آبی مابنده جلال از پس پرده صفات حجاب می آری چنانکه صاحب
 قوت القلوب می فرماید محجبت الذات بالصفات ومحجبت الصفات بالافعال
 یعنی پوشیده شده است ذات بصفات یعنی حجاب ذات صفات او آمد
 حجاب صفات افعال او آمد و آن عالم کون و شهادت است - الحمد لله علی خلائک
نقل است روز قطب الموصیین حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی قدس سره
 در حجره مشغول بحق بودند چون احوال حضرت شیخ مشاہدہ کرد حضرت شیخ
 نظام الدین شبها زلا هوقی بر عرش خرامان فراوان میگرددند چون حضرت شیخ
 ابوسعید از حجره بیرون آمدند و درون حجره حضرت شیخ رفتند چه بینند که حضرت
 شیخ در مراقبہ بخداوند حق جل و علی مشغول اند بوقت انکشاف حقایق
 شیخ را هم بر عرش خداوند حق جل و علی خرامان دیدند - الحمد لله علی خلائک
نقل است قطب الموصیین حضرت شیخ نظام الحق والدین تھانگیری عزم بلخ
 خانہ کعبہ معظمہ نمودند و یکے از مریدان شیخ پاینده افغان نبوی پشت لبوئے
 قبلہ کرده رخ برخ مقابل پیر خود ساخته هم برین نوال تابعدار و پیار رسیدند
 و قتی که بر جہاز سوار شدند بعد دوسہ روز جہاز تہاہ شدہ بگرداب عمیق افتاد

همین کہ شیخ پاینده را حالتی مگر مستثنی شہود حضرت الذات در آن دریا
 پیدا شدہ میان دریا افتاد و بعد از روز خود را بر سر برآورده طمانچہ برونے
 جہاز زد و در آن گردید و بزبان حال محبت صادق و مخلص و آئق از خود فانی
 شدہ بصفقت محبوبی گشتہ خوش می گفت غرق می گردیم قایمانی کنیم و بعد
 از مہفت روز جہاز از گرداب روان شد و ساکنان جہاز کہ از زندگان فی خود پائیں
 شدہ بودند حالا بجان اُمید زندگان فی داشت چون از زیارت کعبہ معظمہ فارغ
 شدند رخ بجانب مدینہ منورہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نہادند چون آنجا
 رسیدند و زیارت نمودند بہمان شب شریف روضہ منورہ را امر عالی متعالی
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صادر و وارو شد کہ شیخ نظام میزبان ما ست
 فلانے حجرہ عنایت شود شریف مطابق امر معطلہ دیر و زمانہ دی کرد کہ شیخ نظام
 کدام خاص است کہ درون حجرہ بیاید کہ امر خاص است و در آن مجالس چند
 کس شیخ نظام پیدا شدند شب یکم شریف بجانب معلی عرض داشت کرد یا
 رسول اللہ کدام شیخ نظام را امر است فرمودند کہ شیخ نظام بن عبد الشکور
 تھانگیری دیر و ز شریف منادی شد شیخ نظام بن عبد الشکور کدام است چون
 حضرت شیخ درون حجرہ بمقتضائے امر معلی داخل شدند رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ لمعاذ المعات فخر الدین عراقی در حضرت عالم مثال بصورت عالی
 شدہ تعلیم می فرمودند و ہر جا کہ لمعاذ در آن نشو و انگشت مبارک نہادہ اند آنجا
 نشان حضرت شیخ کردہ اند چنانچہ کہ علمہائے ظاہری و باطنی و مہفت
 طبق قرآن جمیع بر آن حضرت شیخ منکشف گردیدہ اند بگوش ہوشش

هر کس و ناکس بود الهی نیاید مگر کسی که از علم ظاهری و باطنی
بهره داشته باشد در فهم آید - فهم من فهم -
نقاست قطب الموحیدین حضرت نظام الحق والدین تقامیری از ملک
هندوستان عزم بالجزم بجانب لایت بشهر بلخ نمودند نعل سبانی و
خلیفته الرحمانی دوسر منزل پاداب تمام و با عزاز و اکرام استقبال حضرت شیخ
نمودند و اسب پادشاه و حضرت را برای رفتن و با هم همکلام می بودند -
همین که پسر عزیز صاحب تیز حضرت شیخ خواست که برای اسب حضرت
شیخ روم جاسوسان پادشاه همان وقت اتهام بیک ضرب عصای بصاحبزاده
زد و چوای با هم ضرب صاحبزاده آورده که اسب پدر بزرگوار و اسب عارف
نامدار بار از وطن بالوقف جدا ساخته دین ملک آورده آبرو می ما برده
و خراب در سو ساخته چنانچه فریاد و گروش بوش قطب الموحیدین رسید
در جذب آمده پرسید که کیست ترار بخانیده گفت جاسوسان پادشاه برین
ضرب بے ادبانه انداخته حضرت شیخ فرمود که هنوز گردن او نشکسته همین
بر زبان مبارک بر آورده بودنی انور همون جاسوس از اسب افتاد و گردن
او از تن جدا شد و بمرد - نقاست یکے از علماء عالمان دهر و اکابران ازان
شهر حیدر خند بر کمال و جمال حضرت شیخ نظام الحق والدین بودند و همه
فضلاء و طلباء از شهر بلخ جمع ساخته متفق با قوم بھندیکه یعنی آن قوم را
از سحران میگوبند اتفاق کردند که پادشاه بلخ با حضرت شیخ اعتقاد کمال از
چنانچه که از قبل بے اعتقاد باید کرد همین یکے زور آورده مقرر ساخت

صالح ستہ و حفظ کلام مجید و فرقان حمید و در سینه بیکینہ می داشت . چون قطب العالم شیخ عبد القدوس در تہا نیر تشریف آوردند بر ملافت فرمودند کہ عبد القدوس خدائے ربچشم ظاہر دیدہ است اگر کسی بیاید اولنا ہم چون این سخن بحضرت شیخ جلال الدین رسید چہار و پنجہ طلبا را نزد حضرت شیخ فرستاد و فرمودند کہ بالمائت آن اولیا را مآد را را بگوئید کہ ازین سخنان خلاف شرع تو بکنید چون طلبا بجناب حضرت شیخ عبد القدوس رسیدند و گفتند کہ ما را حضرت شیخ جلال الدین عالم علما و ہر نزد شما فرستادہ است این سخنان خلاف شرع گوئید تو بکنید حضرت قطب العالم فرمودند کہ من اندہم خلاف شرع تو بکردم - دوسہ مرتبہ ہمین نوبت رسید آخر الامر مرتبہ بیوم طلبا را حضرت شیخ جلال الدین فرمود بان شیخ بسختی پیشانیید باز این چنین سخن نگویید چون ہمہ طلبا رجوع شدہ بجناب حضرت قطب العالم رسیدند و بسختی پیش آمدند قطب العالم بزبان مبارک فرمود اس ^{بہندی} یا بری کو لگی نہیں لگی تجھ جانے گا - چون طلبا بخدمت حضرت جلال الدین رسیدند و بعد از ہمہ ماجرائے این سخن ہندوی کہ بزبان پوری حضرت قطب العالم فرمودہ بود اظہار کردند بچہ و شنیدن این سخن آتش عشق سینہ بیکینہ عاشق را در گرفت ہائے کدہ بر خاستند فاما بر کس حلوم نہ شد چہ روز اندرون خانہ با نعم محبت معشوق حقیقی مخفی ماند چون طلبا جمع شدہ بخدمت عم حضرت جلال الدین فریاد بر آوردند کہ حضرت مدت دوازده روز است کہ سبق میشود عم حضرت شیخ جلال الدین را طلبیدہ فرمود

کہ بابا جلال الدین طلبا را چہرہ تعلیم نمی کنند حضرت شیخ جلال الدین فرمود کہ حضرت یک مسئلہ دارم اگر حل شود تا سبق اینہا را تعلیم کنم حضرت شیخ جلال الدین آن مسئلہ اظہار کرد خانہ شخصی میسوزد و خانہ ہمسایہ میسوزد آب ہمین قدر است کہ خانہ خود را سرد کند یا خانہ ہمسایہ - عم آنحضرت فرمود کہ خانہ خود را سرد کند حضرت شیخ جلال الدین فرمود الحال خانہ ما را آتش عشق در گرفتہ کہ ما را طاقے نیست کہ خانہ دیگران سرد کنم و در ہمین اثنا حضرت قطب العالم باز در تہا نیر تشریف آوردند چون شب شد حضرت شیخ جلال الحق والدین برائے زیارت آمدہ حصول سعادت نمودند و بعد امتحان علوم ظاہری حضرت شیخ جلال الحق والدین را اشواق و اذواق الہی پیدا شد بزبان حال فرمود کہ حضرت ما را در سبک مریدان و معتقدان منسلک نمایند تا از زمرہ حضرت ایشان شوم قطب العالم فرمود حالا برائے عرس حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ میروم انشاء اللہ تعالیٰ آمدہ آنچہ کہ از پیران عظام ہمارہ رسیدہ سینہ بیکینہ ترا مملو خواہم ساخت دین ضمن حضرت شیخ جلال الدین اینجا ایستادہ شومی آیم حضرت شیخ بموجب فرمودہ پیر خود بر کنار تالاب از صبح تا شام علی الدوام منتظر آمدن قطب العالم دست بستہ بر سر راہ ایستادہ می شد تا بحدیکہ قطب العالم از مقام دہلی نزول طے منازلہا و قطع مراحلہا می آید چون سواری قطب العالم قریب اقرب رسید یک غبارے ابر رقیق از آسمان پیدا شدہ و دران ابر برق درخشندہ بر شیخ جلال الدین افتاد و از ہیبت آن درون تالاب پوشیدہ

شدند چون شیخ جلال الدین از تالاب برآورد و دید که قطب العالم با جماعت
فقرار بر کنار تالاب نشسته اند چون از تالاب بیرون آمد حصول سعادت
دولت پائیوس نمود و فرمود اے جلال الدین برق قدوسی اتاب نیادری
خوب کار تو بدیر خواهی شد اما خواستی که ترا در یک لمحہ و یک لحظہ بخدا رسانم اما
قضائے آہی در اعیان ثابت ہین بود کہ تو خود را درون تالاب پوشیدی۔
قطب العالم قطب العلامۃ الدہر شیخ عبدالقدوس دست بردست شیخ
جلال الدین گرفتہ درون حجرہ برد و آنچه نعمت کہ از پیران عظام رسید
بود سینہ بکینہ شیخ جلال الدین را مملو ساخت بہمان ساعت بلبل زبان
در نفس و بان یادگار محبوب گویان گردانید و در یاد دوست قطع منازل
طے میکرد و مدت بہت دو سال پشت مبارک بر زمین ننہاد و شبانروز
درون حجرہ نشسته می ماندند و بعد فراغ نماز عشاء دوم سہ پایہ چنان کشیدی
بوقت طلوع صبح صادق برائے نماز خلاص کردی آن شہباز لاہوتی بود
پرداز بر عرض می نمود و پنجاہ و دو سال قوت از نان و برگ رختان ہم نکرده
بود از آفات جوع بحق رجوع از ستر پایہ ہم شدت نبوی بود از یک مو
تفاوت و تجاوز نکردی و قیام وجود مبارک از تجلیات دوست بود و
ہمیشہ در مشاہدہ محبوب بود و ورع و تقوی می داشت کہ ہتائے خود و ران
زمان دیگرے نہ داشت نقلست روزے خادم را فرمان شد کہ چو کی برائے
وضو نہید چون خادم چو کی نہاد حضرت شیخ جلال الحق والدین با استعداد و وضو
بر چو کی نشستند ہمین بخاطر مبارک گذشت کہ روزے برائے بول انجیا نشسته بودم

و بتوے خادم دید کہ انجیا برائے بول نشسته بودم خادم عرض داشت کہ رو کہ
چو کی برائے بول انجیا نہادہ بودند فاما بول نکرده بود و فرمود چو کی بردارید اگر چہ بول نکرده
بودم اما مقصد بول کرده بودم لیس با اداب من اداب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
نقل است در تھا نیسر کھر کہ تیریک مقام معبد کفار بعد دو از وہ سال
مردم ہنود از اطراف و جوانب ہنشاہ جمع می شوند کہ انطاہر اہل عقل تعداد آن
منی تواند بود و در آن مجمع کفار یک جماعت عارفان نامدار و از صہبائے شہو
سرشار بطرق ملامیت قال صاحب العوارف ان الملا میقی تشریف
عرواقہ طعمر الاملاص و تحقیق بالصدق فلا یحب ان یطلم
احدا حالہ را اعالہ باین عنوان در آن مجمع کفار می آیند و در چشم اہل
شہو و آن معبد بنود کہ منظر اسم معبود است اللہ سبحانہ و تعالیٰ
قلوب خلایق اند بجنب مناسبت انلی کہ بان حقیقت مربوط اند از اختیار
بے اختیار منجذب ساختہ۔ پس بدان اے عزیز صاحب تیز ہر مربوط بہت
رب خود بر شاہراہ است کو بہ نسبت رب دیگر گراہست ذات بحت اللہ
سبحانہ از آنچه در حیطہ اندیشہ و راہ الہی است و اورا با خلق بوجہ
من الوجہ نسبت نیست فضلاً عن ان یکون الخلق مظهر الہا۔
چنانچہ حافظ شیراز خوش می گوید

کس نہانت کہ منزل گل مشرق کجاست + اینقدر ہست کہ بانگ جرے می آید
پس اے عزیز ہوش دار باش و از خواب غفلت بیدار باش غایت الامر
شیوات حضرات اسماء و صفات حق سبحانہ و تعالیٰ کہ عبارات از اعتبارات

است و مرآة اعدام پر تواند اخته و ظهوری پیدا ساخته و آن ظهوری
بعالم است اگرچه افراد عالم من حیث الحقیقت متحد اند فاما من حیث
التعین مظهر آثار متضاده اند فلاشک ان کل مرئوب بالنسبة الی
مرتبیه معتدل بعمل مقتضی علمه و اراده چون حضرت شیخ جلال الحق و الدین
یک رقعہ نوشتہ بدست خادم داده در ان مجمع کفار و معبد کفر کفایت
فرستاد و فرمود در ان مجمع کفار یکے از عارفان عارف نامدار عالی مقدار
گروه خود حلقہ زده نشستند سلام و رقعہ ماریسانی در ان مجمع کفار رسید
چہ بیند کہ یک جماعت فقر اہل کمال کرد و خود را زہ سفال زہ نشستند چو نکہ
خادم حضرت شیخ و رتخیر و تفکر بایند کہ این رقعہ کرا بدہم از ان جماعت یکے از عارفان
نامدار فرمود رقعہ برادر م شیخ جلال الحق و الدین آدر وہ بیار چون ان صاحب
کمال رقعہ را بخواند در جواب ان فرمود برادر م جلال الحق و الدین را سلام ماریسانی و
بگوئی کہ شام و م اہل شریعت اند جائے آمدن شما نیست انشا اللہ تعالیٰ
بعد رفع مجمع کفار خود را خواہم رسانید و آن عارف نامدار بعد رفع مجمع کفار
در خانقاہ قطب الموصیین حضرت شیخ جلال الحق و الدین برائے حصول ملاقات خود
را رسانید و فرمود برادر م جلال الحق و الدین را از و خبر کنید کہ بمیانید یکے از خادوان
حضرت بے اویا تہ پیش آمد و آن عارف نامدار در جذبہ آمدہ توجہ نمود و آن خادم
بمرد و ریش سیاہ گردید قطب الموصیین را احوال خادم با شراق باطن درون
تجرہ منکشف گردید بجلدی تمام از حجرہ بیرون آمدند چہ بینند کہ خادم بمرد و ریش
سیاہ است و آن عارف نامدار رفت باز شیخ بجلدی تمام درون حجرہ داخل شدند

که یکے از علماء دین صاحب یقین و استحکام بر شرع متین بود آن فرمان خدمت
 احتساب تمامی ممالک محروسه پادشاه آن زمان بادشهره که بدعت در عهد ما از
 کسے بوقوع نیاید حتی که ملّا او جعفر تاجوای گنگوهر رسید اعلام بر حضرت قطب العالم
 فرستاد مضمون آن اعلام همبرین سوال بود اگر تائب شوی بهتر والا بیای و
 من بجیت ابلاغ احکام شرع شریف بتومی آیم حضرت قطب العالم استقبال
 اعلام نموده و با عزاز تمام در دست گرفته بوسه دادند و بآداب مودبانه بر سر
 و دیده نهادند فرمود تا که فقیر حقیر عبد القدوس است پیرامون بدعت نگرود
 صاحب اعلام بخدمت مولوی او جعفر حسن سلوک حضرت شیخ العالم معروض داشت
 مولوی را ابواب عیش بکشاد حضرت قطب العالم سرود و سماع بالکلیه موقوف کردند
 ساکنان قصبه گنگوهر بطعن و تشنیع در آمدند و خلفا و پسران حضرت شیخ بر توفیق
 بر سر آمدند حضرت قطب العالم پسران معروض داشتند چونکه حضرت
 سماع موقوف داشته خلایق اینجای خندید قطب العالم فرمود رضائے دولت
 حاصل کنم یا رضائے خلق همین که چند روز گذرشته بود و کثیر کان دولتی حضرت
 در وقت نیم شب از خروش آسیا این هندی می گفتند ده و ده که ری چنبل
 کی گهاطمه پاتنه دوی پتھر اتیرین + حضرت قطب العالم را بر آواز کیز کلن جالته
 سماع پیدا شد برقص و رانده دوران وقت قوالان حضرت بعد آلات رباب
 و غیره حاضر شدند و فرمود که هست او جعفر را خبر کند عشق آتش در داده خشک
 و تر دهمی سوزند اگر طاقته داری بیا آتش را فرو نشان مریدان شادان و
 فرمان روایان ملّا او جعفر نهادند که قطب العالم فرمود بود باد اظہار کرده

ملان او جعفر جواب داد و الحال وقت شب است انشاء الله تعالی بعد فراغ نماز
 فجر می آیم و مریدان گفتند اگر بیانی مروان واریا بوقت فجر ملّا او جعفر بر در
 خانقاه رسید چهره او زرد گردید چون اندرون دروازه رسید دستار زده
 مدبوش از بوشش بیوش گردید چون به عالم صحو درآمد از حال خراب ملّا او جعفر
 اطلاع یافتند قطب العالم آب بر روی زدن بهوشش ملّا او جعفر گفت
 حالا مسلمان شدم حضرت شیخ العالم فرمودند هنوز مسلمانانی دور است و شاگردان
 بامولوی در استفسار آمدند که ترا چه شد که دستار بر زمین زدی و چهره متغیر
 گشتی ملّا او جعفر جواب داد در آن زمان که بدروازه خانقاه رسیدم
 حضرت شیخ را بر عرش خرامان در قصان می دیدیم بجز و معاینه این حال چهره
 ام زرد شد چون اندرون آمدم هر دو دست حضرت بر دوش نهادند گویا که
 تمام هفت آسمان و زمین بر سرم نهادند از بوشش بیوشش بر زمین
 افتادم ملّا او جعفر از سر صدق بیعت آورد و یکے از عارفان نامدار عالم تقدیر
 گشتند و وقت وصال خود وصیت کردند که مارا در پایه نروبان روضه
 حضرت دفن کنند مطابق وصیت برابر پایه نروبان نهادند الحمد لله علی ذلک
 نقل است حضرت قطب العالم را چند روز نگسردنی پیدا شد و بعد از آن
 نماز اندرون خانه که محل خاص عبادات و ریاضات و مشاهدات حضرت
 بود بالائے تخت ارشاد جلوس فرموده بودند چنانکه ابنار و خلفا و مرثیان
 عرفا و اطراف و جاتب قریب پنجه را بلکه زیاده حاضر بودند مثل شیخ عبد الله
 بهی و سید ابراهیم ابرچی و شیخ نظام الدین ملّانی و شیخ کمال الحق و بلوی

و شیخ نورالدین برهان پوری و شیخ خواجگی سید پوری و شیخ عبدلله بنتی و
 شیخ غیاث الدین ناگوری و شیخ کبیر پسر شیخ محمد خوش گویاری و شیخ صلاح
 و شیخ عبدالرزاق سہارنپوری و شیخ عبدالرزاق جہانپوری و غیر ہم در مجلس
 شریف و محفل منیف فیض بخش از سخنان حضرت استفادہ می کردند و از
 کلمات در عالم تحیری بودند کہ این سخن از کلام عالم است و درین ضمن ناگاہ
 مردی با محاسن سفید لکی صفت چہرہ اش شل خود شید خوش تواضع در آن
 مواضع با داب مودب تمام پیدا شد و رقعہ بخط نمکین بر کاغذ سبز نگین با چند گل
 از دستار و در دست بر آورده بدست آنحضرت داد و چونکہ مطالعش نمودند و
 گل بوئے کرده این مصرع میخواند سے لے گل بو شادیم کہ تو بوئے کسے داری۔
 بر زبان در بار این مصرع رانده نعرہ حق حق حق سہ مرتبہ زوہ جان
 بحق تسلیم فرمودند چنانکہ قطب الاولیاء موجدان حضرت اللہ حافظ شیرازی
 می فرمایند سے این جان عاریت کہ بحافظ سپردہ اند و روزی خوش بینیم و تسلیم و کرم +
 بعد از تجمیع و تکفین حضرت قطب العالم مرد دیگر باجلہ ہائے سبز و بر کردہ و رسید
 و امامت بر جنازہ ایشان کردند و از نظر ہائے مردمان غائب پنهان شد آخر
 الامر معلوم شد کہ حضرت خضر علیہ السلام بود۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ +
 نقلست چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن شاہ درگاہ و صلت
 آن فلک الالایت شمس الدرایت شامل در ذات قدوس حضرت شیخ عبدالقدوس
 بتاریخ بیست و سیوم شہر جادی الآخر روز شنبہ بعد از نماز چاشت قنوی
 سہارن پور و در ربیع الثانی ۱۰۰۰ سہ ماہیۃ عمر عزیزش یکصد و یکسال بود و غریو و شہو

یک بیک از مجلس برخاست کہ حضرت قطب العالم نمازند چنانچہ بزرگے و تاریخ
 حضرت گفتہ شیخ اجل یعنی شیخ یحییٰ بن یحییٰ علیہ السلام الحمد للہ علی ذٰلِکَ
فصل ہفتم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض آن پیشوائے جمیع
 اہل کمال آن سیراب ترشحات ذوق و حال آن نور محض و طلسم جہانی
 آہر آئین صحو و سکر ربانی آن گم گشتہ و در بحر ذات سرمد قطب دائرہ وجود
 شیخ المشائخ حضرت شیخ محمد قدس سترہ و خلف راستین خلیفہ و
 جانشین مطلق پدر بزرگوار خود حضرت شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق
 بودہ و آن حضرت سہرقلۃ بادہ نوشتان توحید و سرفرورد و کشان مشرب
 تجرید و تفرید بود و فقر و فنا و کشف و صفا عجوبہ روزگار و ہمت بر کمال
 داشت کہ بیشادہ ذات مطلق یکدم نمی آسود و ویرا استغراق تمام بود کہ
 ہر ساعت از کثرت بہ وحدتش می بر بود و از عالم کون چنان چشم بر بستہ
 بود کہ گاہ نمی کشود و مثل اسم مبارک خود بر است ہر طائفہ محمود و
 محمد بود و ویرا بہین تشریف میست کہ ہم ہم حضرت سالت پناہ صلی اللہ
 علیہ وسلم آمدہ و از خوان الوان مشارب سے بہرہ کامل برداشتہ بلکہ خود
 ذات آن خواجہ و سراج و نایاب گشتہ از وجود خویش اثرے نگذاشتہ
 بہین محمد فقط مانرہ و کمالات قدس سترہ از نیاقیاس باید کرد کہ مثل
 قطب العالم حضرت شیخ عبدالقدوس بن شیخ اسماعیل حنفی کہ شاہباز بلند پراز
 عالم لاہوت بود و باطن ترتیب ارشاد از روحانیت حضرت شیخ احمد عبدالحق
 قدس سترہ یافتہ بود این ہمہ کمال و علو حال بموجب اجازت باطن آنحضرت

در حالت خضریت
 محمد و ولایت علی

مرید حضرت شیخ محمد بن محمد بن خرقه خلافت از دست و س قدس ستره پوشیده
 زیاده ازین کدام خوارق عادات حضرت شیخ محمد بن محمد بن خرقه بود که نوشستن آنرا
 شاید و حضرت شیخ رکن الدین فرزند ارجمند حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی و
 لطافت قدسی می فرماید که قصه ارادت پدر بزرگوارین چنان بود که حضرت
 شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق قدس الله سرار ہم
 چون نسبت ہم نسبت پدرم می داشت بنابران پدرم را توجہ و التفات
 بود اندک بود می خواست که جائے دیگر بیعت کند و کلاہ مریدی
 بگیرد و ہر بار کہ این خطره مزاحم می شد روح حضرت شیخ احمد عبدالحق حاضر
 می گشت و پدرم را فرمود کہ تو از آن جائے دیگر مرو پدرم سکوت
 می کرد و عاقبت الامر چون این معاملہ بسیار تکرار یافت در خاطر پدرم
 گذشت کہ بیشک من از ایشان بستم اما من حیث الظاہر جائے بیعت
 می باید کرد و چون این خطره غالب شد و عینیت حضرت شیخ احمد عبدالحق
 قدس سرہ کہ تجسم عیشم ظاہری شدہ رو نما گشت و گفت کہ ہنوز ترا شبہ
 باقی است و ما را امر وہ میدانی هیچ جائے مرو کہ تو از آن مانی اگر خطره بیعت
 ظاہری در ول داری بہ پییرہ من شیخ محمد بیعت کن بعد از ان پدرم
 بخد مت حضرت شیخ محمد قدس سترہ بیعت کرد و مرید شد و حضرت
 شیخ محمد اگر پییرہ بودند اما تعظیم و احترام پدرم بسیاری کردند و در اکثر نسخہ
 و می نویسند کہ حضرت شیخ محمد بحضور خود بر سبیل استقلال اصالت
 امانت پیران چشت مع سبا و کی عوالہ فرزند خود شیخ بدہ کرد و در پردہ شد

والله اعلم و سہ دفات حضرت شیخ محمد قدس سترہ جائے بنظر در نیامدہ
 از سہ شعبان چوید بیست و یکم | آب بجز زندگی زد و گشت گم
فصل ہشتم - در بیان خوارق عادات آن مدرس سایل عشق و
 عرفان آن محدث حقایق و جدو بیان آن قبلہ طالبان وصل و شہود آن فارغ
 از قید شیخت و نمود آن لسان حق و ترجمان معارف قطب دوران شیخ ابوالفتح
 حضرت مخدوم شیخ عارف قدس سترہ و سہ فرزند ارجمند حضرت مخدوم شیخ
 احمد عبدالحق و خلیفہ و جائے نشین و بیعت در فقر و فناء بے ہمتا بود و
 در ریاضات و مجاہدات یکتا بہتے بلند و احوال لپستند داشت و در
 تربیت مریدان بے نظیر زمان بود چنانچہ یک توجہ ساکنان مقام بعد و
 حرمان ابر تہ وصل و عرفان شرف می ساخت و در بیان اسرار حقایق و
 نکات قیمتی و متہ داشت و در کشف و کرامات معجزہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
 و در رعایت سنن و آثار کمل تابعان احمدی بودہ و بنیایت صلاح و خوبی
 آراستہ و نہایت خلق و مرغوبی پیوستہ روش و سہ قدس سترہ در
 طریقت محبت است و مقبول ہمہ فرقہ بود و نقل است کہ روزی حضرت
 مخدوم شیخ احمد عبدالحق با اہلخانہ خود گفت کہ این فقیر بد رگاہ حق بسیار گستاخی
 کرد کہ چند مرتبہ رسولان حق بجهت طلب من آمدہ اند و من ہر بار ہین جواب
 دادم تا از کار خیر خود فارغ نمی شوم و نمی آیم اسے ماور کہوری ہو شباً
 شو و در استعداد کار خیر سے کوشش کن و فرزند آنحضرت را شیخ نام نہا
 کردہ بود از غایت شفقت ویرا کہوری می گفتند پس روزی آن حضرت شیخ ذوالدین

مخدوم شیخ
 سبب آن است
 در بیان آن

خلیفه سید مونی که بخدمتش اعتقاد و اخلاص تمام می داشت گفت که دختر خود
در عقد پسر من شیخ عارف در آرد و بر فور قبول کرد آنحضرت با جمعی
مردان همراه شیخ نورالدین جانب خانه و روی روان شدند تا امر روزگار خیرش
فارغ شویم چون بروی شیخ نورالدین رفته نشستند و اندرون رفت و
تمام کیفیت با الهیانه خود بازگفت و نیز قبول کرد چون این خبر بقاضی
شمس خسر شیخ نورالدین رسید و بنا بر آن که مردی صاحب تنگاه
بود این امر قبول نکرد و گفت ما را بدر و ایشان چه مناسبت خصوصاً چنین
درویشی که در یک کله آتش آرد و در یک کله آب آنحضرت بفرست باطن
دریافت که قاضی شمس خسر شیخ نورالدین این امر قبول نمی کند و در اینجا حاضر
نمی شود بنا بر آن غیرت و در باطن شریفش راه یافت و تیر جلال جانب و
انداخت و در حال قاضی شمس مذکور را خون از شکم جاری شد و بر او بسته
پیش آنحضرت آوردند و کیفیت بیان کردند و قدس سزده با استدعا
شیخ بختیار تا اتمام کار خیر حضرت شیخ عارف قاضی شمس را مہلت حیات
داد - الغرض شیخ نورالدین با الهیانه خود مشورت کرده نسبت دختر خویش
با پسر آنحضرت مقرر کرده و درین فکر بود که چند روز مہلت می باید تا آید
کار خیر همیا کرده بود و پروا از آن که چه حیل باید کرد تا اذن حضرت مہلت
حاصل شود و ایشان بخانه خویش باز کردند پس بمشورت الهیانه خود چند
دختر از آراسته کرده پیش آنحضرت آوردند و قدس سزده گفت شیخ
نورالدین این صیت شیخ نورالدین عرض کرد که مخدوم این دختران میگویند

و مادر بزرگوار را خبر بود که بزایه خان با و نماز تهجد مشغول می شد
 چون مادر شش هجران بعد انقراض روزی در خوابگاه نمی یافتند و تقصص
 می کردند و زایه از زایه می یافتند و می گفتند ای احمد جد پدر
 تو هم شیخ بودند لیکن چنانکه توفی و بر تو فرض خدا تعالی فرض نیست
 فوافل چرا چندین می کنی الغرض مادر شفق حضرت شیخ العالم را از بر فاستن
 آخر شب منع می فرمودند و بازی داشتند - شیخ العالم را جوش و خروش
 محبت محبوب غالب آمد فرمودند که مادر نیست راه زن است که کار
 خود می کند و مادر از یاد حق باز می دارد و سرور عالم کشیدند و از خود بیخود
 پائے در راه حق بسفر نهادند بروایت دوازده سال عمر بود بفر آمده بودند -
نقل است - قطب الموحیدین حضرت شیخ احمد عبدالحق از غلبه اشواق
 و اذواق کمال و وجد لایزال و رگد عالم می گردیدند و نشانه بر آتش یاز
 خود نمی یافتند ناگاه در مقام پانی پت رسیدند و پائوس قطب الاقطاب حضرت
 شیخ جلال الحق والدین حاصل نمودند حضرت شیخ جلال الحق با حضرت حمیدیت
 و با جازات حضرت احدیت قبول فرمودند و کلاه از سر خود کشیده بر سر
 حضرت شیخ احمد عبدالحق نهادند و فرمودند که بر حکم فرمان الهی است چندان
 کرم کردند که در اساطیر تحریر نمی آید و بعد از حضرت شیخ احمد عبدالحق را بعضی
 از مریدان حضرت شیخ جلال الحق بهمانی بردند و کباب آوردند شیخ العالم
 را چون نظر بر منظورات افتاد و در حال تیران نمودند و فرمودند که این چه شیخی
 است و هجا نوقت بر شیخ المشایخ والاویا شیخ جلال الحق آمدند و طایفه باز

گردانیده روان شدند چون بیرون شهر افتادند و می رفتند ناگاه در بادیه
 افتادند و می رفتند ناگاه در بادیه افتادند که هیچ راه دران بادیه نمی یافتند و
 بالا درخت سوار شده چه بینند که دو کس از دور می آیند شیخ العالم از درخت
 فرود آمدند و جانب آن دو کس جانب قطب الموحیدین می آمدند حتی که با هم
 پیوستند حضرت شیخ احمد عبدالحق آن دو کس را پرسیدند که راه کدام
 طرف است ایشان جواب دادند که راه برو شیخ المشایخ والاویا رگم
 کردی حضرت شیخ احمد عبدالحق پرسیدند همچنین است ایشان گفتند چنین
 است تا سه مرتبه میان ایشان و حضرت شیخ نوال جواب رفت و غائب
 شدند حضرت مخدوم احمد عبدالحق بیقین دانستند که ایشان سولان خدا می
 غرض جل بودند که فرستاده حضرت حق برین فقیر آمدند در دل خود با فرمودند
 ای احمد مقاصد مقصود و جزیم در شیخ جلال الحق نیست از آنچه اعراض نموده
 بودند تو به نصوح کردند و بدریا نابت غسل کردند و از ان بادیه باز گشتند
 کوهی بسوی شیخ جلال الحق والدین کردند حضرت جلال الدین استاده
 بر آستانه خود منتظر بودند حتی که شیخ احمد عبدالحق رسیدند و در زیر
 پائے پیر خود افتادند حضرت جلال الحق به شفقت تمام و به تعظیم عظام در کنا
 گرفتند و بزبان مبارک فرمودند ای عبدالحق امروز تو همان ماباشی قطب
 الموحیدین شیخ احمد عبدالحق سر بر زمین نهاد و قبول نمودند حضرت شیخ جلال الحق
 خادم خود را فرمودند هر جنس طعام که ممکن باشد و از هر جنس منظورات که
 مستعمل باشد موجود کن مطابق امر معنی خادم طعام موجود کردند حضرت شیخ

جلال الحق والدین شیخ احمد عبدالحق را پیش خود نشانند و بعضی یاران که
 شایان آن بودند نیز حاضر بودند۔ الغرض که بعد دست شستن دستخوان
 قرار کردند و طعام از هر جنس که موجود بود یکان یکان آوردند و بعضی معطورت
 هم آوردند و پیش نهادند و حضرت شیخ جلال الحق شیخ احمد عبدالحق افزودند
 اے عبدالحق هر آوندے که از حضرت احدیت او جدا دانی و سعید نه
 پنداری بر آن آوند دست مزین و ازوے اعراض کن شیخ احمد عبدالحق
 را بجز داین اشارت با بشارت نظر بر جمال وحدت حق افتاد و افواج
 تجلیات الله تَوْرُ السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ و دل شیخ احمد عبدالحق را متن
 آورد حتی که شیخ العالم از خود فانی شدند و بیوشش افتادند و در عالم
 جبروت ماندند و زار زار می گریستند و می نگرستند و از هر دو چشمهای
 چشمه جیون آب روان شدند و مدتی در زاویه خانقاه پیر خود می گریستند
 و از اطلاع ماسوی الله بیزار گشتند و بعد از حضرت شیخ جلال الحق والدین
 بمحوم الطاف و عنایات لانهایات کرم فرمودند و بر سر وقت حضرت
 حضرت شیخ احمد عبدالحق آمدند و فرمودند اے عبدالحق چیزی اختیار کن
 تا بهوش خود باز آئی شیخ عبدالحق از غایت کمال و راتش باطن که سرود
 نمی شد هیچ چیز اختیار نمی کرد و نمی فرمودند تا غایت کار نمی دانستم که چه
 میخورم و از کجا و کرا میخورم و بکه روستی آم و از که اعراض می کنم و
 فارق پاک ناپاک چون بگیرم چون حضرت جلال الحق والدین کرات مرات
 فرمودند بعد از شیخ احمد عبدالحق عرض کردند اگر نان شامخ باشد این فقیر بخورد

حضرت شیخ جلال الحق والدین در حال آدمیان بیرون شهر فرستادند تا
 شامخ آرند المقصود نان برنج و شامخ آوردند حضرت شیخ جلال الحق
 والدین شیخ العالم را نان شامخ خورانیدند و فرمودند اے عبدالحق
 خدا یقیناً پاکست پاک را پاک سازد و از ناپاک همیشه پاک دارد تو
 متوجه حضرت پاک باش آن گاه حضرت احمد عبدالحق را الطینان قلب شد
 و تسکین باطن پیش آمد الحمد لله علی ذلک

نقل است قطب الموحیدین حضرت شیخ احمد عبدالحق قدس سره
 چنان مستغرق حال و درایم الاحوال می بودند اگر کسی از قرابت و یا از
 مریدان و یا آشنایان می آمدند و چشم بسته می پرسیدند که
 تو کیستی او عرض میداشت که من فلانم۔ باز شیخ العالم پرسید که فلان
 کیست و او عرض می داشت که فلان بن فلان تا چند پشت خود را
 و جواب می گذاشت تا حضرت شیخ العالم معلوم میکردند که فلان
 از آن ماست نه کمال سبحان الله و خجسته سلطان حال در حال راه
 پیر خود سید الاولین و آخرین کمال خود را رسانیده و تحصیل مقامات
 ساخته و بذاکما سأل رسول الله صلی الله علیه و سلم عن عائشة
 رضی الله عنها حين جاءته في حال الاستغراق من انت و نقل ان
 رسول الله سالها من انت بقلم التاء و لم يقدر بالفرق بين
 التذكير والتانيث بغلبة الحال فقالت عائشة رضی الله عنها انا
 عائشة فقال رسول الله صلعم من عائشة فقالت انا بنت

ابا بکر بن قحافة فقال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من قحافة
 فهربت عائشة رضي الله عنها من بين يدي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فقالت عائشة رضي الله عنها لو لهربت من
 بين يديه لاحتزقت فاذا خرجت من حجرته قعدت على بابيه و
 تنهى خواص اصحاب رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ من دخوله
 فقالت لهما ان مُحَمَّدًا عَشَقَ رَبِّهٖ فاذا خرج رَسُولُ اللَّهِ مِنْ حَجْرَتِهِ
 وَاَفَاقَ مِنْ حَالِهِ فَسَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنَ الرَّسُولِ
 صَلَاحًا فَقَالَ الرَّسُولُ صَلَاحًا مَعِ اللَّهِ وَقَدْ لَا يَسْعَى فِيهِ مَلَكٌ
 مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ -
نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
 الاقطاب شیخ الشیخ العالم حضرت مخدوم احمد عبدالحق بتاریخ پاتردم
 شهر جمادی الثانی شب دوشنبه سده اربع و ثلاثین ثمان مائت
 بعد از نماز تہجد جان بجان سپردند

فصل دہم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس قطب الاقطاب
 آن سرور مشائخ کبار آن بادشاہ اولیاءنا مدار حضرت جلال الحق والحق
 بن محمود پانی پتی قدس اللہ سرہ
نقل است - قطب الموحیدین حضرت جلال الحق والحق در ہر لمحہ و در ہر لحظہ
 بشاہدہ محبوب حقیقی چنان مستغرق بودند هیچ اخبار از عالم اکوان نہ ہستند
 چون قطب الموحیدین حضرت شاہ شمس الدین ترک پانی پتی خرقہ خلافت

و حالات حضرت مخدوم
 کبار و اولیاءنا
 و تاریخ اعراس
 و تاریخ وفات

پوشانیدند و فرمودند لے جلال الدین این خرقہ محمد مصطفیٰ و علی المرتضیٰ
 و پیران خواجگان چشت است فقر و فاقہ اختیار کنی و از اغیار اعراض کنی
 بمطابق امر معلی فقر و فاقہ اختیار کردند و علی الدوام در خانہ
 حضرت فاقہ گذشتی و بر آن فقر و فاقہ قانع و شاکر بودند

نقل است - روز طائف فقرار بجانب معلی آمدہ حصول سعادت
 پاتردم نمودند و معروض داشتند و قتیکہ بایان جمہ جماعت تحریمہ
 سے بندیم کعبہ معظمہ امشاہد می نمایم حضرت شیخ جلال الحق والحق فرمودند
 درین خانقاہ مردانند و قتیکہ تحریمہ سے بندہ نظر از عرش تا فرشتہ شاہدہ
 محبوب می کشایند و ہر لمحہ و ہر لحظہ از مشاہدہ محبوب خالی نیند و این اشارت
 بر مریدان خود ہائے فرمودند و آن جماعت فقرار سرور پائے حضرت
 آوردند و استفادہ حاصل ساختہ بر رفتند

نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
 الاقطاب قطب مدار و آن شاہنشاہ نامدار عالمقدار حضرت شیخ
 جلال الحق والحق پانی پتی بتاریخ سیزدہم ماہ ربیع الاول روز چہارشنبہ
 بعد از نماز تہجد سہ اربع و تین بعد مائتہ جان بجان سپردند الحمد للہ علی کل
فصل یازدہم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراس آن
 اولیاءنا مدار عالمقدار قطب مدار حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی منقول است
نقل است - قطب الموحیدین حضرت شیخ شمس الدین قدس اللہ سرہ
 العزیز را خرقہ خلافت و مثال ولایت پانی پت دادہ مخلص فرمودند

و حالات حضرت مخدوم
 کبار و اولیاءنا
 و تاریخ اعراس
 و تاریخ وفات

حضرت مخدوم علاء الدین احمد علی صابر وصیت فرمودند کہ اے شمس الدین فقر
وفاقمقتضائے این قول کن فی الدنیا کانتک غیر یبک غریبانہ و فقرانہ
گذران کنی و قصد و مقاصد نشود نما خود ہانکنی چون بمطابق امر معی
بر پانی پت تشریف شریف آوردند بصرہ در گوشہ نشینند و بیاد
حق بشاہدہ حضرت حق مستغرق می مانند۔ سلطان العارفين و برہان
العاشقين قطب لاقطاب فرد الافراد حضرت شاہ شرف الدین بو علی
قلندر خادم خود را بخدمت حضرت شیخ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فرستادہ
فرمودند کہ این شہراز بزرگان معہور است حضرت شیخ العالم جواب دادند کہ
من از خود نیامدہ ام بلکہ از امر الہی و امر پر خود آمدہ ام و درین شہر ولایت
ماست و غلقہ شماست و بعد ہذا ہر دو عارفان کامل و در ذات شامل
با یکدیگر ملاقات نمودند و با ہم از کلمہ کلام توحید ذات محفوظ گشتند و
فی مابین چندان اخلاص روئداد کہ در احاطہ تحریر نمی آید و اغلب اوقات
حضرت شیخ شمس الدین و شاہ شرف الدین بو علی قلندر و حضرت شیخ
جلال الحق در پس دضہ حضرت شیخ جلال الدین احاطہ است آنجا ہر تہ
بزرگان با ہم پیوستند و با ہم کلام می گشتند حضرت مخدوم شیخ جلال الدین
بجناب حضرت شاہ شرف الدین اخلاص می داشتند و حضرت شاہ شرف الدین
بر جمال کمال شیخ جلال الدین عشق می باختند و بمقتضائے النصیب النصیب
بحضرت شاہ شمس الدین بیعت آوردند و ارادت خواستند و یکے از
خلفاء را شہیدین گشتند۔

نقل است۔ قطب الموحیدین حضرت مخدوم علاء الدین احمد علی صابر قدس سرہ
از شاہدہ و درست بعالم صحوح آمدند و از زبان دربار صیغہ
یک شمس با کافی است تا بقیام قیامت روشن خواہد ماند۔

نقل است۔ چون عمر غریبش از دنیا تمام شد و فات آن اویار
کامل و در ذات حق شامل قطب لاقطاب شیخ شیوخ العالم و انمقتضائے
وقت حضرت مخدوم شیخ شمس الدین ترک پانی پتی بروایتے بستایخ
پانزدہم شہر جمادی الاول و بروایتے مشہور و ثنیم جمادی الثانی روز جمعہ
وقت اشراق سہ عشر و سبعمایہ جان بجایان سپردند الحمد للہ علی ذلک
فصل دوازہم۔ در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراض آن قطب لاقطاب
فرد الافراد با الاستحقاق صابر حضرت مخدوم علاء الدین علی احمد صابر متقولات
نقل است حضرت سلطان المشائخ شیخ نظام الدین در تخریحات القلوب
می نویسند کہ تالیف حاصل الخاص است حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجدونی
می فرمایند کہ دیگر مریدان عارفان محرم ہر اقلاب روح من اند و شیخ
علاء الدین علی احمد صابر محرم رسیدہ من است۔

نقل است۔ حضرت شیخ فرید الحق مسعود اجدونی بطریق فصاحت بحضرت
علی احمد صابر را می فرمودے کہ اے علی احمد ہر کہ یافت از خدمت و دریشان
یافت و ہر چہ می خواہی از خدمت ایشان دریاب و علی الدوام طعام
بر دریشان قسمت کن و بخوران بمطابق امر معی دوازہ سال طعام بفقراء
می خورانیدند و خود چیزے نخوردے روزے حضرت گنجشکر حاش بعد حقیر

فصل دوازہم
در بیان خوارق عادات
و تالیخ اعراض آن
قطب لاقطاب

وپرسید که ای علی احمد ترا چه حالت است که چندین حقیر می شوی دیگر نفع از
 عرض داشت کردند که مدت دوازده سال است چیزی از جنس طعام نخورده
 اند حضرت قطب العالم گنجشکر فرمود که چرا نمی خوری - شیخ علاء الدین علی احمد
 صابر عرض داشت کرد حضرت برای خورائیدن فرموده بودند نه برآخورن - والله عیاذک
نقل است حضرت شیخ فریدالحق مسعود اجد صفتی خرقه خلافت مع مثال و
 ولایت شهر کلیر حضرت شیخ علی احمد صابر رایج درویشان عالم صاحب خان
 همراه حضرت شیخ واده مرخص فرمودند و درویشان از فرمودند آنچه که در
 عروج معارج مقامات در مرتبه ذات یعنی آن مرتبه کیفی است که
 آنجا حضرت اسما و صفات محو اند بقیه مانده بخیریت ایشان حاصل کنید
 الغرض که حضرت شیخ العالم با جماعت درویشان شهر کلیر رسیدند و
 یکجائی استقامت نمودند - آن درویشان که همراه حضرت بودند شهر
 بولایت حضرت شیخ العالم دادند چون همه ایشان صاحب ته حال شکسته
 بال بودند و ساکنان شهر کلیر به تسخر پیش آمدند و گفتند که صاحب ولایت
 همچنان باید و آن شهر بگلانی مثل دلی بود و بهفتاد عالم صاحب مسند و
 پالکی نشین بودند بر دژ جمعه در مسجد حاضری شدند و وقتیکه خطیب خطبه
 می خواند حضرت شیخ العالم نصره پاداشتی و همه علمای گفتم ایشان
 را از مسجد بیرون کنید بمقتضای امر همه درویشان از مسجد بیرون می
 کردند و همه درویشان بر جور و جفا را ایشان شاگرد صابر بودند و
 مدتی همه برین منوال گذشت حضرت شیخ العالم عیضه بنجاب مع حضرت

فریدالحق والدین نوشت که مردمان اینجا این قدر شوخ و شنگ سرا
 جنگ اند که درویشان را به نماز از مسجد بیرون می کنند چون حضرت
 شیخ فریدالحق عیضه بخواند و بخوش آمد عالمان آنجا را نامه بنشت بر
 این مضمون که ولایت علی احمد صابر همچون ولایت حضرت عیسی و نوح علیهما السلام
 است از وی ترسید و بر حکم او کار کنید و او را چون غریب غریبان
 فرید و ایند چون علماء آنجا را شقاوت ازلی سرا زگر بیان بر می زد و نوشته
 حضرت گنجشکر مؤثر نه شد بهمان طرق سلوک نمودند که سابقا بود با حقیقت
 حال حضرت شیخ العالم بنشت در جواب آنحضرت فریدالحق والدین دو
 کلمه در هندوی نوشت که بگری تسادی بی کبه کها و بهادین کها و -
 چون حضرت شیخ العالم خطا حضرت گنجشکر بخواند همچون شیر شیرانه گردید
 بر دژ جمعه برای نماز و صف اول نشستند همه علماء سلوک سابقا نمودند
 که از مسجد بیرون کردند حضرت شیخ العالم بسمت قبل ایستاده مسجد را
 فرمان داد که ایشان را در زیر زمین باید بوجوب امر عالی متعالی مسجد
 بیفتاد همه را غارت کردند و بعد از آن حکم کرد همه شهر زیر و زبر گردید و یک
 محله از معتقدان حضرت بودند بخدا خود داشتند پس ای عزیز از غضب و یار الله باید ترسید

جراحت اللسان لها التیام	ولا یتام ما جرح اللسان
جراحت نیزه به گرد و دبار و	و لے جرح اللسان غیرت ارد

الحمد لله على ذلك

نقل است چون عمر عیضه از دنیا تمام شد وفات آن قطب الاقطاب

۱۶۶
 لولور لجه حقیقت و غرر گلزار شیخت شیخ الاسلام حضرت شیخ علاؤ الدین
 علی احمد صابر بتاریخ سیزدهم شهر ربیع الاول روز دوشنبه بوقت اشراق
 بعد ادا نماز برین حدیث را آیت ربانی فی لیلۃ المعراج علی صورت
 اصد مشاب قطب در قضا آمدند و در عین قص جان بجان سپردند و عمر
 شریفش هشتاد و پنج سال بود و فی شانئ خمس و عشر سبع مائتہ الحمد لله علی ذالک
فصل سیزدهم در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض آن شیخ شیوخ
 العالم و آن قطب علامۃ الدہر قطب العالم و در سراسر محرم و کرم و مرغ و جان
 صید بکیم حضرت شیخ فرید الحق گنجشکر مسعود اجد و صنی قدس الله سرہ
 منقول است نقل است حضرت شیخ نظام الدین اولیاء و در تصانیف
 خود بای نویسنده گاه گاه حضرت شیخ فرید الحق در حالت سکرستی شہو
 حضرت الذات میفرمودے اغلب بزرگان سلف بیک چیزے فروشد
 اند من برگزینے فروشدہ ام بیکبارگی خود را فدائے محبوب حق ساخته
 ام و نیز حضرت ہمیشہ در جنگل ہاشی حق کہ دو آذوہ سال محبت حضرت
 قطب جمال الدین احمد البانوی می ماندند و بر وایت بیت و پخمال اند
 اند چون از ہاشی بطابق امرابی پہن رسیدند منزل گاہ بنجانہ مخدوم
 بہاؤ الدین ذکر یا در ملتان نمودند حضرت مخدوم بہاؤ الدین ذکر یا عرض داشت
 کرد حضرت باوجود چندین نعمت عظام فقر حاضران مجالس شریف را
 بے ثورے یا بم باعث معلوم نیست حضرت شیخ فرید الحق و الدین جواب داد
 کہ اسے برادر بہاؤ الدین نیمہ نعمت خود را بجمال خود عطا نمود و نیمہ نعمت کہ

فصل
 در بیان عادات
 و تاریخ اعراض
 آن شیخ شیوخ
 العالم و آن قطب
 علامۃ الدہر
 قطب العالم

باقی ماندہ بود و در جنگل جمال خود پاشیدم جمال جمال ماست گرد سر جمال
 بگردم و اغلب اوقات حضرت شیخ فرید الحق قدس سرہ میفرمودے
 گر ادا ت پیر ہم جائز بودی پیش مرید با جمال خویش آوردی ارادت ہم فرید
 چرا کہ جمال جمال ماست گرد سر جمال بگردم - الحمد لله علی ذالک
نقل است یک جماعت از صوفیان صوف پوشش بجناب معالی
 حضرت شیخ فرید الحق و الدین آمدہ حصول پائوس و ملت نمودند و عرض داشت
 کردند اسے حضرت شیخ العالم من شمار اور بیت المقدس معاینہ کردہ ہوم
 حضرت جواب داد اسے فیما بین عہد محمود ہچمان بود و از این اسرار
 بحضور کے نخواہم گفت فی الحال جماعت در ویشان ناوم شدند کہ ستر شیخ
 را ظاہر کردیم باز از زبان دربار فرمود ہر جا کہ مردان خدا باشند ہما سجا
 در پیش نظر ایشان خانہ کعبہ و عرش و کرسی و ہر چه موجودات موجود است
 در پیش ایشان موجود است باز در ویشان فرمودند نظر پیش کنید کہ قدرت
 خدا تعالی را مشاہدہ نمایند چون حضرت شیخ العالم توجہ نمودند آن رؤیشان
 خانہ کعبہ و عرش و کرسی و حقایق ہمہ موجودات از تحت الشری تا بعرش
 معائنہ کردند و آفتاب جمال اللہ کوثر السموات و الارض بر ایشان
 روشن شد و ہمہ راعی یافتند و غیر از نظر ایشان برداشتند و ہمہ رؤیشان
 در پای حضرت افتادند و بیعت نمودند از زبان دربار فرمود اسے عزیز
 چشم غیر بین خدا بین نشوند بچند مدت مجاہدہ کنانیدہ و حرۃ خلافت و مثال
 دادہ پیوستہ ان مخلص فرمودند - الحمد لله علی ذالک

نقل است چون وقت وصال حضرت شیخ فریدالحق والدین قریب قرب
رسید همین تکسیر بدنی پیدا شد از صبح تا شام پنج ختم قرآن شریف کردند
بعد از آنکه هر مشغول گشتند چندان فکر از غلبه اشواق و اذواق محبوب
کردند از هر بن موت قطره های خون جاری شده نقوش اسم الله بر زمین
پیدا شد و بعد از فراغ ذکر خلائق از معتقدان و مریدان و فرزندان را فرمودند
از خانه بیرون شوید بطابق امر معصی از خانه بیرون شدند همان ساعتی که گذشت
بود آواز برآمد که این زمان دوست بدوست خواهد پیوست همه معتقدان بجا
و آمدند حالت شیخ العالم را در گون یا قند و نماز عشاء با جماعت گذاروند
بعد از آن بیوشش گشتند ساعت گذشت از بیوشی باز آمدند و پرسیدند
که نماز عشاء گذارده ام یا نه گفتند آری فرمود که یکبار دیگر بگذارم خداوند
چه شود و دوم کرت نماز ادا نمودند و باز در عالم استغراق شدند چون باز بیوش
آمدند پرسیدند که نماز عشاء گذارده ام یا نه گفتند آری فرمود یکبار
دیگر بگذارم خداوند چه شود غنیمت است که هر بار از نماز ادا شود بعد از
سربسجده نهادند چند کرات مرات **یا حیی یا قیوم** گویان جان بجان شدند
و از عالم غیب یک صدای حبیب برآمد امانت بر زمین بود حق پیروند - الحمد لله على ذلك
نقل است - چون عمر شریفش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
الاقطاب فرد الافراد حضرت شیخ فریدالحق والدین گنجشکر مسعود اجد هنی
کنود و پنج سال بود به تاسخ پنجم شهر محرم الحرام شب شنبه اربع و تسعین
و ستائمه جان بجانان سپردند - الحمد لله على ذلك +

ظاهری باطنی گردد حضرت خواجہ معین الدین خواست که بر تختہ اعوذ بیا لله بنویسد
 یافت از غیب غیب الغیب صدائے دلربائے در داد باش اے خواجہ معین الدین
 که حمید الدین ناگوری از ناگورے رسید ہمین که قاضی حمید الدین ناگوری بموجب
 امر آئی که فرمان حضرت حق در رسید که اے حمید الدین در او شش پرو و
 تحتہ قطب الدین ما بنویس بجزو این صدائے دلربائے قاضی حمید الدین
 در عالم طیران شدہ بطرفہ بعین از ناگور باوشن رسیدند حضرت خواجہ
 معین الدین چون قاضی حمید الدین را معائنہ کرد و بتواضعات کریانہ و تملقات
 رحمانہ پیش آمدند و تحتہ بر دست قاضی حمید الدین دادند تا بسبحہ الله
 بنویسند - قاضی حمید الدین پرسید کہ بابا قطب الدین چه نویسم خواجہ قطب الدین
 فرمود **سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْمٰی بِعَبْدِکَ لَا یَمُنُ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَلَا الْمَسْجِدُ**
الْاَقْصٰی بزرگوارند قاضی حمید الدین پرسید کہ بابا قطب الدین سبحان الذی
 سیپارہ پانزدہم است و باقی اول از کہ آموختی حضرت خواجہ فرمود کہ مادرم
 پانزدہم سیپارہ یادداشت نظر بر دل مادر کروم الله سبحانہ تعالیٰ بجز قدر
 قدرت خود با بطل العین در آور دیا و گردید بجزو شنیدن این ماجرا قاضی
 حمید الدین در عالم حیرت بماند و **سُبْحَانَ الَّذِیْ** تا آخر سورہ بر تختہ نوشت و
 در چہار روز قرآن شریف قاضی حمید الدین یا و کنانید قاضی حمید الدین
 فرمود اے بابا قطب الدین تو دوست خدا هستی الله سبحانہ و تعالیٰ ہمہ علم
 ظاہری و باطنی ترا بہنگام طفولیت عطا کردہ - قاضی حمید الدین بعد فراغ
 علم ظاہری بحضرت خواجہ معین الدین تسلیم کرد و عرضداشت نمود قطب الدین

مرید و خلیفہ شماست الحال تعلیم بعلم باطن بجا هدایت و ریاضات تعلیم
 نمایند و تربیت علم ظاہری از ماست و تربیت علم باطنی از شماست *
 نقل است قطب الموحیدین حضرت شیخ فرید الحق والدین می فرمایند کہ در
 بشرف دولت پابوس خواجہ قطب الدین مشرف شدم دوران مجالس شریف
 و محل منیف قاضی حمید الدین ناگوری و مولانا شہاب الدین اشرف شرف الدین
 ابوعلی قلندر پانی پتی و یاران دیگر دوران مجالس شریف حاضر بودند و برین
 ایشان محبوب بود حالتی پیدا شد چنانچہ ہمہ در ذکر شدہ چندان گردند از خوش
 بیوش گردیدند و باز در ذکر شدہ بحدے ذکر گفتند از ہرین موسے جو بہائے
 خون روان گردید و از ہر قطرہ ہائے نقوش سبحان الله پیدا شد و از ان
 نقش آوازہ ذکر محبوبے می آمد و سید شرف الدین ابوعلی قلندر نیز بہر حضرت
 امام المسلیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی اندام ایشان را قطب الموحیدین شیخ
 فرید الحق والدین در ملفوظات خود با از جانب مادر سید نوشتہ اند والدہ حضرت
 قطب الاقطاب قطب جمال الدین بانوی و والدہ حضرت شاہ شرف الدین
 ابوعلی قلندر و والدہ شاہ قرخ کہ در گمانہ آسودہ اند و بہر تہ ہمیشہ زادہ حضرت
 میران سید نعمت الله شہید کہ در قلندہ ہائی آسودہ اند و از قلم جامع
 الروایات است حضرت امام اعظم در بقدا کشتہ شدند بہر بعد یک صد
 و پنجاہ سال از ہجرت محمد مصطفیٰ صلی الله علیہ وسلم و بہتاد سال در دنیا بقید
 حیات بودند بتاریخ دہم ماہ رجب بروایت دہم ماہ رمضان المبارک
 جان بجان سپروند و بیک روایت بتاریخ چہار دہم ماہ شعبان *

نقل است از فرایده السالکین من تالیف حضرت نجف قاضی حمید الدین ناگوری و علاء الدین کرمانی و سید شرف الدین پانی پتی
و غیره عزیزان دیگر حاضر بودند از عرضش تحت الشرف پیش نظر ایشان
حجابی نبود و همین سخن از مسافران کعبه معظمه می رفت حضرت خواجہ قطب الدین
بزرگان مبارک فرمود که اللہ سبحانہ تعالیٰ را انسان کامل اندوختی خود
فانی و خرابه درجائی خرابه مقام می داشتند کعبه معظمه با موریام آبی
است ہر جا کہ ایشان گرد ایشان طواف کن ہدیرین سخن بودند حضرت
خواجہ و بزرگان دیگر برخاستند و استاده شدند در عالم تحمیر با ذوق
و اشتاق در مشاہدہ محبوب تفرق گشتند۔ القصد خواجہ بزرگ آن عزیزان
دیگر یک یک تکبیرات برداشتند مثل حاجیان کہ بطواف کعبہ می خوانند
و از اعضائے ہر یک از ایشان جو یہائے خون دان شدند و از ہر قطرہائے
خون کہ بر زمین مے افتاد و نقوشش تکبیرات بر می آمد چون بعالم صحوات آمدند
کعبہ معظمہ را پیش خود استاده دیدند چنانچہ آداب است بجا آوردند چہار بار
گرد گرداوی گردیدند بالتف اند غیب غیب انیب یک صلائے دلربائے
دروادائے بزرگان کامل و اسے واصلان بذات حق شامل حج و طواف
شما اللہ سبحانہ و تعالیٰ قبول گردانید و بنشانید ہمہ لوث عصیان الحمد للہ و ذلک
نقل است حضرت خواجہ قطب الدین از عالم فناء بعالم بقا و رحلت فرمود
و در قبور نہادند قاضی حمید الدین ناگوری چند ساعتی بر سر قبر حضرت خواجہ
استادند و در مراقبہ احوال قبر و عالم برزخ حضرت خواجہ متکشف گردید

چہ بینند کہ منکر نکیر آمدہ مؤذنب آداب حسنہ بحضور حضرت بنشستند و
خواستند کہ بہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ و الغفران سوال کنند کہ من ترابک
و من نبیک و دینک و اسلامک در پس این فرشتگان دیگر
آمدند و کاغذ رنگین بخط سبز نمکین بحضرت خواجہ قطب الدین دادند و مضمون
در آن کاغذ ہمین نمط بود کہ اے قطب الدین من از تو خوشنود و از
عظمت برکت تو عذاب از ہمہ اہل قبور گنہگاران و تہ کاران امت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم برداشتم چون خلایق الہی در عالم حیات
از تو منفعت می یابند و اہل بیت نیز از تو نفع یابند و نیز قاضی حمید الدین
می فرمایند باز دیدیم کہ دو فرشتگان دیگر رسیدند حضرت خواجہ اسلام
حضرت حق تعالیٰ رسانیدند و منکر نکیر را فرمان بت العزت رسانیدند از
قطب الدین ما سوال مکنید و من با قطب الدین خود سوال کردہ ام و او این
جواب دادہ - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذَٰلِكَ

نقل است - چون بتاریخ چہار و ہم ماہ ربیع الاول روز پنجشنبہ
بوقت صبحی پیش دروازہ جماعت خانہ قوالان دست نرمک نرمک بہ
تنبور بہ نغمات میسمی زد حکم معلی حضرت خواجہ رسید اندرون خانہ
بیانید و این بیت در نغمہ می گفتند

عاشق رویت کجا بیند بکس	بستہ موت کجا یا بد خلاص
------------------------	-------------------------

چون حضرت خواجہ قطب الاقطاب در گریہ و زاری آمدند و ہچنان
صلاح الدین غزنویان و نصیر الدین پسر کریم الدین این بیت آغاز کرد

کشتگان خنجر تسلیم را | هر زمان از غیب جان دیگر است

چون قطب الاقطاب در سماع آمدند و گاهی اینقدر سماع زنده بود و موازنه ده گز جست می زدند و باز بر می افتادند و در تمام روز و شب حضرت شیخ الاسلام در سماع می بودند حتی که چهار روز همچنین گذشت روز دوشنبه از بهرین موی قطب الاقطاب خون چکیدن گرفت هر قطره های که بر زمین افتاده از دوی اسم الله بر آمدی و نقش الله بر زمین هویدا گشته چون بوقت عشاء رسید برین بیت سه

کشتگان خنجر تسلیم را | هر زمان از غیب جان دیگر است

جان بحق تسلیم فرمودند چنانچه قدوة الاولیا حضرت امیر خسرو می فرمایند جان بر این یک بیت داده آن بزرگ کشتگان خنجر تسلیم را | هر زمان از غیب جان دیگر است

الحمد لله على ذلك

نقل است - چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد آن قدوة الاولیا و زبدة الاصفياء قطب الاقطاب حضرت خواجه قطب الدین نجیب ارادشی قدس سره بتاریخ چهار و هم شهر ربیع الاول روز پنجشنبه بوقت چاشت جان بجان سپردند - توفی ۳۵۰ و خمس و ثلثین و ستائیه و عمر شریفش آنحضرت بمیت و چهار سال بود - الحمد لله على ذلك
فصل شانزدهم - در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراس آن گل گلزار معانی و غرر بوستان سبحانی و آن واقف اسرار علی مع الله و آن واضح

فصل ۱۵
در بیان خوارق عادات
آن بزرگوار

مواضع لطائف مشاهدات لاهوتی حضرت خواجه معین الدین حسن نجرى قدس سره منقول است نقلت قطب الموحدين حضرت خواجه معین الدین شیخ با عظمت و صاحب کرامت و عالم علوم ظاهری و باطنی کمال برکات داشت و اعلیٰ تصانیف آنحضرت در ملک خراسان و ولایت مشهور و معروف است و بمقتاد سال حضرت خواجه دو جهان در شب خواب زکروه و پشت مبارک بر زمین نهاده و بمقتاد سال وضو میمون جز بقضائے انسانی مبطل نشده بود چونکه ولایت هندوستان بنام حضرت مسلم شد در ملک کفر نماند و اینست حضرت خواجه را هند الولی می نامند نقلت روز قطب الموحدين حضرت خواجه معین الدین با جماعت فقرا اهل کمال در سجده نشسته بودند حضرت خواجه را از سرگستی شهود حضرت الذات حالتی پیدا شد و در عین حالت ذکر جهر آغاز کردند بقضائے حالت آنحضرت دیده همه بزرگان دین و اهل یقین که در آن مجالس شریف و محل منیف حاضر بودند فی القور همراه حضرت خواجه دو جهان بند کمر مشغول شدند یک شب از روز در حالت ذکر گذشت که از خودی خواجه شائبه اثری و خبری نماند و از بهرین موی مبارک خون روان شدند و از هر قطره های خون نقوش اسم الله بر زمین پیدای شد و از هر نقوش الله یک صدای دلربای اسم الله بر می آمد - الحمد لله على ذلك
نقل است حضرت خواجه معین الدین در سالی بطواف خانه می رفتی گاهی در شش ماه و گاهی در یک ماه و گاهی در هفته و گاهی علی الدوم روز بر زبان مبارک اند چون کارین بکمالیت سید کعبه معظمه گرد من می گردید

نقل است حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری شہناز دراز شاہدہ دوست ششم
 بستی داشت بوقت نماز در عالم صبح آمدہ می کشاف در آن وقت برہر نظر
 افتادے ولی اللہ ویا اہل کرامت می شدے و گاہے گاہے فرمودے کہ من ہرگز
 پائے و بہشت نہم تا کہ میدان من در بہشت نروند حضرت خواجہ معین الدین
 می فرمایند کہ روزے من و حرم خانہ کعبہ مشغول بودم از غیب غیب الغیب
 ہائے آواز داد کہ اے معین الدین من از تو خوش نمودم و ترا و اہل بیت ترا
 بخشیدم بجزو آن جدائے حالتے پیدا شد باز حضرت عزت عرض کردیم یا الہی انما
 مرید معین الدین و مرید میدان معین الدین ہستند آنہارا بخش باز ہائے آواز
 داد از برائے تو بخشیدم و حضرت خواجہ جہان اعلیٰ اشواق و افواق و سماع
 بسیار می شدے حتی کہ از حالت سماع در عین سماع از خود غائی و در مقام اتصاف
 الا فرق بینی و بینہ کو می گشتے و ہر کسے کہ در عین حالت سماع دوران
 مجالس شریف و محفل منیف حاضر شدے او ہم صاحب سماع گشتے و حضرت
 خواجہ قطب الدین بختیار اوشی می نگارند کہ دوران مجالس شریف و محفل منیف
 حضرت خواجہ معین الدین شیخ شیوخ العالم ہنر شیخ شہاب الدین ہروری
 و شیخ احمد الدین کرمانی و محمد اصفیاء و خواجہ اجل شہیرازی و شیخ سیف الدین
 ماجرزی و شیخ جلال الدین تبریزی و اعلیٰ دیگر مشائخان کبار و اولیاء نامدار
 از اطراف دیوانہ آیدے حصول سعادت ابدی و استفادہ از علوم و معارف
 الہی می بردند و از زبان گوہر شاہ حضرت خواجہ معین الدین می فرمودے ادنی
 درجہ از برجات الہی بقام قرب مہمعارف کامل آنست کہ از خود غائی شدے

و بصفت محبوبی گشتے یک لخت از لمحات بعالم یکف سدا و نجات بہشت
 و باز بلکہ دیگر از مقامے مقامے رسند کہ خبر از خود و از ان مقام ندانند کہ کجا
 می روند الحمد للہ علی ذلک نقل است حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری
 قدس سرہ نماز و الرض تا کہ سلطان التارکین از ناگور نیامدے او انفرمودے
 حالانکہ سلطان التارکین پنجوقت و نماز برائے امامت حاضر شدے - روزے
 از روزہائے سلطان التارکین چند ساعت توقف نمودہ حضرت خواجہ معین الدین
 از نماز فارغ شد بہین سلام دادہ بود حاضر شد عرضداشت کرد و ادا و وضو
 توقف شد تریدم سلطان التارکین با چند مقتدیان برائے نماز ایستادند
 حضرت خواجہ معین الدین باز پس سلطان التارکین نماز ادا نمود و بعضے مقرر
 حضرت عرضداشت کہ دنیا حضرت یک مرتبہ نماز ادا نمودہ بودی بار دیگر چرا کردی
 حضرت خواجہ صاحب فرمودند وقتیکہ نماز پس سلطان التارکین ادا نمایند و
 نظر من کنگرہ عرش می آید و مشاہدہ می نمایم الحال کہ من نماز ادا کردہ بودم
 کنگرہ عرش در نظر من نیامدہ بود سبحان اللہ چہ صاحب کمال مرید حضرت
 بود باین مراتب سائیدہ بود - الحمد للہ علی ذلک

نقل است قطب الاقطاب پیر العارفین و قدوة الکاملین امام الاولیاء پند
 شیخ الاسلام و برکت الانام حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری بتایخ نیوم
 رجب المرجب حافظے از کلام مجید و فرقان حمید بجناب محلے حضرت حصول
 دولت پایوسس نمودہ چند آیات و کلمات میخواند بجز و ہستم کلام اللہ
 برایشان حالتے از حالات قرب الہی مستولی شد حتی کہ سہشت بار و زود عالم

مستی شهود مانند و هیچ ناز و بجماعت فوت نه کردند و می آرند حضرت خواجہ
 معین الدین قدس اللہ سرہ و نور مرقدہ چون از عالم فناء بعالم بقا رحلت فرمود
 بر جبین مبارکش ایشان نگاشته پیدا آمد هذا حبیب اللہ مات فی حب اللہ
 نقل است چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن مشایخ کبار و
 اولیای نامدار قطب الاقطاب فرد الافراد حضرت خواجہ معین الدین حسن بخاری
 بتاریخ ششم شهر رجب المرجب بروز دوشنبه و عمر شریفش یکصد و پنجاه
 بود سنہ ثلث و ثلثین و ستمائے بود جان بجان سپردند۔ الحمد للہ علی ذلک
 فصل شانزدهم۔ در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراس آن سرور
 مشایخان کبار و آن اولیای نامدار قطب الاقطاب حضرت خواجہ عثمان ہارونی
 قدس اللہ سرہ منقول است نقل است حضرت خواجہ معین الدین می فرمایند
 چون بجانب مکہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی در مساجد سید الطوائف مشایخان
 کبار حضرت شیخ جنید بغدادی حصول سعادت ابدیہ و ازلیہ دولت پائوس
 حاصل کردیم و اعلیٰ مشایخان کبار و اولیای نامدار در آن مجالس شریف و محفل
 منیف حاضر بودند بشرق بیعت حضرت خواجہ عثمان ہارونی مشرف شدم
 بہمان ساعت از زبان دربار فرمود کہ بالا آسمان نظر کن بمقتضائے امر
 معلیٰ نظرم ہوئے آسمان افتاد از زبان دربار فرمود چہی بینی عرض کردم
 کہ الرحمن علی العرش استوای را مشاهده می نمایم۔ باز از زبان گوہر نثار
 فرمود کہ در زیر زمین گاہ کن عین بجز دیدن فرمود از کجائے کجائی بینی گفتہ کہ تہی
 حقایق ممکنات اما تحت الشرائع بر منجلی است باز از زبان گوہر نثار فرمود

فصل اول
 در بیان احوال و
 خواص و مناقب
 حضرت خواجہ
 عثمان ہارونی

سورہ اخلاص ہزار بار بخوان بمقتضائے امر عالی متعالی خواندم فرمودند کہ باز
 یہ بین حالا چہ در مشاہدہ می آید عرض داشت کردم تمامی حقایق ہشترہ ہزار
 عالم از عرش تا تحت الشرائع منکشف گردید باز فرمود اے معین الدین حضرت
 حق تو بجوم الطاف صفاق اعطاف کار ترا انصرم گردانید۔ الحمد للہ علی ذلک
 نقل است حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہ می فرمایند چون ہمراہ حضرت
 خواجہ عثمان ہارونی بزیارات کعبہ معظمہ می رفتہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی
 در حق این درویش دلریش مناجات بدرگاہ حضرت کائنات دست فراز
 کردند از عالم غیب غیب الغیب ہاتف آواز داد اے عثمان من معین الدین
 ترا قبول مقبول خود کردم و یکے از اخلاص لایخصان محبوب بارگاہ جناب کبار
 ماست باز از انجا ہمراہ عارف سبحانی حضرت خواجہ عثمان ہارونی بزیارات
 مدینہ منورہ و حصول سعادت ابدیہ و ازلیہ سرور کائنات خلاصہ کل موجودات
 افضل المخلوقات تاج الالبیاء آن دائرۃ الاحدیت اولیٰ بمعنی و آخری بصورت
 احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بر فتم بعد چند گاہ حصول زیارت
 روضہ منورہ میسر آمد حضرت خواجہ عثمان ہارونی این شیخ را فرمود اے
 معین الدین سلام کن بمقتضائے امر معلیٰ عرض کردم صدائے دلربائی
 مس و مرا نبیاء بگوشتش ہوشش این عاجز رسید و علیکم
 السلام یا شیخ البر والبحر۔ الحمد للہ علی ذلک
 نقل است چون حضرت خواجہ عثمان ہارونی صلوة مکتوبہ ادا فرمود
 از عالم غیب غیب الغیب ہاتف آواز داد اے عثمان من صلوة ترا

قبول کر دیم تا بخواہ بدرگاہ کبریائی من ہرچہ میخواہی تا بقو بفضل عمیم خویش
 عطا نمایم حضرت خواجہ عثمان ہارونی فرمودے الہی من ترمای خواہم وغیرہ
 گنجائے نباشد و مرا برضائے خویش قرین دار و در جواب آن یکصد کے
 دلربائے می آمدے الے عثمان من انوار تجلیات ذاتیات بر تو عطا کر دیم
 و دیگر حضرت عثمان فرمودے الہی گنہگار ان و تہ کار ان اُمرت محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم را بخش باز یکصد کے می آمدے الے عثمان بنی ہاشم
 گنہگار ان اُمرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم برائے خاطر عاطر و بخشیدم
 و بعد ہر نماز پنجگانہ بہین بے دُعا و مناجات کرے و این آواز عالم غیب
 غیب الغیب از ہاتھ می شنیدے و بہین بشارتے یافتے الحمد للہ علی ذلک
 نقل است چون کہے از دنیا رحلت کرے حضرت خواجہ معین الدین
 ہمراہ جنازہ اومی رفتے چون خلایق اور اہل فون بقبر کردہ باز کردند
 خواجہ معین الدین متصل قبر اہ چند ساعات نشستہ قدرے از قرآن مجید
 و فرقان حمید می خواندے حتی کہ احوال عالم بر رخ بر آنحضرت منکشف
 گشتے چنانچہ شخصے از مریدان حضرت عثمان ہارونی از دار دنیا بدار بقا
 رحلت نمود حضرت خواجہ متصل قبر او چنانکہ رسم عادات او بود از قرآن مجید
 میخواندند بہین اثنا دو فرشتہ ہار عذاب در رسیدند و بر حضرت خواجہ
 احوال قبر و عالم بر رخ آں مرید منکشف گردید چہرہ مبارکش متغیر گردید باندہ کہ رنگ چہرہ
 اش بآل خود گردید حضرت خواجہ قطب الدین بختیاراوشی بجانب حضرت خواجہ معین الدین
 عرضداشت کہ وحشت پیر و سنگبار با عشت متغیر شدن چہرہ مبارک معلوم نہ شد حضرت

خواجہ معین الدین فرمودند چون من قرآن مجید می خواندم چہ شادہ سے نمایم
 دو فرشتہ الے عذاب بصاحب میت قبر در رسیدند چہرہ من متغیر گردید
 و ہمہ دین اثنا بر پیر من بختیار شدہ عاصیان و تہ کار ان حضرت خواجہ عثمان
 حاضر شدند عصائے بکر بہ بجانب فرشتگان برداشتہ آواز در دادند کہ
 دست عذاب ازین کس بردارید فرشتگان عرضداشت کردند کہ یا ان
 بر امر شمار دیم یا بموجب امر رحمان خواجہ عثمان گفت الے فرشتہ گان
 بدرگاہ حضرت حق از من عرضداشت کنید کہ اہلی بندہ عثمان تو عرضداشت
 بقوا این میت میدارو کہ این از مریدان من است از درگاہ حضرت
 رحمن فرمان در رسید الے فرشتہ گان عثمان مارا بگو تیداین بے فرمانے
 من نکرده برائے بے فرمانی تو این امعذب بعدائے کتم فرشتگان این
 ماجرا بحضرت شیخ عثمان آراء عرضداشت کردند حضرت خواجہ عثمان باز
 بدرگاہ حضرت حق عرضداشت کردند الے اگرچہ این بے فرمانی عثمان کردہ
 فاما عثمان دست اورا گرفته باز فرمان در رسید کہ الے فرشتہ گان برآ
 عثمان من دست عذاب از ویدارید معذب عذاب کنید و اورا بخاطر عثمان
 بخشیدم حضرت خواجہ معین الدین بحضرت خواجہ قطب الدین ہریرین معنی یک
 حکایت دیگر نقل کروند کہ یک بزرگے بود از بزرگان دین و عارفے بود
 از عارفان اہل یقین از قضائے الہی با تہام گرفتار آمدند بادشاہان نان
 بموجب امر شریعت و بقولائے علمائے طریقت اورا بقتل گاہ برونہ آن
 بزرگ مہلت بوضو خواست چون از وضو فارغ شد پشت خود را بہمت

قبل کرد و بر نطق پنشست و روی بوی پیر خود نمود سیاق گفت ای
 عزیز صاحب تمیز تو مرد مسلمان هستی و من از جانب قبله چراگر نمانیدی و بجانب
 دیگر رخ نمودی و آن بزرگ جواب داد که ای سیاق من من بوی قبله
 پیر خود کرده ام تو بکار خود مشغول باش - در همین گفتگو بوند ناگاه حکم
 بادشاه بعفو او در رسید - پس ای عزیز صاحب تمیز بوشدار باش
 از خواب غفلت بیدار باش اعتقاد او را از هلاکت جان خلاص گردانید -
 حضرت معین الدین بر اعتقاد او بار بار می گریست و فرمودند در حضرت
 عالم ناسوت اعتقاد و بیعت بجناب پیر خود نیکو ترین چیز است و اعتقاد
 از همه نیکوئیهها نیکوتر است همه پاکه مسلمان شوند و یا غوث و یا قطب یا اولی
 می باشند از عظمت و بکرت اعتقاد خود می باشند - پس ای عزیز اگر می خواهی
 تو هم از ایشان می باشی اگر جان برود اعتقاد خود را از دست نده تا تو یکی
 از ایشان باشی چنانچه صاحب عوارف و عوارف می فرمایند یکی از
 مریدان کثیر الاعمال و قلیل الاعتقاد و دیگر از مریدان کثیر الاعتقاد است و
 قلیل الاعمال آن شخصی که کثیر الاعتقاد است و قلیل الاعتقاد آن کثیر الاعمال الحمد لله
 نقل است - چون عمر عزیز شش از دنیا تمام شد وفات آن قطب
 الاقطاب و الشمس الاویار بدو الاقویاء حضرت خواجہ عثمان فاروقی تباریخ
 دهم شهر شوال شب جمعه و عمر شریفش تا بنود سال سید که جان بجان سپردند
 فصل بمقدم در بیان خوارق عادات و تباریخ اعراض القطب الاقطاب
 فردا افراد مست جام الست به غشی حضرت حاجی شریف زندنی از نسو

از نسو اسرار المشایخ منقول است نقل است از آن یومیکه در خانه حضرت حاجی
 شریف زندنی فاق شدی شیخ و رجایه نگینید و شکرانه صدر رکعت ادا
 نمودی و بعضی یاران پرسیدند از آن یومیکه در خانه حضرت فاق شدی گذرد
 شادی با عیش می گذرد و شکرانه صدر رکعت می گذارند درین چه اسرار است
 بزبان و در بار فرمود اگر بهر تار موی بر تن حاجی شریف زبانی دار و هزاران
 هزار شکرانه نماید شکرانه این دولت عظمی تواند نمود زبانی دولت فقر و خجسته
 سعادت عظمتها فقر که الله سبحانه و تعالی که خاصه محمد مصطفی صلی
 الله علیه و سلم و خاصه علی المرتضی رضى الله عنه و خاصه پیران عظام است
 قدس الله ارواحهم حاجی بیچاره را عطا فرموده و یکی از ایشان نموده الحمد لله
 نقل است قطب الموحیدین حضرت حاجی شریف زندنی قدس الله سره
 در صلوة چندان حضوری میداشت که اگر جراحت تیر یا نیزه رسید
 هیچ خبرش از خودی خود ندانست روزی قطب الموحیدین حاجی شریف
 زندنی در صحرای بصلوة مشغول بود و بقضائے آبی قطع الطریقان بر سر
 حضرت رسیدند و بهر جانب تیر می انداختند چنانکه یک تیر مفسدان
 بر تن مبارکش خلید هیچ خبری نشد سبحان الله اینچنین عاشق مرست از
 جام الست از هستی خود فانی شده بذات محبوب پیوسته و حضوری صلوة
 هیچ خبری خلیدن تیر نشد و چون از نماز فارغ شدند چه بیت که همه بار
 خون آلوده است و هیچ عیای بر خاطرش نرسید - الحمد لله علی ذلک
 نقل است قطب الموحیدین حاجی شریف زندنی علی الدوام در گریه مصیبت بود

چندان می گریست که آن گریه حضرت بر حاضران مجالس شریف و محفل منیف می شری
 شده و همه حاضر مجلسیان می گریستند چون قطب الموصین بعض اوقات
 از غلبه گریه مدبوش از موشش می پوشش می شده و باز در افاقت می آید
 حاضر مجلسیان عرض داشت میکردند که یا حضرت چندان گریه میکنی و دیگران را
 در گریه می آری چندان اثر گریه موثر میشود باعث آن گریه چیست و در مقام
 کیست بزبان مبارک فرمود که چون مرا این آیت کریمه یاد می آید و ملاحظت
 الجن والانس اکلایعبدون ای لیعی فون مراد گریه می آرد و چرا که این
 بیچاره ناچاره از حاجی هیچ نمیشود از آن سبب دایم در مصیبت می باشم -
 نقل است چون فقرار اهل دنیا برائے حصول دولت پانویس مجالس
 شریف و محفل منیف می آید اهل دنیا بر اهل فقرار بالا نشاند
 چونکه فقرار مخلص می شده خاکپای ایشان گرفته و بر روضه مبارک خود
 می مالیده و می فرموده آبی از خاکپای ایشان در ویشان مارا یکے از
 ایشان گردانی و حضرت شیخ حاجی شریف زندنی چندان در سماع اشواق و
 اذواق می داشته و هیچ خبری از هستی خود نداشته و هر کس که در مجالس
 شریف حاجی شریف زندنی حاضر شده او هم از اهل سماع میشده
 نقل است چون عمر عزیزش از دنیا تمام شد وفات آن قطب الموصین
 شیخ الاسلام مقتدایه او یار عظام حضرت خواجه حاجی شریف
 روز دوشنبه بتایخ دوم شهر رجب المرجب بعد از اذان نماز چاشت
 جان بجان سپردند صد و بیست ساله عمر می داشت +

فصل بیست و نهم در بیان خوارق عادات و تبارخ اعراض حضرت خواجه
 قطب الدین مودود چشتی از طبقات چشتیه که تالیف فاضل قاضی حمید الدین
 ناگد می است نقل است قطب الموصین قطب الموصین قطب الموصین قطب الموصین
 پادشاه او یار نامدار حضرت خواجه قطب الدین مودود چشتی مدت طویل و بعید
 سی سال شبهای بیدارانی خلوت سرای اسرار حضرت پروردگار و برپا داشت
 و مجاهدات شاق و کُنس وجود کرده در میادین فتوحات تجلیات لاهیات
 بروح پاکش رسیده و هر کرا توجهات و عنایات بطون و بنظر رحمت میس
 ادهم صاحب نعمات با عظمت و صاحب کرامات گشته و هر عزیز که در باب
 حضرت قطب الدین مودود چشتی سرور متواتر مسکن نمودی تمامی امور چه دینی
 و چه دنیوی بروی مکشوف گشته و هر مریدی که بیعت حضرت خواجه مودود
 چشتی کرده همان روز چه تحب ظامانی و چه نورانی از میان مرتفع گردیدی
 و محبوب حق را بی پروه استیائے مشاهد می نمودی و نظر آن مرید صادق
 از عرش تا تحت الشرائع افتاده و یکے از عارفان نامدار دکان صاحب
 وقار و در صفوف عاشقان و اصلاص عالی مقدر شده و غناء ذاتی برده
 حاصل شده که ان الله غنی عن العالمین وصف ایشان شده و
 گاه بیگاه گرد و دنیا رونی نگشته + نقل است قطب الموصین خواجه
 قطب الدین مودود چشتی عالم علوم ظاهری بدرجه کمال بودند از وظائف
 شریعت نبوی بمقابله یکو تفاوت و تجاوز ذکر و در مجاهدات طریقت
 گاه چندان دل نه شده و هر قوی و فعلی که از حضرت توقع می آید

مجلس
 بیان حضرت
 خواجه قطب الدین
 مودود چشتی

متوجه بجناب حضرت مجدد علی شده و بدآنچه با تفت منادی بندگشته مطابق
 آن ندا با تفت در هر امور قدم نهاده و خلاف ضار مرضی حضرت حق نگرفته
 و علی التوام لباس حضرت پیوندی مانده و گاه به جامه نو نیز پوشیده و دام
 صاحب مصاحب جالس با اهل الله بوده و دوران عصر مثل قطب الدین مودود
 چشتی کے ہر اترق لایت و تقرب محبوب حقیقی نہ رسیده بود و ہمہ شایخ خان کبار
 و عارفان نامدار متفق با تفاق و قایلین بقولات بودند کہ حضرت قطب الدین
 مودود چشتی صاحب نعمت آبی و اہل کرامت نامتناہی و ولایت یہ محبوب حقیقی
 لاتناہی دارند و نیز جماعت جمہور گفتی خیرنا خواجہ قطب الدین کجیو ایشل
 فی الملائکۃ و ہر کس بجناب فیض آبدہ مستفیض فیوضات الہی شدی
 نقل است قطب الموحیدین حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی اہل سماع
 بودند و قتیکہ بر حضرت حالت سماع آمدی و نثار مطلق متونی شدہ مست و مدہوش
 مانده و از سرگشته شہود حضرت لذات میج خبری ازین عالم شہادۃ مانہ
 و کف از دہن میمون ایشان جریان شدی و ہمہ کسان کہ در مجالس شریف و
 محفل منیف حاضر بودی و در گریہ و زاری شدی و اقلب اوقات از حلقہ سماع
 غائب شدی و بعالم غیر الغیب پیوستی و بعد از سماع حاضر شدی و روزی
 یکے از مردیان حضرت عرضداشت کرد حضرت پیر و تکیہ می خواہم کہ چیزے
 از اسرار سماع پر سیدہ استفادہ یا ہم اما از ہیبت حلال آن صاحب کمال
 نتوانستم کہ اغلب اوقات حضرت از حلقہ سماع غائب شدہ بعالم غیب الغیب
 بغیب متحد شوند و بعد از آن در عالم حق شہادت حاضر آیند این پادشہی است

از زبان گوہر نثار قطب الدین مودود چشتی فرمود کہ اے صوفی تو صوفی پوشی
 تاملی در صفائی و کس قلب نکوشی و تاملی نظر تو بر تو ظاہر است و چشم باطن
 تو برو چشتی فریدہ فاما ظاہر چون در اہل سماع در سماع می آیند نشیندہ
 کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاکیا عن ربہ تعالی یا احمد
 شراب الاولیاء اذا شربوا سکر و اذا سکر و اطربوا و اذا اطربوا طربوا
 و اذا طربوا وجدوا و اذا وجدوا وصلوا و اذا وصلوا اتصلوا و اذا اتصلوا
 لا فرق بینی و بینہم و ایشا از مقام درجہ علی حاصل آید و ہر کس ناگسج دانہ
 کہ اہل سماع در چہ مقام اند و نشاندا و را اگر اہل سماع کہ بدان مقام رسیدہ باشند
 نقل است قطب الموحیدین مودود چشتی وقتے کہ در تواجد آمدی ہر دو
 چشمہائے سوسے آسمان کردہ گاہے در خندان و گاہے در گریہ و زاری
 سینہ بکینہ بریان شدی و از غلبہ گریانی سینہ بکینہ مبارکش تر شدی
 عزیزے عرضداشت کرد یا حضرت در عین حالت وجد گاہے خندان و گاہے
 و در گریان می شوند باعث عصمت از زبان در بار فرمود محبت وصال محبوب
 در عین حالت سماع و در مشاہدہ دوست و در معاننہ انواع اسرار محبوب
 بشادی طبیعت قلوب خندان میشود و من ہمیشہ محبوب می خواہم و مرا چنین در
 تجلیات لائہایات جلوہ می دہد کہ محب بغیر حال محبوب ہرگز در یک لمحہ و در
 یک لحظہ نیاساید و محبت جز محبوب نگیرے نمی نماید و چون محبت در عین وصال
 محبوب مخصوص بخلعہ است و در آن عین حالت گریہ و زاری برائے ہمین است کہ
 مباد نفس مثال بقاعدہ بشریہ عنصریکہ کثیفہ مصلح الیہ گردد و از آن خطی و لذت

قرب مرا باز داشته بسوئے عالم اگو ان آرد پس بدان اے عزیز اگر اسرار
 سماع بر شما ظاهر کنم علماء شریعت مرا فتوئے برائے سو ختم دهند و همه پیران
 عظام ما اسرار سماع را پوشیده داشته اند و بر اهل سماع مخفی نیت -
 نقل است قطب الموحیدین سید قطب الدین مودود چشتی وقتیکه مرید بیت
 پدر عالی مقدار صاحب قار سید ناصر الدین شدند از زبان گهر نثار فرمود
 اے قطب الدین باید که فقر و فاقه که الفقر فخری نبی ماست اختیار کنی و انکشاف
 مشکلات امور درویشی همه در فقر است فقر خود شمای هر چند که درویش
 فقیر تر است کار قوی بعلو درجات تراست و سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم
 فقر اختیار کرد الفقر فخری وصف خود بلسان فصیح خود کرد و چون محمد
 مصطفی صلی الله علیه و سلم از شب معراج باز گشتند و بعد از ائے نماز فجر
 بدرگاه رب العزت و عاخواست اللهم احیننی مسکیناً و امتننی مسکیناً
 و احشرنی فی نمر صرة المساکین و همه پیران عظام فقر را فقر خود دانستند
 بتابعیت سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی که اختیار کرده و فقیران
 و طالبان خدای را دوست داشته اے قطب الدین مودود چشتی هر که
 فقیران و مسکینان را دوست دارد و بر ناصیه او اثر سعادت مندی است و
 هر که از فقیران احترام کند و محترم بفقیران گردد یقین می دانی که بر ناصیه او اثر
 شقاوت بدی و بدبختی است و از صحبت آن شقی باید که بخت و چون سید
 قطب الدین مودود چشتی همه نصائح پدر عالی مقدار صاحب قار را زود و جان
 قبول کرده بلیل زبان را بنذر گهر چنانچه رسم حضرت خواجگان چشت است

بیا دخی مشغول شدند و زخمات مشقات و جراحات مجاهدات اسفار منازل
 محبوب ارم هم دل فکار مشقتا قان بعد هزاران هزار اشتیاق می نمودندی و
 طاؤس عرفان ابیادین معرفت عرفان آبی و بیستان مراقبه در ساعت
 و در هر لحظه جلوه دادی و هر که برائے حصول دولت پانویس حضرت
 قطب الدین مودود چشتی آمده مشرف شدی با شراق باطن بطون حضرت
 خواجہ همه حقایق و اربابان و عیان نمودی نقل است چون قطب الاقطاب سید
 قطب الدین مودود چشتی در حلقه بیعت سید ناصر الدین شدند مدت
 بیست سال در زوایه دار بو انست خدای عزیز کریم غفار شسته بر ایضا
 مجاهدات بیستان معرفت آبی دل خود را منور بانوار تجلیات لاهیایات
 میگردی و هر روز دو ختم قرآن مجیدی کردی و بعد از پنج شش روز
 بمجاهدات شاد نفس آگوشمالی فاقه داده روزه افطار کردی و بلیل زبان
 را بنذر گهر از حد افزون گویان کردی و سید قطب الدین مودود چشتی از زبان
 مبارک بار بار فرمودی آن مقامیکه قرب ذات محبوب حقیقی من می ارم بچکری
 دین مقام مقابله خود نپندارم و تالی خرقه خلافت محمد مصطفی و علی المرتضی و
 پیران عظام در بر نکرده ام و قایم مقام ایشان شده ام و مقام عارفان مقام علی است
 نقل است حضرت قطب الدین مودود چشتی بعد از امتناع ارادت
 بیست سال سید ناصر الدین خرقه خلافت محمد مصطفی و علی المرتضی و پیران
 عظام بمحضرت سید قطب الدین مودود چشتی پوشانید و نائب بنائب بر جاده
 سجاده ارشاد خود گردانید و بلسان فصیح چند نصائح فرمودی قطب الدین

خرقه خلافت کے پوشیدہ گاہے جناب دل بریاضات و مجاہدات تشو و از
غل و غش پاک مصفا باشد ممدوح و مذموم نزدیک یکے باشد بعد ہذا
سید ناصر الدین اسم اعظم کہ از پیران عظام رسیدہ بود بحضرت قطب الدین
مودود چشتی را تعلیم ساخت و ہر علم از عوالم الہی کہ در جہان بود از برکت
و عظمت آن اسم اعظم منکشف گردید و خلائق الہی بمطابق این حدیث
الْعَظِيمُ كَلَّمَ اللّٰهَ وَ الشَّفَقَةُ بِخَلْقِ اللّٰهِ تَوَاضَعُ بَسِيَارُ كَرَمِي حَتّٰی
کہ بعجز و انکساری نفس غلامان و کنیزکان خود را سلام کردے و کہے بر
سلام حضرت قطب الدین مودود چشتی بیعت نہ بردے و یا ہم کہن تنظیم و
تکريم پیش آمدے روزے یک عزیز پر سیدے قطب الدین غلامان و
کنیزکان اسلام کردن و بتواضعات چندین پیش از من چہ باعث است
از زبان دُرر بار فرمود سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم و شرب
معراج از عالم کثیف بعالم لطیف عروج نمودند اللہ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰی
اَوَّلَ سَلامٍ بِحَبِيبِ نَبِيِّ خُودِ كَذَلِكِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ
وَ بَرَكَاتُہٗ پس بدانے عزیز اللہ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالٰی از ہمہ سرور است
و بادشاہ ہمہ بادشاہان است اول سلام گردانیدہ خود را و نیز خصوصاً خاصہ
بنی شعیب است مرصیہ خواند اللہ علیہم السلام کردے و گاہے کہے بیعت سلام بر
حضرت نکردے نقل است قطب الدین خواجہ مودود چشتی شیخ کامل و
عارف و اہل بود و نظر پاکش از عرش تا تحت الشرائع افتادے و ہر
عیسے و مریشے کہ در نظر پاکش گذشتے فی الحال از فرش ارض بعرش صحت رسیدے

و در ملفوظات قطب الاقطاب شیخ فرید الحق والدین سعید ابو دھنی منقول است
آنروز کہ حضرت قطب الدین مودود چشتی ازین عالم فنا بعالم بقا جلت خواہند رفت
آپخان بود بخد متعالی متعالی حضرت نشستے بودم و ہر اندام مبارکش قدے
تمکنت بود اما بطرق منتظرے کہ کہے بر شاہراہ نشید نشستے بودند الغرض این
اثناے مردے با ہیبت و عظمت از در درآمد و لا یراع علیہ اثوال سفر
یعنی دیدہ نمیشود بر او علامت سفر و از میان کہے نہ ساخت کہ گیت و از
کہا است و کاغذ تحریر از حریر بردست نہادہ پیش حضرت عالی درجات و
آن ملکی صفات آمدہ آن کاغذ بردست خواجہ دادہین کہ خواجہ مطالبہ
فرمود و در آن کاغذ تحریر اسم اللہ بود و می بینم کہ از آن شیرین زبان نام
اللہ گویان جان مبارکش در قلب نمایند ہمچنین غلور عالم اکوان افتاد کہ خواجہ
مودود چشتی درین عالم کون و مکان نہاند و چون حضرت خواجہ را غسل دادہ
جنازہ کردند و ہیچکس ایارائے و مجال آن نہ کہ جنازہ حضرت برگرفتہ بسوے مقام
برودہ مقبرہ نمایند و ہمہ مردمان در عالم تحیر حیرت زدہ بماندند ہمین کہ یک
زمان گذشتے بود صدائے صدیق مہرب آمدن گرفت و ہمہ خلائق از ہیبت
آن صدائے مہیب یکطرف شدند و درین ضمن مردمان غیب آمدہ نماز جنازہ
کردند بعد از آن کہ خلائق منتظر ایستادہ بودند نماز ادا کردند بقدرت الہی جنازہ
خود بخود در ہوا شد و ہمہ خلائق و بنال جنازہ می رفت و در اینجا مشرکے
بیت پرست بجز و معانہ کردن این احوال حضرت مسلمان شد پر سیدندے
مشرک چہ دیدی کہ مسلمان شدی و زنا رکفر خود شکستی آن مشرک جواب داد می بینم

که چنانچه حضرت قطب الدین مودود چشتی را ملایکه افواج برافروخت بر موهو کرده و
 بر دند و بجای منی یا بند گفتیم سبحان الله در دین محمد مصطفی صلی الله
 علیه و سلم ایچنین مردان خدا هستند - تاریخ وفات آن قطب الاقطاب آن سرور
 مشایخ کبار آن با و شاه اولیای نامدار قطب الحق والدین مودود چشتی روز
 پنجشنبه بعد از اذان نماز ظهر و غره رجب المرحوب سنه سبع و عشرين و خمس
 مائت چند روز ذات ملکی صفات ایشانرا زحمت مزاحم شد و در انتار زحمت
 مردی با سبیت بیاد آن پاره حریر را بر چشم مبارک نهاده جان بجان
 سپردند الحمد لله على ذلك

فصل نوزدهم - در بیان خوارق عادات و تاریخ اعراض از طاعت
 چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است

نقل است قطب الاقطاب آن قطب المشایخ و آن عالم علما و آن سید
 اصفیای سید ناصر الدین ابو یوسف چشتی در ویش عظیم با عظمت صاحب
 عنایت و ولایت و اکرام و کرامت و مرتضی باریاضت و در مجاهدات لایبیا
 بود و موافقت با فقر و داشته و از دل و جان خدمت خادمانه و رویش
 دلریشان کرد و شراب و صل و محبت عشق محبوب حقیقی چشیده بود هر که
 سه روز صحبت صاحب مصاحب سید ناصر الدین شد یک از کاطان و
 واصلان و با عظمت و کرامت شدی نقل است شیخ شبلی مرید و خلیفه حضرت
 شیخ جنید بغدادی قدس سره برائے حصول دولت پانوس سید ناصر الدین
 را مشاهده کردی چندان اشتاق و اذواق در سماع پیدا شدی حتی که در تواجده

در بیان خوارق عادات
 و تاریخ اعراض از طاعت
 چشتیه که تالیف خاص
 قاضی حمید الدین ناگوری
 منقول است

روز یک عزیزی پرسیدای شبلی بجز و دیدن دیدار فایض الانوار سید
 ناصر الدین در سماع آیند بی طاقت و بیقرار شوند چه باعث است شیخ شبلی جواب
 داد اے عزیز صاحب تمیز الله سبحانه و تعالی در باب سید ناصر الدین مواهب
 انوار تجلیات لایبیا عطا کرد و ناگاه بدیدن روزه مبارکش مرا ستر از
 اسرار الهی و الدیوانه نسل پروانه گردانید من بجز و مشاهده هر ارجوبت تو اجدی ایم -
نقل است قطب الموحیدین سید ناصر الدین ابو یوسف چشتی در طلب علم بود
 عالم علوم ظاهری کس مثل ایشان نبود روزی بعد از صبح سید ابو محمد زاهدانه سوال
 از چند کلمات مشکلات از سید ابو محمد زاهدانه جواب داد و ساکت ماندند
 خود را مثل آن کس که اول مرتبه از معلم بر تخته کوی حروف تہجی بخواند از آن دان
 تریافت سید ناصر الدین بجز و معاینه کردن حقایق کمالات در سلک مریدان گوی
 سید محمد زاهد فرمود اے ناصر الدین بهفت مرتبه از صدق دل نامم بگو و سوائے
 آسمان نظر کن سید ناصر الدین همچنان کرد و نظر سید ناصر الدین از عرش تا تحت الثرائی
 افتاد همه حجب ظلماتی و نورانی از میان مرتفع گردید عجایب و غرائب انوار
 تجلیات لایبیا معاینه نمود بعد از آن سید ابو محمد زاهدانه اسم عظیم از حضرت
 خواجہ خضر علیہ السلام رسیده بود سید ناصر الدین اعطا نمود و اجازت داد
 علی الدوام و قیافت خود گردانی و از عظمت این اسم عظیم علم لدنی بر تو نکشت
 خواهد شد و سید محمد زاهدانه از زبان گوهر نثار فرمود اے ناصر الدین فقر و فاقه
 اختیار کنی و فقر و فاقه خصوصاً خاصه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی است
 دهمه پیران عظام است و تو هم مبادا هرگز هرگز الدین فقر و فاقه جنبان دل نشوی

نقل است قطب الموحیدین سید ناصرالدین ابویوسف بعد از شاد چهارده سال
 ریاضات و مجاهدات ببل زبان ابد کرد لا اله الا الله گویان گردانید و
 بعد از مضایعه سه و چهار روز افطار کرد و سه و چهار ماه نوگای نه پوشید و
 دنیا و اهل دنیا را دوست نداشت با فقران علی الدوام محبت داشت
 نقل است قطب الموحیدین سید ابو محمد زاهدی بعد از مضای چهارده
 سال و بعد ریاضات و مجاهدات تمام سید ناصرالدین آخره خلافت که از
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و از پیران عظام رسیده بود
 عطا نمود و بر جاده سجاده ارشاد نشان زد و از زبان دربار فرمود اے
 ناصرالدین خرقه محمد مصطفی و علی المرتضی و پیران عظام پوشید شرم
 داری و قدم بر قدم ایشان روی و پیران ایشان کنی و خود را از همه بهتران
 همه خلائق الهی از خود بهتران شناسی سید ناصرالدین همه نسلخ پیر خود قبول کرد
 فقر و فاقه قبول کرد حتی که در خانه سید ناصرالدین هیچ دستش فاقه گذاشته
 تارک دنیا دنی بود و با اهل دنیا گاهی متکلم بکلام مذموم
 نقل است قطب الموحیدین سید ناصرالدین چشتی را وقتی که در سماع اشواق
 و افواقی از اسرار انوار الهیات لایمات پیدا شد چندان گریان و
 بریان شد گویا که سینه مبارکش پاره پاره و قطره قطره گردد و چون سید
 ناصرالدین جذب بار عام بزبان گوهر شاد فرمود اے هر که در صحبت ما در آید
 صاحب نعمت با عظمت و کرامت گردد و در آن شهر یک فاسق بفسق و فجور
 خود چندان مشهور و معروف بود همچو تقی که در عهد حضرت مریم بود بجز و معانیه

کردن حضرت جبرائیل علیه السلام را حضرت مریم را وید و شناخت که تقی فاسق
 و رآمد و این اوقات که من برهنه نشسته ام و گفت حضرت مریم ای اَعُوذُ
 بِاللّٰهِ مِنَ الْمَغْضٰی مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا و در آن عهد هر شخصی که سخنان شنیع
 فاسق و فجور او شنید از هزار هزار استغفار فرست تا گاه این اخبار آن
 صاحب هزار بگوش هوش آن فاسق رسید هر که در صحبت سید ناصرالدین و
 صاحب نعمت با عظمت و کرامت و صاحب ولایت گرد و آن فاسق در بار
 سید ناصرالدین حاضر شد و در همین حالت و بعد نظر میمون بر آن فاسق افتاد و
 آن فاسق از مواهب الهیات و توجّهات لایمات سید ناصرالدین جذب
 الهی پیدا شد و مجذوب گشت و همه حقایق مخفیات الهیات از عرش تا
 تحت الارض بر وی منکشف گردید و خلوت اختیار نمود و یکی از عارفان بزرگوار گشت
 نقل است شخصی بخدمت سید ناصرالدین عرض داشت که دیا سید ناصرالدین
 حضرت شیخ جنید بغدادی رحمه الله علیه چرا توبه از سماع نمودند پس معلوم
 شد امری ناشناخته از شیخ بوقوع آمده باشد که از آن توبه کرد و از زبان
 دربار فرمود که شنیده ام از شبلی مرید رشید شیخ جنید بغدادی اغلب
 اوقات با ما خلا هر نوی که پیر ما جنید بغدادی توبه از برائت همین کرده است
 که فقدا لاخوان و دوران ایام محبت فرجام شل جنید از اهل عرفان و حالت
 سماع در آن مجالس شریف و محفل منیف گسی نبود و شبلی هم حاضر بود بط
 منازلات و قطع مراحل اسفار حج از عزه حج اختیار کرده بود چون جنید
 بغدادی احوال حاضر مجلیان معاینه کرد که درین محفل یا ران موافق نماندند

و کسے کہ بہت درمبادی سیر و سلوک بریاضات و مجاہدات در سلوک اند و بجنور
 ایشان حضرت جنید سماع خود را الیق والنسب ندید کہ در سماع آید بسیار
 سالکان از سیر و سلوک بازمانند و سید ناصر الدین قم بر زبان مبارک اند
 و فرمود اگر این پیچارہ در مجالس شریف و محفل نفیس جنید بغدادی حاضر شد
 و جنید در رقص آمدے ہرگز تائب و توبہ نہ کرے اول باید کہ طرق پیران
 عظام آنست کہ در مجالس سماع اہل فن و فجور را جائے نہ دہند و ہمہ صاحب
 بریاضات و مجاہدات باشند الیق والنسب سماع نفس پرستان و ہوا پرستان
 نشوند کہ سماع مناسب اہل لائرا کہ دل ایشان از ہمہ اشتیاء مرده باشد و
 از غلبہ اشتیاق ربانی جو یان و پویان حال سبحانی شدہ باشند و باز
 از زبان فرمود عاشقان سرسے کہ در سماع یا بند صد سال در خلوت نیابند
 اگرچہ شب و روز در وصال محبوب حقیقی و لذتے یا بند و مقام اہل سماع مقایست
 معلی جز خدائے حق سبحانہ و تعالیٰ این سرور دل اہل سماع کسے ندارد و
 نقل است چون عمر عزیز پیش در دنیا تمام شد و فات آن قطب المشائخ آن عالم
 علماء و آن سید اصفیا ناصر الحق والذین خواجہ ابویوسف چشتی روز جمعہ بوقت
 صبح یوم شہر ربیع الثانی و تسع و تہمین و اربعہ مائتہ جان بجان سپردند و
 فصل بیستم در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراس از طبقات چشتیہ
 کہ تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ منقول است و
 نقل است قطب المشائخ و الفقارہ و آن مالک اکبر و علماء خواجہ ابومحمد زاہد
 چشتی عارف باشد بود علوم ظاہری و باطنی کمال بر کمال داشت و دو بیاضات و

فصل بیستم
 در بیان خوارق عادات
 و تالیخ اعراس از طبقات چشتیہ

مجاہدات شاقہ عارف بانی و در حرم محرمیت اسرار الانوار الہیات است سبحانی بود
 نقل است قطب الموحیدین سید ابومحمد زاہد و در جسم مادر شریفہ بود و بعد
 از منقائے چہار ماہ شعر ایشان اخلعوا آخر رسید بوقت تجد علی الدوام ذکر
 لا الہ الا اللہ بگوش ہوش مادر شریفہ رسید روزے بر مادر شریفہ این حقایق
 معلوم شد کہ در ممکنات ظہور نور وجود اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور وجود ابومحمد زاہد
 موجود گشتہ منکشف گردید بحضرت قطب الموحیدین سید ابومحمد احمد ابدال این
 حقایق اظہار کرد از زبان دربار فرمود کہ مر ترا ہنیا صریحا با و در شکم تو
 فرزندار جہند و سعد اسعد و عارف معارف الہی بمقتضائے حدیث السعد
 من سعد فی بطن امیہ پیدا خواہ شد و ہر مرتبہ کہ سید ابومحمد ابدال
 بدو تحنناہ ابومحمد زاہد تشریف از زانی داشتے گفتے السلام علیک
 یا ولی اللہ انت خلیفتی یعنی مادر شریفہ بخدمت سید ابومحمد ابدال
 عرض داشت کہ دیدی شیخ ہنوز در شکم است خدا و اند حق جل و علے کہ خلقت
 او از جل است یا فسار و ارادت حضرت قبول کنی یا نہ سید ابومحمد ابدال
 جواب با صواب داد اللہ سبحانہ تعالیٰ بذات مہبان خود با چندان قوت
 منفی ساختہ در یک لمحہ از عرش و فرش بگذرند و حالانکہ من در لوح محفوظ
 دیدہ ام او مرد از مردان حقست و او شیر از شیران نہر است و نامش
 ابومحمد زاہد است و خلیفہ من از و خاندان چشت اہل بہشت روشن خواہد شد
 نقل است قطب الموحیدین ابومحمد زاہد در آن شب ہمایون کہ از بطن مادر
 شریفہ در عالم کون و مکان با جسام لطیفہ بطور آئند ہمان شب میمون سید

ابو محمد احمد ابدال در معاملات مجالس شریف و محفل نفیس حضرت محمد مصطفی
 و احمد مجتبی صلی الله علیه و سلم حاضر بودند سرور انبیاء فرمود ای سید احمد مشب
 فرزند من ابو محمد زاهد از عالم بطون بعالم ظهیر خواهد آمد هفت مرتبه کلمه
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بآواز بلند بلسان ارجمند خواهد گفت و بسمح حاضر مجلسیان
 صدای لطیفه خواهد رسید و گوش هوشش ابو محمد زاهد سلام علیکم
 طبتم فادخلوها خلدین رسانی و بگوئی که تو هم نام مانی و بریاضات
 و مجاہدات که جاهد وافی الله حق جهاد که این امر بنده نموده مثل عاشق
 لَبَّيْكَ كَيْتَيْكَ گویان در آئی و یکی از عارفان بآئی و دواصلان سبحانی بخا
 شد سید ابو احمد ابدال بیدار شدند همون معاینه نمود که در معاملات بحضور
 سرور انبیاء دیده بود فرزند ارجمند سعادت مند پیدا شده ابو محمد زاهد هفت
 مرتبه کلمه لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بآواز بلند گفته و همه حاضر مجلسیان شنیده
 و تعجب نماندند فی الحال ابو احمد ابدال موضوع جدید کرده دو گانه شکرانه ادائی
 بخانه مادر رسید ابو محمد زاهد در آمدند مطابق امر مادر شریقه دایه بدامان
 کرده که آن امان بهنگام طفلی خوش بپشتی بود چنانچه شاعر فرمود
 طفلی دامن مادر خوش بپشتی بوده است چون پانزده خورشید گردیدیم سرگردان شدیم

بخد مت سید ابو احمد ابدال آوردند سید ابو احمد گفت السَّلَامُ عَلَیْكَ
 يَا مُحَمَّدٌ وَلِيُّ اللَّهِ سید محمد زاهد گفت وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا سَيِّدَ الْاَبْنَاءِ مُحَمَّدُ
 چشتی قُلْ مَا رَأَيْتُكُمْ بِهَذَا اللَّيْلِ سید ابو محمد احمد گوش هوش پیغام سلام
 سرور انبیاء صلی الله علیه و سلم رسانید و گفت صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ

عَلَى الْهَوَاهِلِ بَيْتَهُ وَاصْصَابَهُ الْجَمْعَيْنِ وَنَسَبَهُ ابُو احمد ابدال دست بدعا
 بجناب حضرت محمد و علی برداشت و گفت ابو محمد زاهد یکے از مشایخ آن کبار
 و عارفان نامدار و عاشقان بلند و قار خود گردانی و از شر شیطان ارجیم در امن
 امان اسے سر حشمت سر حیدر خود داری و حافظ و ناصر توئی باقت آواز داد
 اسے ابو احمد حافظ و معین و جمیع امور دین محمد زاهد منم و شیطان ارجیم
 گرد و رباط آن کریم نگردد - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ - نقل است قطب المصطفی سید
 ابو محمد زاهد در شب عاشوره که بعالم ظهیر آمدند بوقت صبح مادر شریقه شیر می داد
 قبول نکرد و از دهن مبارک بیرون می افتاد و در گریه شده مادر عزیزش
 مضطرب شده بنده مت معصی سید ابو محمد احمد بدامان دایه کرده فرستاده و
 عرض داشت کرد و یاسید ابو احمد امروز منس دل و ثمره فواد سید ابو محمد زاهد شیر
 قبول نمی کند اگر می دهند و گریه می شد باقت آواز داد اسے سید ابو محمد ابدال
 دوست ماروزه دار است امروز روز عاشوره همه دوستان ماروزه دارند
 این چگونه شیر مادر قبول کند سید ابو احمد شاد و خندان شد مادر عزیزش
 متنبه ساخت فرزند ارجمند تو امروز روز دار است و متابعت همه
 عارفان نامدار و دوستان عالی مقدار کرده که امروز عاشوره است -
 نقل است قطب المصطفی سید ابو محمد زاهد چهار سال و چهار ماه و چهار روز
 فوت رسید مادر عزیزش براسے شادی بسم الله چنانکه رسم کودکان مسلمانان
 است پارچه نوپوشانیدند و قوالان دف زده بخد مت سلمی سید ابو احمد ابدال
 فرستاده و چون سید ابو احمد خواست که بر تنه بسم الله بنویسم ناگاه از عالم

غیب غیب الغیب بحسن سبزی و خط سبزی نوشته که در متن **بِسْمِ اللَّهِ**
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ رَبِّیْ یَسِّرْ وَلَا تَعْصِرْ رَبِّیْ
نَزَّلْنَاهُ فِی عِلْمَانَا فَعَا وَفَهْمًا كَامِلًا به پیش سید ابوالاحمد ابدال فتاد
 باقی آورداد اے سید ابوالاحمد این خط سبزی از عالم غیب بقدرت کامل
 و بجلالت بالغه ماست سید محمد زاهد را تعلیم کن چون مطابق امر **عَلَّمَ** حضرت مجید
 علی سید محمد زاهد را گفت بگو یا با جان عزیز من **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
سید محمد زاهد **بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** بخواند چون به **الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ**
 رسید به پیش افتاد و بعد ساعتی چند به عالم صحو آمد سید ابوالاحمد پرسید که یا
 چرا میپوش شدی گفت یا سید چون به **الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ** رسیدم نوار تجلیات
 با عظمت و بهیبت از ذهن من برآمد و مجرد مشاهده **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ** نوعی فناء
 مرا حاصل شد بر زمین افتادم سید ابوالاحمد ابدال جواب داد که آن از فیوضات اسرار
 الهیات بود و در هر دلی که کنوز اسرار انوار حضرت باری نهند آن دل نمیرود
 بنور عالم ربانی گردد **الحمد لله علی ذلک** نقل است روزی قطب الموحیدین
 سید محمد زاهد از خانه بیرون درآمد خواست بخدمت معلم رفته سبق بخواند و رتبه
 راه حضرت خواجه خضر علیه السلام ملاقی شدند حضرت خواجه خضر گفت ای
 سید محمد زاهد هفتاد و نه مرتبه با دامن و زبانه امرا الهی تورا رسیدم تا ترا علوم مقسّم
 و معی تعلیم کنم سید محمد زاهد حصول دولت پانویس خواجه خضر فرمودند و فرمود
 که هر چه امر الهی است بیاور خواجه خضر علیه السلام اسم عظیم تعلیم کرد و همه علوم
 ربانی چه در کلام مجید و عالم احادیث چه در تورات و انجیل و زبور بود فی الحال

منکشف گردید و در خانه آمدند مادر عزیزش پُرسید اے سید محمد زاهد امروز چه خواندی
 که از مکتب خانه معلم زد و ترا آمدی جواب داد یا حضرت والده آنچه که امروز خوانده ام در
 تخته معلمان نمیگنجد مادر عزیزش علم بر کمال داشت فی الحال مصحف مجید و کلام حمید
 کشاده پیش سید محمد زاهد نهاده فرمود که آیتیه چند بخوان سید محمد زاهد چند آیت
 از قرآن مجید و معانی آن آیت با از بهفت بطن بیان و عیان نمود و مادرش
 خوشحال شد و فرمود اے جگر گوشه امروز این تعلیم از که یافتی سید محمد زاهد گفت
 حضرت خواجه خضر علیه السلام با امر الهی مرا آمده تعلیم کرد و در رفت -

نقل است که چون قطب الموحیدین سید محمد زاهد بهفت سالگی رسید سید ابوالاحمد
 ابدال فرمود که شب از نده داری و بذكر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** اشتغال اری یا بلقی
 امر معی آن مرشد نامی و عارف سانی همه شب بعبادت بیدار و ببلبل زبان
 بذكر **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** گویان گردانید آن عالی وقار و چون سید محمد زاهد
 پده ساله رسید سید ابوالاحمد مرید خود و در طبقه بیعت گردانید و فرمود اے
 سید محمد زاهد فقر و فاقه اختیار کنی و صحبت با فقیران و مساکینان داری و از دنیا
 و اهل دنیا نیامیزی و از ایشان اعراض کنی بدارشاد و دوازده سال بمحرومیت
 و مجاهدات و در محبت محبوب محمد صادق در صدف دل می پرورانید و بعد مضاعف
 هفت روز افطار کردی و مثل شاهوار به تاج عبادت بر سر نهاده اندرون
 حجره سجده شکری کردی و در خات مشقات و جراحات مجاهدات اغمار منازل
 محبوب امر هم دل فگار مشتاقان بصد هزاران هزار اشتیاق می نغمه زنده
 حتی که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم جبروت تا به عالم لا بهوت که آنجا

ذات بخت است عبور فرمودند و سید ابوالاحمد ابدال بعد از مضامین دوازده سال
 تا بر رسیدن علو درجات فرقه خلافت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی
 که از پیران عظام رسیده بود و سید محمد زاهد را پادشاهانیده و نائب نریب
 جاده سجاد و ارشاد خود گردانید و سید محمد زاهد را بسمت قبلای تاده کرده
 دست و عا بر داشت و گفت ای محمد زاهد پیشتی را فرقه خلافت حبیب تو
 بنی تو و علی ولی تو و پیران عظام مقرب بساط تو پوشانیده ام محمد زاهد را درو
 درویشی و علی الزوام پیاله محبتی شمس و مستحکم داری تا فرقه خلافت قیامت از روی
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و از پیران عظام
 شرمند و گردانی یافت آواز داد و محمد زاهد یکے از دوستان است و هر که
 محمد زاهد را دوست دارد او را نیز در پیشست بر م سید محمد زاهد جمله صلح
 پیر کبریت احمد بدل و جان قبول کرده بگوشه یاد حق مشغول شدند
نقل است قطب الموحیدین سید محمد زاهد از آن یوسے که فرقه خلافت یافت
 علی الدوام از خوف و رجا و خود را در گریه و زاری شتافت پر سیدند
 سید محمد زاهد باعث چندان گریه و صییت از زبان گوهر نثار فرمود در رحم مادر
 الله سبحانه و تعالی تا بخوردگی مرافاقت الحال میا د حاکم قضا و قدر آخر
 کارم چگون سازد و زور و دین همه پیران را محاسن و در خفاست
 باقی آواز داد و سید محمد زاهد ناله و زاری کن تو بر گزیده حضرت
 مالی ناگریه و زاری و دوستان خود را دوست می دارم
نقل است روزی قطب الموحیدین سید محمد زاهد در مجالس شریف و

محفل منیف سید احمد ابدال حاضر بودند و الا ان ابیات و دست در تار
 تنبور نرنگ خوش می رانند و رین ضمن سید محمد زاهد را حالتی وجد پیدا شد
 و بهفت روز به عالم صحو نیامدند بعد از مضامین هفت روز سید احمد ابدال قوالان
 را منع کرد که خانوشش باشد میا و شبها را لا هوقی از دنیا پرواز کند مطابق
 امر معنی قوالان ساکت شدند همین که از غیب الغیب از عالم غیب
 یکصدای پیران نغمات دلربا س در آن رباط برآمد همه حاضر مجسمیان
 و سماع آمدند سه شبان و روزیگر در قواجد ماندند مگر بوقت نماز صلوٰه مکتوب
 و سن میگذاردند سید ابوالاحمد گفت ای محمد زاهد سماع سریت
 از اسرار محبوب پوشیده باید داشت اگر من این اسرار سماع را ظاهر و
 بویدا کنم همه عالم مبتلا ربحاع گرد و زبے مقام بلند و خجے درجات مستمند
 که اصل سماع دارند که بران سرور و الو دیوانه مثل پروانه و سماع آیند
نقل است عمر عزیز آن مطلب جبین یک صد و هفت ساله بود و
 وفات آن قطب المشرق و الفقرا آن مالک ائمه العلماء و آن لاجار
 العباد و الا و اتاد آن برگزیده حضرت رحمان خواج محمد زاهد روز یکشنبه
 عزه جمادی الآخر سنه خمس و سبعین و ثلث مائتة بان بقی تسلیم کرد
فصل بیست و یکم در بیان خوارق عادات و تالیخ اعراس و طبقات
 چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است **نقل است** قطب
 الاقطاب آن عمده ابناء آن در غم سعد اسعد ابوالاحمد ابدال شتی عارف کامل
 بشادات و بکلمات حضرت حق شامل و بهر که نظر همت انداخته او هم صاحب

در بیان خوارق عادات
 و تالیخ اعراس و طبقات
 چشتیه که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است

عرفان شد. نقل است روزی قطب الموحیدین سید ابوالاحمد حشمتی بمیادین
 که پُر از خطرات خطر راه معاندان دین بود تشریف شریف ارزانی داشت
 و در آن میادین یک جماعت کافران و همه مایه شرار ساکنان آنجا می بودند
 و هر مسلم که در آن بادیه گذر کردی لباس کافران پوشیده از خوف جان عزیز
 خود را مسلم نگفته و اسلام خود را از خوف کافران اخفا داشته و علی الدوام
 آن کافران بر آن امتحان چند کس مسلمانان ازنده در آتش انداختند و گفتند
 که این مسلمانان کلمه لا اله الا الله محمد رسول الله میگویند و از بسبب
 این کلمه از آتش نجات یابند چون سید ابوالاحمد حشمتی در آن میادین رسید
 جماعت کافران مایه شریر هر دو دست مبارک سید ابوالاحمد گرفته بے ادبانه و
 گفت که تو مسلمانان قطب الموحیدین کلمه مبارک لا اله الا الله محمد
 رسول الله بر زبان مبارک جریان ساخت و فرمود که من مسلمان نام جهات
 کفار آن شریر قسم لات و عزرا خوردند که ترا هرگز هرگز زنده نگذاریم و در آتش
 اندازیم کافران شریر بغضب آمده و آتش اُپُر از شعله بآب افروختند و گفتند
 اگر مسلمانان درین آتش بیا قطب الموحیدین جواب داد ای کافران آتش
 بر آن مشرکان و بت پرستان و کافران است و نه بر آن مسلمانان و
 عارقان است سید ابوالاحمد ابدال فی الحال در آتش درآمد و مصلّا فرمود
 به نماز اشتغال نمودند و آن انبار شعله بآب مثل گلزار حضرت ابراهیم
 خلیل شد و چون کافران عظمت و کرامت مشاهده نمودند و بهر امر و
 وزن که بودند همه مسلمان شدند و عنقریب دو صد کافران بیعت سید

ابوالاحمد ابدال نمودند و هر یک ولی الله صاحب عرفان شدند.
 نقل است روزی قطب الموحیدین بر لب قمر دریای گذشت اتفاقی
 کشتی یافت و غلامی و هفتاد و نه جماعه فقرا همراه حضرت ابوالاحمد ابدال
 بودند از زبان گوهر شار فرمود همه بیامید حلقه زوده ذکر اسم الله گویان دین
 قمر دریا و گذریم سید ابوالاحمد ابدال در آن قمر دریا مثل برق در گذشتند و
 پایش ترن شد و عنقریب میت و چهار بت پرستان و مشرکان بر لب دریا
 منتظر کشتی و ملّاح ایستاده بودند چون با عظمت و کرامت سید ابوالاحمد ابدال
 معاینه نمودند آن بت پرستان نعره زدند یا سید ما را رابعه بنما از برکت
 صحبت پاک تو مسلمان شویم از زبان دربار فرمود نام این درویش گویان
 درین دریا بصدق دل اسلام حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم را جویان
 و پویان بیامید و همه مشرکان نام سید ابوالاحمد ابدال گویان در آن ریا گذشتند
 از برکت نام ایشان پایش ترن شد و همه مسلمان شدند صاحب صاحب مجلس
 مجالس حضرت شدند و همه کسان خانمان ترک دادند و هر یک از عارفان نامدار
 و اصدان عالی مقدار صاحب ولایت و کرامت و اهل مکاشفه شدند.
 نقل است روزی قطب الموحیدین سید ابوالاحمد ابدال حشمتی از خوف قهاری
 و جباری الله سبحانه و تعالی و رگ ریه و زاری بودند یک از مقربان حضرت
 عرض داشت کرد یا سید ما مولانا باعث چندان گریه و زاری چیست و هرگز
 می خواهید بیک نظر پاک بخت اقبال می ساند از زبان دربار فرمود
 ای عزیز قصه را بسبب بر صیصا مگر گوش پوشش تو نمیدهد که بود شیخ کبیر

و بمقتاد هزار مردان صاحب ارشاد از بزرگت ایشان در هوا شوی می نمودند و
 هر جا که میخواستند در عالم طیران شدند و بر قفسه و در عالم آبی بوده اند
 یکفر و بدخل الناس ناگاه بر جگرش از کله کفر تیر قهاری از کمان جباری
 رسید ازین چنان بے ایمان از دست لعین رفت و بستم با عور یک از صلمان
 ربانی و مقرب بساط بارگاه سبحانی بود و هزاران هزار دوزخیان از برکت
 ایشان از دوزخ خلاص شدند و در علم آبی بودند یکفر و بدخل الناس
 ناگاه نظر جباری بروی رسید ایمانش سلب شد - اے عزیز قصه هر دو بگزاران
 اظهر است پس گریه دوستان خدا و بحق جل علی از خوف صفات قهاریت

زرد دین همه پیران ره را	محاسن با هر خون خضاب است
-------------------------	--------------------------

هر کرا بخواد بنظر رحمت بیک لمح مقرب بساط خود سازد و هر کرا براند نظر
 جباری و قهاری بیک لمح براند - نقلست در خانه سید قطب الموحیدین
 ابو احمد ابدال سه گانه یا چهار گانه فاقه گذشته و دو دخانه از خانه بالا
 نه شده و سوائے آب و بخانه هیچ نیافته و اسرار فقر خود را بحکم الفقر
 فخری بمذات خود فخر داشته و بر هر کس ناکس اسرار فاقه ظاهر نموده
 مدت نسی سال خواب کرده پشت بر زمین نه نهاده و از سبب مخالفت نفس
 که اعداد عدول و نفس الکی بین جنبید بآب میرنگشته و جامه
 پوشیده و سوائے زند و زیر کرده نقلست قطب الموحیدین سید ابو احمد
 ابدال حافظ کلام ربانی و آیات علام سبحانی بودند چون سید ابو احمد ابدال
 را حالتی و جدید شد و بر همه مصائبان مجالس شریف و محفل منیف

از حالت و بدشهود حضرت الذات است مدبوش و بیوشش افتاد حتی
 که قوالان مست شدند و از گفتن سرود و دست از تارتینور ساکت مانع
 و از عالم غیب غیب الغیب یک صدای پراز شورستی و در باب برآمد
 و یکس از مجتهدان و عالم علوم شرائع نبوی صلی الله علیه و آله و سلم
 جائے اعتراض و دم زدن بودند و شخصی شوخ تنگ سراپا جنگ از
 از ملت فقرا و صلواتنا سعادتمندان تعصب شریعت بر سماع حضرت سید
 ابو احمد ابدال اعتراض و انکاس بر زبان راند روزی بسمع
 بایون سید ابو احمد ابدال اعتراض و انکار آن شخص رسید پستماع سید
 اسادات در غضب آمدند و دست دعا برداشتند و گفت آبی تو عالم التمر
 و الحقیات است اگر ابو احمد با فعال شنیعه و بدعت پیش آمد سرایش ده
 تا این بدعات نامشروعات باز آید اگر کسی برین فعال خجسته فرجام پیران
 عظام ما شنیعه میگوید سرایش ده بجز و این دعا هر دین ساعت سرخ باد
 آن شخص اپیداشد حتی که این نوبت رسید که انگشتهای دست و پا بر زمین
 گرفت هر چند به حکیمان و ندیمان که دم جالینوس زده بودند معالج در آمدند
 بر نشد آن امراض مزید علی مزیدی شد - الله سبحانه و تعالی از غضب ایشان
 اولیاء الله دپناه خود دارد

جراحات نیزه به گردیده دارد	ولی جرح اللسان انیت دارد
----------------------------	--------------------------

روزی آن شخص توجه بحضرت رب الغرة کرده و بسیار شبها زنده داشته
 و تلاوت قرآن مجید در آن شبها بسیار کرده شبی از شبهای رسول علیه الصلوة و السلام

۲۱۰
را در خواب دید تضرع و زاری بسیار کرد اما سودش نشد و گفت یا رسول الله
بوجب امر شریعت تو انکار کرده بودم الحال یا رسول الله ما کن
ما این فرشتگان بر من صحبت از بخت آنحضرت رحیم سرور انبیاء صلی الله
علیه وسلم بلسان فصیح و کلام صحیح فرمود اے تا اهل سید ابوالاحمد چشتی سماع می
شود تو بر سماع انکار می کنی حال آنکه این انکار سماع تو بر سید ابوالاحمد
میکنی و این انکار سماع تو بر پیران اوست و انکار سماع پیران انکار سماع
ماست هر که انکار می و اعتراض بر فعل ما کند بهین شرک بیند بر و بصدق دل
بنشین و قل در سماع ابوالاحمد حاضر شو تا به شوی اتفاقاً در رباط سید ابوالاحمد چشتی
در آن روز سماع بود خود و رتو اجد بودند هر مرئی و علی بنظر حضرت شیخ
گذشت از یک نظر رحمانی به شدی آن شخص بصدق دل در آن رباط حاضر آمد
نظر مبارک سید التادوت و اشرف النبذات سید ابوالاحمد چشتی بر وی افتاد
و از توجیهات حضرت فی الحال ازین بلائے عظیم خلاصی یافت بعد موقوف
شدن توحید فدا کل واحد علی مکان یعنی پس آمدند هر واحد بر مقام خود و از زبان گوهر
شار فرمود این سماع خصوصاً حضرت پیران خواجگان چشت ماست خاصه
حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم است و این اسرار الهی است عوام
ما فرجام را ازین بهر آگاه و اطلاع و نقل است قطب الموحیدین سید
ابوالاحمد ابدال چشتی را در حالت سماع نور از دهن مبارک خارج شده بلال
آسمان می رفت و همه حاضر مجلسیان این معامله معانه کردند و سید ابوالاحمد ابدال
چشتی را در هفت سالگی جذب الهی و سر طریقت قلوب لایقناهی رسیده بود

علی الدوام کار بخواهد احوال عنایات لاهیایات خود گردانی یافت آواز داد
 ای شیخ ابواسحاق ابو احمد درست است و کنوز معرفت لاهیایات و اسرار
 لاتناهیات در قلب ابو احمد نهادم و گنجینه اسرار در قلب ابو احمد ساختم
 شیخ ابواسحاق ازین صدای خوشحال شد و فرمود ای ابو احمد فقر و فاقه
 اختیار کنی با اهل دنیا نیامیزی و این خاصه پیران عظام ما است خصوصاً خاصه
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی است
 نقل است قطب الموحیدین سید ابو احمد ابدال چون خرقه خلافت یافت بی
 سال بریاضات و مجاهدات اشتغال می داشت و در خانه اهل دنیا
 ز رفت و جامه نو نه پوشید مدام دو ختم قرآن مجید ازان کلام حمید
 هر صبح می کرد و فرمود ای اهل گنه گاران اُمّت محمد مصطفی
 صلی الله علیه و سلم را بخت یافت آواز داد ای ابو محمد احمد از عظمت
 و برکت و عارتوده هزار گنه گاران اُمّت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم
 را بگویم و برابر تو در بهشت آرام زبته مقامات بلند و نه عظامت را بجهت
 که سید ابو احمد داشت **نقل است** عمر عزیز شش آنحضرت هشتاد
 ساله بود و فاست آن قطب الاقطاب آن عمدة الابرار و آن قدوة
 الانیسار آن مالک الدلیس و آن سلطان الاصفیاء و آن
 در عزم سعد اسعد و خواجه ابو احمد ابدال چشتی نهم ماه رجب
 المرحب روز پنجشنبه پنجم و سیمین و ثلث مائت بود که حبان
 بجانان سپردند

فصل بیست و دوم - در بیان خوارق و تالیخ اعراس از طبقات چشتیه
 که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است **نقل است** قطب
 الاقطاب بالاستحقاق شیخ ابواسحاق شامی صاحب اوقات سماع و اشتواق
 و اذواق در سماع از حد لاهیایات می داشت و بوقت سماع محبت شاده
 محبوب چنان فانی شده که هیچ خبری از عالم اکوان نبود و در اوان
 اوقات مجتهدان از حد لاهیایات بود یکی از مجتهدان بر حرمت سماع
 حضرت شیخ ابواسحاق شامی اعتراض نکرد و در وقت سماع همه حاضر شدند
 و برین قول لابد مباح بر اباحت سماع شده و همه مجتهدان بالاتفاق می
 گفتند که چشتیان بر قول امام شافعی سماع را مباح می گویند و بر قول
 امام غزالی کوفی رحمة الله علیه اگر چه جائز نیست لیکن فعال اهل سماع همچو فعال
 مرتعش باشد و یا مثل بیمار بود که هیچ ادویه های به نشود و مگر بشنیدن
 سرود اینقدر حالت اگر صوفی رسد سماع بر اهل سماع را بر قول حضرت امام غزالی مباح است
نقل است چون قطب الموحیدین را حالت سماع پیدا شد همه مصاحبان
 اهل فقرار مجالس شریف و محفل نفیس بواجده آمدند اما اهل دنیا را در آن
 مجالس شریف راه ندادند و مدخله نیافتند ازین نعمت عظمی محروم ماندند
 روزی غریزه عرض داشت کرد یا حضرت شیخ اهل دنیا را در وقت اشتواق
 و اذواق سماع در مجلس صبر راه نمی دهید از زبان گوهر شارف فرمود که اهل دنیا
 محبوب بجهت نیای و نیه ملیس بکثافت جسمانیة عنصریه صلصالی اند و اهل سماع
 اهل لطافت بلطافت انوار محبوب لطیف الطف اند پس بدان ای عزیز کثیف را

در بیان خوارق و تالیخ اعراس از طبقات چشتیه
 که تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است
 نقل است قطب الاقطاب بالاستحقاق شیخ ابواسحاق شامی صاحب اوقات سماع و اشتواق

بالطیف چه مشابیهت و مناسبت است نقل است در آن اوقات از اساک
 باران همه خلایق الهی مضطرب و بیقرار شدند حتی که خلیفه ملایک همه خلایق الهی حضرت
 قطب الاقطاب آن مقتدای با لاتفاق و احوال ابوالاسحاق شای آمده التماس
 نمودند یا حضرت شیخ از اساک باران همه خلایق مهلک می شود و عارفان صاحب
 ولایت بدرجه اجابت است از خداستعالی بر لای رفا بهت خلایق باران نخواهد
 تا از آسمان نزول باران رحمت شود قطب الموحیدین در گریه شدند و توجیه
 بحضرت رب العزت نمودند بهمان ساعت نزول رحمت شد چون از گریزی
 باز ماندند عزیز عرش ارادت کرد یا حضرت باعث چندان گریه و زاری
 چیست از زبان دربار فرمودند ایتم از ما چه فعل شنیع بوقوع آمد که اهل دنیا
 در مجلس مای آیند و رؤیای پیغم چون قطب الموحیدین و سئ اهل دنیا دید
 و گفتی الهی انوب من کل المعاصی فاحفظنی باز زبان گوهر نثار فرمود
 که اهل دنیا محبت بدنیای دنیه دارند و ما مشغول عن الله فهو
 طاعتك و محب ما یان یخدا یتعالی کس که با غیر خدای دوستی
 دارد و از صحبت او بگریزم - نقل است روزی قطب الاقطاب
 بالاستحقاق حضرت خواجه ابوالاسحاق بیاد حق مشغول بود با تفکد از دوا
 ابوالاسحاق منقول سعادت ابدیه از لیه که دست ما علودینور سیرت زودتر
 زود حاصل کن و مرید او شوم مطابق امر مع حضرت مجدد علی از خلوت خانه
 بیرون آمدند و در خانقاه خواجه علی دینوری اسرار اودت با مرادات نهاد
 و خواجه علودینوری با عز از تمام در کنار گرفت و فرمود ای ابوالاسحاق از خدایتعالی

خواسته ام که تو عارف کامل و فرزند تو قطب ما نه خواهید شد اما فقر و فاقه اختیار
 کنی و فقر و فاقه خصوصاً خاصه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و همه
 پیران و اوجگان چشت اهل بهشت با است از سبب این فقر و فاقه همه صاحب
 مجاهدات و شاقه مشاهدات محبوب حقیقی گشته اند بعد از ارشاد بعل بن را
 بنکر چه کلا اله اکالا الله گویان گردانید و در حجره چنان بر ریاضات و مجاهدات
 اشتغال داشت که طاوس عرفان ابیادین معرفت الهی بستان مراقبه در
 لوح و در هر لحظه جلوه داد و اسفار منازل محبوب امر هم دل افکار شتاقان
 شمرده حتی که کار بجای رسانید که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم
 جبروت تا بعالم لا بهوت که آنجا ذات بحت است عبور فرمودند و بعد از امتحان
 چند مدت با تف آواز داد ای علودینوری ابوالاسحاق کار بجای رسانیده
 و مقبول محبوب حضرت باشد خرقه خلافت حبیب ما محمد مصطفی صلی الله
 علیه و سلم با عطا کن خواجه علودینوری بمطابق امر الهی خرقه خلافت عطا نمود
 و از زبان دربار فرمود بمقام من نشین ای چراغ غرور و طالبان
 حق راهایت کن و بخدا وصل گردانی چون حضرت ابوالاسحاق خرقه
 خلافت پوشید همه حجب ها چه ظلماتی و چه نورانی از میان مرتفع گردید
 نقل است عمر شریفش چون از دنیا تمام شد وفات آن
 قطب الاقطاب بالاستحقاق و آن مقتدای وقت با لاتفاق
 خواجه ابوالاسحاق در شب جمعه بتاریخ چهارم ماه ربیع الاول سنه ۴۳۰
 اربعین و ثلث مائت جان سببان سپردند

فصل در بیان خواص حضرت قاضی حمید الدین ناگوری منقول است
 و در بیان خواص حضرت قاضی حمید الدین ناگوری منقول است
 و در بیان خواص حضرت قاضی حمید الدین ناگوری منقول است

فصل در دست و سوم - در بیان خوارق و تانیخ عرس از طبقات چشتیه
 که تالیف خاص حضرت قاضی حمید الدین ناگوری منقول است -
نقل است قطب الاقطاب شمس الفقار خواجه علو مرشاد دینوری قبل از
 ارادت مدت بیست سال بر ریاضات و مجاهدات شاقه نفس را گوشتی میزد
 و مطابق مبال نفس را با آب سرد میزد و هرگز غذا نمیخورد و خلاف او کرده
 و بعد از مضایقه یک هفته مقدار پیری در بدن نفس را با آب داغ بسیار خورده
 عاجز نهاده و علم و فضل بر کمال داشت و حافظ کلام ربانی و آیات سمانی
 بود شب روز تلاوت قرآن مجید و الکلام الحمید و تذکره جلاله الاکابر الله
 بل زبان او گویان است تمام سال را با آب داغ خدایتعالی تصرف کرده
 فقر و فاقه اختیار ساخته بود چون وقت افطار آمد یک خورما خورده و
 دست دعا برداشته متوجه بخدایتعالی شده و گفته یا الهی جز تو ما را
 هیچ نیست اهل عیال تو سپردم و رزاق مطلق توئی یخفوض القسط و
 یرفع الله یعنی تر از او رزق بدست نرسد هرگز نخواهد پدید آید و پست میکند
 و هرگز نمیخواهد بعموم الطاف و اضعاف عطا کند پدید آید و بلند میکند
 اهل عیال و عیال ما را رزق ربانی و مضطر است گردانی - بعد ساعتی پسر نامدار
 عالمی مقدار آن زبده مقرب بساط پروردگار گفت مبارک گرفته گفت یا حضرت
 کسے عزیز صاحب تمیز یک طبق پُر از طعام با شیرین کلام بر سر نهاده برادر
 ایستاده بلسان فصیح میگوید که برائے عیال و اطفال آن برگزیده ذوالجلال
 شمس الفقار خواجه علو مرشاد دینوری آورده ام فرمود که از دیار چون طبق طعام

از آورده پیش آن پسندیده در ذات و صفات نهادند با نفاد از داد -
 اے علو دینوری عیال و اطفال تو دوستان من اند تو غم و الم مخور که من ایشان
 را از خزان مخزون غیب لاریب رزق رسانم و تو در کار من مقصر نشوی و در
 عبادات و ریاضات و مجاهدات گاهی بیگانه جیانی میخورند اے
 آن مقتدای ائمه خوشحال شده بعبادت حق سجاده و تعالی مشغول شدند -
نقل است قطب الاقطاب خواجه علو مرشاد دینوری فقر الفخر الفخر فخری
 داشت اختیار نموده علی الدوام جامه پونیدی پوشید و اغلب اوقات
 حضرت خواجه خضر علیه الرحمة بملاقات حضرت شیخ آمد روزی حضرت
 شیخ پرسید یا حضرت خواجه خضر از مدت طویل بعیده بر ریاضات و مجاهدات
 می کوشم و خود را بر راه عشق در طلب محبوب میسوزم و ندانم عاقبت چه پیوندد
 و چه خواهد شد خواجه خضر گفت اے علو دینوری خاطر خطیر ازین خطرات جمعدار
 و نصیب تو مقام جمع الجمع خواهد شد اما بخندمت همیره بصری برو که او شیخ
 کامل است و نظر او از عرش تا تحت الثرش می افتد بموجب اشارات بابشمارا
 سر اداست با مرادات بر در ریاضات خواجه همیره بصری نهاد و بنظر رحمت خواجه
 همیره بصری شیخ علو دینوری را دید و گفت که کار تو علی الدوام علو بر علو است و
 از حضرت پروردگار خواسته ام که تو در مقام من پیشین چون حضرت شیخ
 از نعمت پیران عظام سینه میکنی خواجه علو را مملو ساخت حجب چه نورانی
 و چه ظلمانی از میان بر تفع گردید از یک نظر پیر کبریت احمر از عرش تا تحت الارض
 حقایق همه است یا مرشاده نمود و قطب الموحیدین خواجه همیره بصری گفت

اسے علودینوری ہر مرتبہ کہ نظرم بر عرش مجید آن صاحب مجید افتد
جرات عظیم بر قلب فہم می سد و ہبیرہ خدارا دوست می دارد و خداے
حق جل و علا ہبیرہ را دوست میدارد و عرش و کرسی را می نماید۔

نقل است قطب الموحیدین خواجہ ہبیرہ البصری آنچہ کہ نصرت پیران عظام
رسیدہ بود سینہ بکینہ خواجہ علو ممشاد وینوری را مملو ساخت بہوش افتاد
حتی کہ چہل مرتبہ از سکرستی شہود حضرت الذات در شہادت انوار ذات اللہ
وصفات اللہ بہوش شدند باز بعالم صحا آمدند و آن شمس الفقار خواجہ ہبیرہ
البصری حالات واقعات خواجہ علو را علو بر علو دید مشاہدہ محبوب حقیقی و بحر
مواج نور ذات حضرت سبحان غریق و حیرت رت لعان ہن میون خود ہا در دہن
خواجہ علو دینوری انداخت بعالم صحا آمدند و ہمہ حقایق از عرش تا تحت الثراب
منکشف گردید و خرقہ خلافت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی المرتضی کہ از
پیران عظام رسیدہ بود پیشخ علو دینوری را پوشانیدہ و نائب مناب
نمود بحضور خود گردانید و فرمود کطالباں خدائے را ارشاد کن بطلاب علوی مقاصد
نبوی رسانی و ہر کرا شیخ علو دینوری مرید کروی حقایق ہمہ اشیا را از
عرش تا تحت الثراب بروے منکشف گردیدی و یکے از مشایخان
کبار و عارفان آن دیار عالی مقفدار شد۔

نقل است روزے یک جماعت کافران برائے پرستش صنم سے رفت
نظر قطب الموحیدین خواجہ ممشاد وینوری بر آن جماعت افتاد ہمہ سلمان شدہ و فقر و
فاقران اختیار نمودند و یکے از مشایخان کبار و واصلان عالی مقفدار شدند۔

نقل است قطب الموحیدین خواجہ علو ممشاد وینوری اہل سماع بود شغف
عرضداشت کرد یا حضرت شیخ علو مدام سماع شنیدن باعث معلوم نیست
از زبان گوہر تشار فرمود بہ غیر ما محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جمیع پیران
عظام ما شنیدہ اسے عزیز سماع سرسیت از اسرار الہی و عاشقان جانان
را بقرار دادہ کرد اند و عاشقان بدن ہر الہی از جہہ ریگانہ دیوانہ و با محبوب گاہ
می مانند رہے مقام علیا کہ اہل سماع دارند و ایق و نائبین ہر کس کہ اس نبود۔
نقل است در عوارف شبے از شہائے خواجہ علو ممشاد وینوری کہ ای
سرسول اللہ فی المنام یعنی سرور انبیاء را شیخ علو در خواب دید پس
عرضداشت کرد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا منکر شوم من ازین سماع
کہ طرق پیران عظام ما است پس بیان فصیح سرور انبیاء محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم فرمود ما انکرہ یعنی انکار کن تو ازین سماع
عاشقان و جانباران را سرسیت از اسرار الہی است و عوام را این آگاہی و
اطلا سے نہ و لیکن بگو مرایشان را کہ قبل از سماع ابتدا بقرارة قرآن مجید کنند
و ختم می کنند بعد از سماع بقرارة قرآن مجید حضرت خواجہ علو باز عرضداشت
کرد یا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرا ایذا سے دہند و بر من تسلط
می کنند فرمود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا علی ارحمک اللہ یعنی
بردارندہ بار ایشان شود منقول است کہ خواجہ علو ممشاد ورحمۃ اللہ علیہ در جماعت
یاران خود ہا فکر کردے کہ مرا نصیحت کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و فرمود
یا ابا علی احتملہ ہر ادا و کار و انکار در سماع ایست پس اینکہ دیدہ می شود

جماعتی اگر از مریدان اگر در میبای ایامادت داخل شده اند و حال آنکه نفوس
 ایشان بر صدق مجاهدات و ریاضات رام نه شده حتی که پیدای شود
 نزدیک ایشان علی بن ظهور صفتی از صفات انفس و احوال قلب و مرشد
 را باید که ضبط کند حرکات ایشان را بقانون عالم خود و حال آنکه در میبای
 احوال مریدان از اسما و ششیدن ضرریت هیچ نفع و فایده ندارد
نقل است عمر شریفش حضرت شصت ساله بود وفات آن قطب الاقطاب
 آن شمس الفقراء و آن بدر الاقطار آن صاحب الکشف و الکرامات و آن پندیده
 در ذات و صفات و آن یافت خلعت سرور و آن خواجه علوم مشاد
 دینوری بتاریخ بیت و چهارم شهر محرم الحرام ۲۹۹ هجری صلعم تسع و
 تسعین و مائتین بوقت طلوع صبح صادق جان بجان سپردند
فصل سبت و چهارم در بیان خوارق و تاریخ اعراض حضرت خواجه
 بهیمة البصری از طبقات چشتیه که تالیف خاقانی حمید الدین گوری منقولست
نقل است قطب الاقطاب الوری و بدر التقی آن امام الایمه و مقتدر
 الایمه آن ناصر الشریعت و آن تاج العارفین آن منہاج السالکین آن
 استاد طریقت خواجه بهیمة البصری مدت نسی سال بریاضات و مجاهدات
 ببل با نرا در خلوة حجره بیاد حق استتعالی داشت و بعد سی سال در ست
 به دعا بجا میسر حضرت حق جل و علی برداشت الکی بیچاره بهیمة در راه
 تو بریاضات و مجاهدات شاقه می سوزد و از همه خلایق شکسته و با تو
 پیوسته فاما را به بنما در مشاهد ذات تو بدان اوستغرق شوم

با تلب آواز و ادای شیخ خلوت را بگذار و از حجره بیرون شو بخدمت دوست
 من که خذیفه المرعشی است برو تا بواسطه او در مشاهدات ذات من غرق شوی
 بجز و استماع ازین آواز شیخ بهیمة البصری از حجره بیرون آمد و راه رباط
 قطب الموصیین خواجه خذیفه المرعشی گرفت حصول دولت پای پس آنجا رفته
 حاصل نمود قطب الموصیین خواجه خذیفه المرعشی روشن ضمیر نور منیر با شراق
 بطون دریافت که بهیمة البصری صاحب مجاهدات و ریاضات شاقه می بود
 با خلاق حسن و بتظیم اکرام که تخلقوا بیده تملق الله شان در شان
 ایشان بود پیش آمدند و در کنار گرفت و از زبان گوهر شار فرمود اے
 بهیمة البصری کار تو روز بروز بر تیرت علو خواهد رسید اما نسی سال رنج و
 محنت کشیده یکن بشا به محبوب حقیقی نرسیده چون قطب الاقطاب
 خواجه خذیفه المرعشی سیند میکنید خواجه بهیمة البصری را بنعمت عظمای
 پیران عظام ملو ساخت میان کیهنته بمقام قرب الکی و مشاهدات انوار
 ذات لا متناهی رسانید قطب الوری خواجه خذیفه المرعشی خرده خلافت
 محمد مصطفی و علی المرتضی و از پیران عظام رسید بهیمة بود
 پیش بهیمة البصری را عنایت و سرفراز نموده پویشانیده گفت اے
 بهیمة تو از راه صلوات حق شوی باید که بر جاده پیران عظام مستقل و
 مستقیم باشی و دنیا و دنی را هرگز قبول نکنی و فقر و فاقه اختیار و مخارجه
 گردانی که همه پیران عظام خصوصاً خاصه محمد رسول الله صلی الله علیه و آله
 و علی مرتضی بود تو هم اختیار کنی **نقل است** قطب الموصیین خواجه بهیمة البصری

خرقه خلافت در بر ساخت و نصال مرشد کامل گوش بوش جان شنیده
 با بکے بکریت بیوش افتاد بعد ساعته چند بعالم صحو آمدند یکی از
 درویشان در مجالس شریعت حاضر بود سوال کرد اے حضرت همیرة البصری
 خرقه خلافت پوشیده چرا در گریه شده بیوش افتادی گفت چون خرقه معلى
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم حاضر بودند مرشد معلى مرا هر یک از ابراج
 انبیاء و اولیاء و خواص اهل حق محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم حاضر بودند مرشد معلى مرا
 هر یک از ارواح انبیاء و اولیاء آتشنا گردانید و در حق من از هر یک
 و عابریکت من طلبیدند چون بازگشتم من در گریه شدم و ترس خدا تیغی
 بر من غالب آمد که من خرقه خلافت پیران عظام پوشیدم مباد اذن
 فعل شنیده بوقوع آید و فرو قیامت از روی پیران عظام شرمند شوم
 نقل است عمر شریفش صدوی سال بود و بعضی گویند صد و سی سال عمر داشت
 در هفده سالگی تمام علم و فضل و دانشش حاصل کرده بود تا آنکه وفات یافت
 مکه بقضائے انسانی نشکسته بود و مدام ببلن بان اذ نفس و بان بدکر جسد
 اشتغال میرداشت و وفات آن اما الا اذ ان تقدیرا الا ان ناهر الشریعة ان تاج العارفین
 و ان من اهل الکلیس ان ایتاد الطریق طعی خواجہ میرزا ابهری مشتم شوال بعد از ادائے
 نماز پیشین بسید تمس و تیشین و یاسین جان بحق تسلیم کردند
 فضل شریف و نجم در بیان خوارق قیام و عری قطب الایمان مرست بنامش
 حضرت خواجہ ذلیفۃ المرعشی از طبقات چشتیه که تالیف خاصه فی حمید الدین ناگوری
 منقول است نقل است چون قطب الدین آن مرست جام بی غشی

در بیان خوارق قیام و عری
 قطب الایمان مرست بنامش
 حضرت خواجہ ذلیفۃ المرعشی

حضرت خواجہ ذلیفۃ المرعشی از غلبه اشواق و کثرت اذواق محبوب حق ترک
 جهان کرده گوشه اختیار نمود و بیاد دوست مشغول می بود روزی در آن خلوت
 گوشه حضرت خواجہ خضر علیه الصلوٰۃ والسلام حاضر آمدند و گفت اے ذلیفۃ المرعشی
 صاحب مصباح مجالس مجالس ابراهیم و هم شو تا از برکت صحبت غنی بطلاب و مقاصد
 علیا بری چون ذلیفۃ المرعشی بمطابق امر معلى حضرت خواجہ خضر از حجره
 بیرون آمد و بیان و پویان در رباط سلطان ابراهیم رسید و سر ارادت و
 با بنیان هزار ارادت پیش سلطان العارفین نهاد و بجز و مشاهد ذلیفۃ
 المرعشی قطب الموحیدین حضرت سلطان ابراهیم و هم تواضعات و کرامات که
 تَخْلُقُوا بِاخْلَاقِ اللَّهِ وصف ایشان بود از جاسے جنید ذلیفۃ المرعشی
 را در کنار گرفت و از زبان گوهر شارف فرمود اے ذلیفۃ خاطر خطیر و مقام جمع
 الجمع جمیع را نشاء الله تعالی در چند روز کار تو بجاسے رسد که آنجا مقام عاشقان
 و جانبازان و واصلان حضرت حق است چون سلطان ابراهیم او هم دست بر
 دست گرفته درون حجره بردند آنچه که نعمت از پیران عظام رسیده بود و سینه
 بیکینه ذلیفۃ المرعشی املو ساخت از ابتداء مدت حضرت ذلیفۃ المرعشی نفس
 چنان گوشمالی بریاضات و مجاہدات شاقه و مدت شش ماه ذلیفۃ المرعشی
 صحبت سلطان اختیار نمود و در آن مدت شش ماه شش بار صیام افطار نداشت
 مطابق میال نفس اگاہی آب طعام نداده چون سلطان ابراهیم او هم ریاضات
 و مجاہدات شاقه ذلیفۃ المرعشی ۱۲ معائنہ نمود و طافس عرفان ابیادین معرفت از
 مبداء عالم تا سوت در ملک ملکوت و در عالم جبروت و در عالم لاہوت که آنجا حضرت

ذات بخت است جلوه داد آن یصدا هزاران هزار بختی بوقوع
 آید از قومی بنیم این خرقه خلافت محمد مصطفی صلی الله علیه وسلم و علی
 المرتضی رضی الله عنه که از پیران عظام رسیده بود تو میدهم بپوشش قائم
 مقام من باش و طالبان خدایتعالی را بدایت کن فانما اے خدیفه المرعشی
 دنیا رونی را دهل دنیا را اختیار کنی که این مبعوضه خداست و گاهی نظر
 رحمت الله سبحانه و تعالی بر دنیای دنی ندیده اگر مبادا گاهی صحبت
 اغیار پیدا شود تو به استغفار از خدا افزون کنی و بازاری و ناله سازی کنی و
 بگوئی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ مُحَمَّدَنیْ مُحَمَّدٌ مُّصْطَفًی صَلَّی اللهُ
 عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَحَسْبُ بَصْرَیْ وَعَبْدٌ لِّوَاٰدِزَیْدٍ وَفَضِلْ عِیَاضٍ
 و ابراہیم اودم مارا باز بصحبت اهل دنیا رسانی اے خدیفه المرعشی از صحبت اهل
 دنیا چنان بگریزی شل تیرے کہ از دست کمان سے گریزد

نقل است چون خدیفه المرعشی خرقه خلافت در بر کرد بر ریاضت و
 مجاہدت شاقه علی الدوام نفس را گوشمالی میدادے و گاهی در مجاہدہ چنان
 نشدے همیشه بگریستے رو دیک گستاخ شنگ سراپا جنگ ناسعادتمند
 از روئے گستاخانہ پرسید اشخ سبب چنان گریه و زاری چیت شیخ
 جواب داد فَرِیقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیقٌ فِی السَّعِیرِ حکم عام اعلام عام بر عام تمام
 است و بنید اتم کہ من در کدام فریق خواهم شد باز آن شوخ شنگ عرض داشت
 کرد اے شیخ اگر حالات واقعات خود را نمیدانی کہ از کدام فریق خواهم شد
 دوست بدیت مریدان امی گیر و راه بیچارگان غلابی را چرا سے زنی

شیخ المشائخ والاویار خواجہ خدیفه المرعشی نعره زد و بیوشش افتاد همان وقت
 با لطف آواز داد صبح جمہ ما حضر مجلسیان گوش بوشش مید که اے خدیفه مرعشی
 دوست میدارم و ترا برگزیده حضرت خود گردانیدم و ترا جاکے برابر محمد
 مصطفی صلی الله علیه وسلم دادیم و ہر کہ ترا دوست دارد و دوست بعیت ترا
 بگیرد و او را تو بخت میدم نقل است عمر شریفش حضرت در دنیا تمام شد و
 وفات آن قطب الاولیاء و آن داور افضل الاسان آن اکرم اہل ایمان آن مالک
 اولیاء و آن امام الفقراء و آن سرست جام بغیش حضرت خواجہ خدیفه المرعشی
 بتاریخ بیت چہارم ماہ شوال روز جمعہ ششم شعبان ماہین جان بجان سپردند
 فصل بیست و ششم در بیان خوارق و تاریخ عمر سق قطب الموحیدین سلطان
 العارفين آن محقر بساط طرب العالمین آن برگزیدہ پاک پروردگار عالم خواجہ ابراہیم
 اودم از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است

نقل است از آن روزی کہ حضرت سلطان ابراہیم اودم خرقه خلافت از قطب
 الموحیدین خواجہ فضیل بن عیاض در بر کرد و اے ددر سے از کسے قبول نکرد
 و در مکہ معظمہ در غادہ یکن معنی خود ساخت و دوران غار یار غار حضرت بار
 بر ریاضات و مجاہدات و خصوص سلطنت اگذاشتہ علی الدوام نفس را گوشمالی
 میدادے و گاهی در مجاہدہ جنبان ل نشکر و قوت لایوت نہ بدو محنت
 مقرر ساخت و از جنگل کاہی دیا ہییمہ آورده بفر و خشی و نان گرفتے و
 انعام با فقیران کردے و گاهی دوسہ فاقہ گذشتہ و از اوقات از زبان
 گوشتنادر فرمودے کہ ہر روزی کہ خاد پیدا ساخت یعنی گرفتاری گرفتار شد

فصل بیست و ششم
 در بیان خوارق و تاریخ عمر سق
 قطب الموحیدین سلطان
 العارفين

دیرین است چون وجود کوئی و حرکت معنوی در آمده مضطرب و بیقرار بماند

آن یار لاچار نعرہ زمان و آسرنی آسرنی گویان خیزان و افغان و جویان
و پویان و ہستی خود را تبدیل بہ ہستی محبوبیاختہ و مجاز خود را بحقیقت
متحد یافتہ عروج روح علوی آن سلطان العارفين با فلاح دنیا نمود چون
ہم حقایق فلکیات حضرت قطب الموحدين معائنہ نمودند کہ ملائک نقارہ ہائے
زمین معہ دال نذیرین نوبت بنوبت نوبت خوش نوائے دربارے مے
نوازند چون حضرت سلطان العارفين باصفوف ملائکہ کہ نوبت می نواختہ بودند
پرسید کہ این نوبت از آن کیست و بنام کدام شخص مے نوازند ملائکان فلاح
اولین جواب داد کہ امر مے حضرت مجدد علی است کہ بنام ابراہیم مامونیم نوبت
از فلک دنیا تا بعرش کبریائی بابرمانود و می نوازند چون حضرت سلطان العارفين
بوقت معانج عروج در ہمہ افلاک ہائے تا بعرش حضرت اب العزت ہیں
حقایق معائنہ نمودند سبحان اللہ رہے کمالات و خفہ سلطان جلالت حضرت
سلطان الموحدين بودند بحدیک خطره از عرش تا با فلاح دنیا نوبت بنام خود معائنہ
نمودند۔ الحمد للہ علی ذلک۔ نقلست کہ روزے سلطان العارفين بر حبیل
ابوقیس با جماعت درویشان اہل کمال شستہ بودند و از زبان دربار فرمود
اگر عارف نے کہ مقرب بساط احدیت کوہ را بگوید روان شو فی الحال آن کوہ
روان گردد بحد و گفتن این سخن سلطان عارفان کوہ از بجائے بچینیہ خواہ
پائے مبارک خود را بر حبیل زد فرمودند اسکن یا حبیل کہ من تمثیل مے گویم
نقل است اختلاف در وفات سلطان العارفين آن مقرب بساط رب
العالمین و آن برگزیدہ خاص پاک پروردگار عالم خواہ ابراہیم اوہم از غلبہ

شہرت در آخر عمر ناپیدا شدند چنانچہ کسی نیک اندک مقام خاص الخاص مزار کجاست
 فاما بعضے گویند در ابتدا واست و بعضے گویند ورثہ ام فاما اغلب خلائق
 روایت سے کنند کہ در غار است کہ در آن غار خاک پاک مہتر لوط است
 سلطان عارفان در آن غار وفات یافتہ کہ امر و زیارت گاہ خلائق الہی
 است و چون حضرت خواجہ را وقت وفات در عالم اکوان ندا در وادند
 لان امان الارض قدمات ہمہ خلائق بجز و این صدائے تحمیر شدند کہ این
 آواز است بتی کہ اخبار بخبر صادق خبر رسید کہ حضرت سلطان ابراہیم اودھم تیار خیمیت
 دوم شہر جامی الاول مستلزم شدت و تنین بایۃ بود کہ جان بجان سپردند
فصل بیست و ہفتم - در بیان خوارق و تایخ اعراض آن بادشاہ اہل حضرت
 آن شاہ در گاہ وحدت و آن فلک ولایت و شمس لدرایت و آن کثیر النعمان
 ابوعلی فیض بن عیاض از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاضق فی حمید الدین لکوری است
 نقل است قطب المودین خواجہ فیض بن عیاض صاحب تقوی و ورع و
 برگزیدہ والد بود مثل شاہوار ہد ہد ملج ریاضات و مجاہدات اللہ سبحانہ تعالیٰ
 در گورستان نہاد و مشغول سجدات می بود و شرب آجا گزرا نیسکہ و
 تلاوت قرآن مجید و فرقان حمید بسیاری نمود و لباس پلاس در برے
 پوشیدہ و از خوف خدا تعالیٰ چندان گریست ہر کہ را کہ بنظر رحمت جوہر
 شیخ افتاد و فی الفور در گریہ شد و یقین دانست کہ بر حضرت شیخ نصیب
 گران رسیدہ کہ چندان در گریان می نالند و چون حضرت امام شب زندہ
 داشتہ و زبان حال گفتہ آخر کار بامر حضرت پاک پروردگار این بیچارہ عیاض

فصل بیست و ہفتم
 در بیان خوارق و تایخ اعراض
 آن بادشاہ اہل حضرت

کہ خواہد بود و از عذاب قبر ہائے ہائے گریستہ و در مناجات الہی فیض گزرا
 است و العقیان شامنا و الغفران امرای بہ سبب کنان فیض انوی
 و بفرقت خود ہامبتا نگروانی نقلست قطب المودین حضرت خواجہ فیض بن
 عیاض در اوایل عمر جوانی راہ دزدان و سر قوم راہ زنان می بود و در آن بیابان
 بیک خیمہ ماند و دوران مجسم با جماعت یاران شریف روز و رات بجا ماند
 و علی الذوام تلاوت قرآن مجید یا میکرد و گاہے خود را غافل و غافل
 از تلاوت فرقان حمید نگذاشتہ و گاہ بر سر زدی داشتہ و تسبیح در گلوئے
 نہاد و تا خلائق الہی فریاد شدہ نزد یک فیض نیاید و چون در عالم تمام
 اکوان باین شہرت مشہور و معروف شدہ خلائق از خوف نقصان پیش
 حضرت شیخ نیامد کہ بباد انقصان سازد - نقلست روزے کار دانی
 بر سر آدمی فت خواجہ فیض بن عیاض اتفاقا بہان روز ہمارہ یاران بقرا
 سوار شدہ بود کاروانے چند از حافظ قرآن ہمارہ از خوف خواجہ فیض ہمارہ
 گرفتہ بود و خواجہ فیض حافظ قرآن را بسیار دوست می داشت و ہمین
 چون حافظ این آیت کریمہ از قرآن مجید بخواند النعمان للذین آمنوا ان
 یخشعہ کلوا بہم ربکم اللہ یعنی آیا وقت تو آن نیامدہ است کہ دل
 خستہ شما بیدار گرد و مثال تیران آیت بر دل حضرت خواجہ فیض گذشت
 بقرار شدہ از اسب بر زمین افتاد و روئے سوئے خرابہ نہاد و از ہمہ بگانہ
 و با خدا تعالیٰ یگانہ شد و چون خواجہ فیض در راہ می فت بناجات مشغول
 شد الہی فیض گنگار است تو بہ کردم و دوئے بحضرت پاک تو آوردم و

فضیل گنہگار بیامرز و مقبول بارگاه خود گردان و یک واصلان تو باشم
 نقلت حضرت خواجه فضیل بن عیاض در خانقاه قطب الاقطاب شیخ
 عبدالواحد بن زید رسید و از دولت پاپوس مشرف و مغرر شدند حضرت شیخ
 فرمود اے فضیل اگر مطلوب محبوب حقیقی داری خلوت گزین شو اگر هر جلیک
 فاقعد فی الزاویة الذاس و انس بربک العزیز الکریم الخفاس - و از
 دنیا و اهل دنیا اعراض کنی و دایم در ماتم و مصائب عصیان خود می باشی
 و علی الدوام بر ریاضات و مجاهدات مشغول شوی و گاهی جبار و راه محبوب
 نشوی و همیشه خدا یتعالی حاضر و ناظر میدانی - سهریدین محل فرمود اے فضیل
 اگر تو بکردی درون خلوت حجه بیا تا راه طریقت و حقیقت می نمایم و بعد
 از ارشاد مرشد کامل کار فضیل را بجای رسانید که عارفان آن عصر با اتفاق
 در آن و هر میگفتند که فضیل دلی الله و مطابق امر علی مرشد می و
 آن عارف ساسی بر ریاضات و مجاهدات شاد و چنان مشغول شدند که گاهی بیگانه
 نفس به خصال اطمانیت نداده و علی الدوام از خوف عصیان می گریسته و در
 استغراق چنان مستغرق شده و مجاز خود را بحقیقت متحد یافته بصفت محبوبی
 موصوف شده و خود را عین محبوب پنداشته هیچ خبر از اخبار هستی خود
 ندانسته و چون حضرت فضیل از آن مدت بارادت حضرت شیخ مرشد کامل به پوخت
 و گاهی روزه می نیاید کرد و در ویش ندیده و در آن ایام که خانه
 اهل حق نیا بود و در آن راه نرفته نقلت از آن و نه که حضرت فضیل بن
 عیاض فرقه خلافت از دست مرشد نامی و عارف ساسی قطب المجدین خواجه عبدالواحد

بن زید پوشید علی الدوام پانصد رکعت نماز و تلاوت قرآن مجید بر خود لازم
 محرم گرفت و در خانه حضرت فضیل چهار و پنج فاذ می گذارسته و در آن ایام
 که در خانه فضیل پیدا نه شده و صد رکعت نماز شکرانه بر آن پانصد رکعت
 ادا نموده و فرمود که الحمد لله که خدا یتعالی مرا فقر عطا کرده و این فقر
 اسرار بار یتعالی است و محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و علی المرتضی و
 حسن بصری و خواجه عبدالواحد بن زید را عطا فرمود و مرا هم از ذواهبات الهیات
 خود عطا نمود و دایم بناجای می کرد اکی چون فضیل را بفضیل محمدی
 صلی الله علیه و سلم سرفراز کردی و فقر و فاقه محرم نمودی اکی خرقه پاک
 محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم از فضیل بپاره بازستانی - غریز صاحب تمیز
 قدر فقر و فاقه انبیاء و اولیاء و دانش و هر کس ناکس لیتق این نعمت عظمی نبود

لایق دولت نبود هر سر | بار میجا ناکشد هر خر
 نقلت وفات آن بادشاه اهل حضرت آن بادشاه درگاه و صلت
 آن فلک الولايت شمس الدرايت آن کثیر الفضایل ابو علی الفضیل بن
 عیاض بتاریخ سیوم ماه ربیع الاول روز و شنبه سیزده سب و اربعین ماه
 و بعضی گویند سیزده ست و تین ماهیه و نه اکثر بتاریخ پنجم محرم
 روز جمعه جان بجان سپردند و عمر شریفش هشتاد و سه سال بود
 فصل بیست و هشتم - در بیان خوارق و تاینخ اعراض آن شیخ
 شیوخ العالم آن قطب علامه الدهر قطب العالم و آن در اسرار محرم دآن
 که در مرغ هوای صید خواجه عبدالواحد بن زید از طبقات چشتیه که تالیف

فضیل
 وفات حضرت زید
 علیه السلام

خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است نقلت قطب الموحیدین خواجہ
 عبدالواحد بن زید چل سال قبل از ارادت بحضرت خواجہ حسن بصری بریاضات
 و مجاہدات مشغول می بود و علم و فضل کمال بر کمال داشت و در مجاہدات حضرت
 حق جل و علے سبحانہ و تعالیٰ صادق الوعد و ثابت الاقدام می بودند و گاهی
 در مجاہدات و محاسبات جہان نہ شکر و علی الدوام نادیہ و دہادیہ مختار
 اختیار بسیار میکرد و گاهی با خلائق نیا میخیزد و صاحب مصلحت
 و مجالس مجالس بادوستان خدای می شد و دہر جا کہ دوستان خدای
 شنیدہ می حصول زیارات و ملاقات و سعادت ابدی معزز و مشرف شد
 نقلت روزی قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید بر سر قہر دریا
 رسید و یک جماعت درویشان منتظر بر لب دریا گشتی و ملازمہ نشسته بود
 چون دین گشتی و ملاح رسید از سبب بجوم عام درویشان اورا گشتی
 بالک آن گشتی جائے ندا و آن قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید در آن
 رؤے رؤے درویشان کرد و پیچارہ وار و دل شکستہ بر لب دریا ایستاده چون
 قطب الموحیدین اشارات بابائات نمود کہ بیائید کہ از فضل الی من شمارا گذر اشیم
 حضرت خواجہ عبدالواحد از زبان دربار فرمود اسے وریا خشک شوقی الحال
 آن وریا خشک شد و آن جماعت و درویشان ہمراہ حضرت عبدالواحد بن زید
 بر سر کنار دریا رسید پایش آب تر نہ شد صاحب گشتی فی الفور دریا بہر کہ
 خواجہ عبدالواحد افتاد و حضرت بسیار و عجز و الحاح نمود کہ مخدوم گناہ کردم
 از برائے خدا و رسول خدا پنہش فرمود بار دیگر دل درویشان را کہ

گنجینہ اسرار الوہیت است ترنجانی - الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكِ
 نقلت قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید علی الدوام صایم و
 قائم بود و از خوف الہی دایم در گریہ شد

زور دین ہمہ پیران رہ	محاسنہا ہمہ در خون خفا بست
----------------------	----------------------------

و در خانہ حضرت دو گانہ سر گانہ فاقد گذشتہ و مطابق این مضمون این
 بیت از حضرت خواجہ قطب الدین بختیار ادشی قدس سرہ

آزاد نیست ہر کہ بود بندہ کے	ہر کس کہ بندہ تو شد آزاد می رود
-----------------------------	---------------------------------

و از بعضی یاران پرسید کہ یا حضرت شیخ در قلت طعام و شراب کوشید و
 نفس را خوار و عاجز میدارید باعث معلوم نیست از زبان گوہر شار فرمود از
 برائے متابعت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ و پیران عظام
 خود سعی میکنم کہ ایشان قلیل خورده و نفس امارہ را در جوع ذیل داشته
 اگر متابعت ایشان نکنم کے از متابعت ایشان شوم و مبادا از ما اگر کے
 افعالے و اقوالے خلاف وقوع آید خلائق الہی بر ما بختارت بیند حالانکہ
 این بختارت محمد مصطفیٰ و علی المرتضیٰ و پیران عظام ماست العیاذ باللہ من
 هذا الاختلال والاضلال نقلت قطب الموحیدین خواجہ عبدالواحد بن زید
 اذان یومے کہ حلقہ ارادت بحضرت خواجہ حسن بصری پیوست و ہمہ مال
 و اسباب کہ در خانہ بود بدرویشان داد و مہبت غلمانے کہ سے داشت ہمہ را
 آزاد کردند و خود بندہ محبوب حق گشت فاما خود آزاد این طرف کاری عجیب است

آزاد نیست ہر کہ بود بندہ کے	ہر کس کہ بندہ تو شد آزاد می رود
-----------------------------	---------------------------------

بدان اسے عزیز صاحب تمیز ہوش اردانہ خواب غفلت بیدار شو چون
 محبوب حقیقی خواست کہ خوابہ عبد الواحد بن زید عاشق کامل است کہ سوائے
 من دیگرے دوست نمدارد و محتاج دیگرے نیست و ہر چہ نگاہ کند خدا
 را بیند لاچار وحدت خود را برائے عاشق صادق در ہمہ اشیا بظاہر و
 بنوید اگر دیم و کثرت ہمہ اشیا را از پیش نظر عبد الواحد بن زید برداشتم
 و نور خود را ہر طرف نمایان گردانیدیم و درین احوال عاشق در ہر چہ نظر کند بخ
 او بیند قَائِنِمَا تَوَلَّوْا فَنَمَّ وَجْهَ اللّٰہِ حال حضرت قطب الموحیدین خواجہ عبد الواحد بن زید
 از خواہیات لایہایا گشتہ نقلست قطب الموحیدین خواجہ عبد الواحد بن زید
 در ربا حضرت خواجہ جن بصری بیاد حق مشغول شد نہ بجد مضاعف چند روز در خدمت
 را عبد الواحد بن زید پوشانید و خلیفہ و نائب مناب خود گردانید و خواجہ عبد الواحد
 بن زید صحبت باد و ستان خدائے میداشت و دنیا و اہل دنیا را ترک ساختہ
 گاہے گردا و نگردہ احیاناً اگر تہائے مال بدست گرفتے از خوف الہی در گریہ و زاری
 شدہ و فرمودے کہ دنیا روئی منبوضہ خداست دوست اچندان شستی از غایت
 نالیدن چرم ریزین گرفتے و فرمودے درویش آن کے است کہ غرق محمد مصطفیٰ
 صلے اللہ علیہ وسلم پوشد از مقام ایشان پوشیند اگر دنیائے دنی را دوست از
 لایق پیران عظام نباشد و فردا قیامت از ممرہ درویشان اورا جاکے نہد
 و درویشے است کہ دل او جز خداستائے دیگرے نباشد

دل یکے منظر بیت ربانی	خانہ دیو را چہ دل خوانی
حالاکہ درویشے عبادت از دست ہی و شکم خالی	دورخانہ درویش پیچ چیرے

نباشد کہ از افطار کند مگر بوقت فتوح کہ خدائے تعالیٰ سرفراز کند
 نقلست روزے قطب الموحیدین خواجہ عبد الواحد بن زید در ربیت میفرست و در آن
 سالہ یہ ضعیف و عاجز نمیت علیل و دلیل انما وہ بود و از حرارت آفتاب عاجز و ہما گشت
 و از سبب ضعف کمال نمیتواند کہ در سایہ و در حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید بر سر بیار
 رسید و مومے آسمان نظر کردہ و اندان زبان گوہر شکار فرمودے ابر بر سرین ہمایے
 سایہ کن فی الحال ابر پیدا شد و بر سر بیار سایہ کرد آن بیمار خوارق عادات حضرت
 مشاہدہ کرد و عرضداشت کردے شیخ دُعَا کُن تاجدیتعالیٰ مرا صحت ہر دازین
 بلا عظیم رہاند حضرت خواجہ عبد الواحد بن زید دست دعا برداشت فی الحال آن
 بیمار را خدا تعالیٰ حضرت جل و علی از فرشتہ امراض بحر شصت سائید و آن بیمار
 بر گشت در راہ خانہ گرفت نقلست وفات آن شیخ شیوخ العالم آن علامۃ الہم
 قطب العالم آن در اسرار محرم آن گرد ہوائی مرغ صید خواجہ عبد الواحد بن زید تاریخ
 بعیت و ہفتم ماہ صفر بعد از اے نماز فجر مشغول سے بودند و در آن وقت
 جان بمشاہدہ جانتان دادند

فصل بیست و نہم - در بیان خوارق و تانیخ اعراض آن پروردہ نبوت آن کاشف
 انوار قوت آن بحر علم و علم آن متفق علیہ بصاحب صبری حضرت خواجہ جن بصری
 از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی حمید الدین ناگوری منقول است -
 نقلست قطب الموحیدین شمس نوری شمس العارفین کاشف انوار قوت آن بحر علم
 و علم خواجہ جن بصری حمۃ اللہ علیہ علم و فضل و اتقار کمال بہ کمال داشت ہفتاد و ال
 عبادات و ریاضات رطوت حیرت قلم تیان را بر قافہ جریدہ ماسوی اللہ شمس منمودہ

در حضرت خواجہ جن بصری
 تاریخ بعیت و ہفتم ماہ صفر بعد از اے نماز فجر مشغول سے بودند و در آن وقت
 جان بمشاہدہ جانتان دادند

و جابر زدا بر ذکر چهر او خفی که از حضرت امیر المومنین امام الاشعین حضرت علی بن ابیطالب
 کرم الله وجهه در حقه الله علیه سیده بود علی الدوام در شریعت نیاز محبوب مسلم میکرد
 و زخامت مشقات جراحات مجاهدات سفار منازل محبوب اول افکار مشتاقان بصد
 هزاران هزار اشتیاق می شمرد و طاق عرفان ایمیدین معرفت الهی پستان
 در هر ساعت و در هر لمح جلوه داد و حتی که از عالم ناسوت و از ملک ملکوت و از عالم
 جبروت تا به عالم لا هوت که آنجا ذات بحت است عبور با شرم نمودند که سبحان الله
 ز به کمالات و به سلطان جالات بود که بر خلائق الهی اظهر من الشمس است -
 نقلت قطب الموحیدین خواجه حسن بصری رحمه الله علیه از زبان گوهر شامی فرمود
 هر که در دنیا بحیث محبوب حقیقی مشغول شد گاهی محبت آینه محبوب گردد و گاهی محبوب
 آینه رو باشد و محبت در بنظر بطون به بیند و حقایق تمامی عالم را متور نور الهی
 باید چه حقایق خود را و چه حقایق کل اشیا را را معائنه نمود و معانی را تا لا اشیا را
 کما بی بیجا بر سالک محبتی نماید پس من عرف نفسه فقد عرف ربه تفه و اوقات
 حالات کمالات و گرد و دالوث گنا بان پاک و مصفا باشد و دالوث بهشت جایش گردد -
 نقلت خرقه خلافت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم که بخت امیر المومنین
 علی بن ابیطالب رسیده بود بخت خواجه حسن بصری پوشانید و چند کلمات بطریق
 نصال فرمود ای حسن این خرقه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بدوستان
 خدایتعالی رسانی و از تو تا بقیام قیامت ولی الله خواهد شد بمطابق امر علی
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب
 بخت خواجه حسن بصری پوشانید و از زبان گوهر شامی فرمود ای حسن این خرقه دریشی

پوش و بیاد حق بکوشش و علی الدوام شراب محبت محبوب حقیقی نوش فاما فقر و فاقه
 اختیار کنی صاحب خرقه حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم بود و دریشی
 داشت هر که خرقه پوشد هر چه در خانه او بود در راه خدایتعالی بفقرا و مساکینان بل
 کند و خود بذاقه مفلس باشد و چیز در خانه اجناس فیائے دنی نذارد و بعبده یا
 خدایتعالی اشغول باشد تا محبت و دل در آید و اسرار الهی بر وی منکشف گردد

اول یکے منظریت بانی خانہ دیور چهل خوانی

حضرت خواجه حسن بصری نصال حضرت امیر المومنین از دل جان قبول کرده خرقه حضرت
 امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب کرم الله وجهه پذیر کرد و بعد از آن بخانه آمد هر چه خانه
 از اموال نقد و اجناس میداشت بفقرا و مساکینان براه خدایتعالی صرف نمودند
 و قوت لایموت و رفاهت داشت بعد از روز روز افطار کرد و نفس ادراکل
 شریک خرابه غرایب شت نقلت خواجه حسن بصری رحمه الله علیه علی الدوام در
 خلوة مجرّه بجاهدات و ریاضات که جاهد وافی سبیل الله حق جهاد شل
 شا هوار بر تاج بر سر نهاده سجدات میکرد و از خوف الهی قهاری گریه کرد
 و بزاری بسیار میگرفت حتی که در چشم آن بحر علم و حلم مفا که افتاده بود و از
 بیماری ناله بصارت چشم بر تنه ضعف رسیده بود و بعضی کسان از یاران پرسیدند
 یا حضرت چندین برائی چه میگویی که چشم معاکل فاده از زبان گوهر شامی فرمود
 که از ترس گنا بان ماضیه که در زمانه ماضیه که از ما بوقوع آمده باشد که یاد می آیند
 از خوف قهاری می ترسم اگر بسوزد حکیم سبحان الله حضرت خواجه حسن بصری رحمه الله
 علیه هر چه قدر صاحب الم و غم بودند هر مرتبه که ذکر خدایتعالی از زبان بکوش

ساد و وارو شد سے و باز از کسے شنیدے از طاقت بی طاقت و از پوش
 افتادے حتی کہ آب بر روی مبارکش نیز و در اوقات نیامدے و بعد از آن
 در گریه و زاری شدے و فرمودے الٰہی حسن بصری گنہگار تہ کار و خرقہ پیران رکرو
 و کار ایشان نکرده از فضل عمیم خویش برگنہگار ابواب رحمت از رحمت خویش
 بکشائے از بندہ خطا و ذلت از تو عطا و رحمت و چون حسن بصری آخرت
 خلافت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ عطا
 کردی و در حلقہ درویشان خود بانواختی و الحال لا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ
 اللہ علام بر اعلام است و بر ذمہ درویشان شرمندہ گردانی -
 نقلست روزے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ این حدیث نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم می خواند آخر اجل یخرج من الناس یعنی فرمود
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آخرین کسے رحل است کہ اندو رخ بیرون می آید
 اُمت من حضرت خواجہ فرمودے کاشکے آن رحل حسن بصری بود -
 نقلست روزے حضرت قطب الموصیین حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ
 مر خادم را اشارت فرمود از بازار نان و ماہی بیا کہ تا افطار روزہ کم خادم
 بمطابق امر صلی اللہ علیہ وسلم از بازار نان ماہی پیش حضرت حاضر آورده پیش حضرت نهاد
 و از زبان گوہر تار فرمود غیر متابعت است در ویش دریش اباطعام لذیذ
 خوردن چه مناسب است خادم عرض داشت کرد یا حضرت بوجہ ابرعالی
 متعالی بہ پیش حضرت آوردم حضرت خواجہ حسن بصری نعرہ زد و از روشن پوشش
 افتادے ہائے بگرست و پیغمبر و آہی حسن بہ کمال طعام لذیذ طلبید گنہگار

است از وفات درویشان و عارفان نامدار عالی مقدار نام حسن
 را دورے کنی سنے کہ چہل روز متواتر پے در پے خواجہ حسن بصری
 رحمۃ اللہ علیہ در گریہ و زاری سے بودند و از خوف الٰہی تا پچہل روز
 بیچ نخوردند باقی آواز دادے حسن ما ترا آمرزیدم و سر قوم
 عارفان و واصلان خود ہا کروم فاما شکستگی و بیچارگی را نگذاری کہ
 در حضرت شکستگی و گریہ را اعزاز میرت و دوست سے دارم
 ہر آن پسندہ را کہ از ترس من بگریہ
 نقلست وقات آن پروردہ نبوت و آن کاشف قوت آن بحر علم
 و علم و آن مقتدائے پیشین و آن امام المتقین آن متفق علیہ بصاحب
 صدری حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ تاریخ چہار و ہم ماہ محرم
 الحرام شب جمعہ عشر ثانیۃ جان بحق تسلیم فرمودند و بدستخط خاص
 الخاص سلطان المشائخ بن شدت است یک صدائے آمد خوش فوے
 بشب وفات یافت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ اِنَّ اللہَ
 اصْطَفٰ اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلِ اِبْرٰہِیْمَ وَّ اٰلِ حَسَنٍ و بزرگی
 آن شب کہ حضرت وفات کردہ بودند و خواب دیدند کہ ابواب آسمان
 کشادہ بودند منادی ندا کردہ کہ خواجہ حسن بصری بخدایتعالی خوش سید
 و از خدایتعالی حق رحل و علی خوش نمود است اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ
 فصل میرت و وہم در بیان خوارق و تاریخ اعراس حضرت
 امیر المؤمنین و امام الاطعمین و ابن سہم البقی قانع باب النخبری

روج فاطمہ الزہراء اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین و امام الاشجعین حضرت
 علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ از طبقات چشتیہ کہ تالیف خاص قاضی
 حمید الدین ناگوری منقول است نقلت امیر المؤمنین علی مرید و
 خلیفہ و عم زاوہ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ بود و
 حضرت رسالت پناہ را پدر علی مرتضیٰ پرورده است و تفقہ
 حال و حمایت از معاندان بد خصال و ایما تعصب از برائے حضرت
 مُحَمَّدٌ مَیْصُطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ می کرد و علی الدوام
 در حمایت حضرت بود و اِنَّمَا اضْطَرَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ
 بِالْهَجْرَتِ بَعْدَ مَقَارَفَتِہٖ عَنِ الدُّنْیَا یعنی مضطرب شدند حضرت
 مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ و سلمہ گریہ ہجرت از کعبہ معظمہ بدینہ
 بعد مہمات ابی طالب از دنیا نقلت صحابہ رضوان اللہ علیہم قبل
 از اسلام بت پرستی کرد و مگر علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کہ او بت پرستید
 و در ایام صغر قریبان علی غرامے آراستند و در بتکہ مے بُردند و ایشان
 بت پرستی می کردند و علی غرامے گفتند اے علی تو چرا بگفتہ پدر و جد کار
 نمی کنی و آن بتان الہ مایان اسجدہ نمی بری و معتقد نمی شوی علی مرتضیٰ
 جواب داد کہ چون من می خواہم بت را سجدہ کنم فی الفور ہمان سیر من
 پدر دے آید و در باطن من می خلد کہ جمادات بے روح ایشان خود را
 از دست ما خلاص و رہا نیدن نتوانند کرد و این چنین جمادات را سجدہ
 کردن مرا خوش نمی آید چون پدر علی بنی بنیانشید و علی مرتضیٰ را

سخت خدمت کرو و در عتاب کشیدہ آیا تو رغبت نمی کنی یا ایہ ایمان را
 و گفت تو کو دک نارسیدہ است این کلمات دین ابراہیم خلیل اللہ است
 امیر المؤمنین حمزہ زین دار بود و عم علی و حضرت مُحَمَّدٌ مَیْصُطَفٰی
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ بود چون این کلمات امیر المؤمنین حمزہ از علی المرتضیٰ شنید
 برائے دیدن و دیدار علی آمد و در کنار گرفت و گفت اے علی مستعد کار
 خود باشی و بت پرستی نکنی کہ بت پرستی کار بندگان خدا یتعالیٰ نبود
 تو یکے از واصلان حضرت حق باشی کہ جدا حضرت ابراہیم خلیل اللہ بود
 کہ بتان بشکرت و دین مسلمانی را بنیاد نہاد و من در دین ابراہیم خلیل اللہ مستقیم
 و علی المرتضیٰ جواب داد اے عم بزرگوار مرا محبت بیدار و حاضر
 مُحَمَّدٌ مَیْصُطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ است علی الدوام خدا
 پرستی مے کند و نماز مے گذارد و در فکر خدا یتعالیٰ مے باشد و مرا
 مُحَمَّدٌ مے گوید اے علی بتان را نہ پرستید و پرستیدن ایشان
 درست نیست و خدا یتعالیٰ یکے است اورا شریکے و ہمتائے
 نیست امیر المؤمنین حمزہ گفت اے علی حضرت مُحَمَّدٌ خاصیتہائے
 پیغمبران دارد و امیدوارم کہ او پیغامبر خداوند حق بل و علی خواہد شد و
 ما ایمان آریم علی اکثر اوقات در خدمت ماند و متابعت حضرت
 مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمُ کرد و گفت کہ سید اچون بر تو
 وحی نازل شود ما را خبر کنی تا ما تو ایمان آریم اول کسے کہ از پیران ایمان
 آورد حضرت امیر المؤمنین ابو بکر صدیق بود و میان جوانان حضرت علی

مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ناگاہ ہترجبرائیل میں از حضرت رب العالین
 بر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نازل شدہ کہ این آیت
 بر تخت زمزمی بیاورد اقرار باسم ربک الذی خلقہ خلق
 الانسان من علق - حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 گفت انا اُمّی یعنی من ناخواندہ ام - اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ
 خدا تعالیٰ محمد را تعلیم کرد و آنچه لایق حال محمد مصطفیٰ
 بود علم اولین و آخرین داد و کیسچ پیغامبران اندادہ است و کذا قال
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِمْتُ الْعِلْمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ +
 نقلت حضرت علی مرتضیٰ داماد محمد مصطفیٰ بود صلی اللہ علیہ وسلم
 وفاطمہ الزہرا سیدۃ النساء منکوحہ حضرت علیؑ بود و علی المرتضیٰ علیہ السلام
 در مجاہدہ و ریاضت چنان بود کہ معشوق حقیقی ہر لحظہ از ریچہ بہر صفتہ
 با عاشق روستے دیگر نماید یعنی معشوق حقیقی کہ مرتبہ ذاتست ہر لحظہ در
 ہر مرتبہ چہ در عالم ناسوت و چہ در عالم ملکوت و چہ در عالم جبروت و
 چہ در عالم لاہوت مناسب آن مراتبہاے خود را بہر رنگے با علی المرتضیٰ
 نمودن گرفت و علی الدوام در مشاہدہ و دست مستغرق ماندے مگر وقت
 نماز و بشریت آمدے - نقلت کہ در خانہ علی المرتضیٰ سگان و پھاگلن
 فاقہ شدے و گاہ گاہے شش ہفت فاقہ شدے و حضرت علیؑ
 سرفا قہا و فقر برکے اظہار نہ کرے و بر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اسرار فقر خود را افشاوے صابر و صادق بود از ان مدت کہ حضرت علیؑ

بحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ایمان آورد و نعمہ حرام در شکم او نرفتہ و
 اغلب بعد فاقہ آہو خوردے و اکثر اوقات نان جوین بے نمک دے -
 نقلت روزے در مجاہدہ جنگ احد تیر و پائے مبارک رسیدہ بود
 و تیرہا حضرت علیؑ کشید پیکانش در پائے حضرت علیؑ ہمانہ چنانچہ علی المرتضیٰ
 از بیماری درو پائے در ضعف شد اما پیکان را از پائے خود کشیدے
 و فرمودے آن لذتے کہ مرادین در دست در پیچ چیزے نمی یابم
 اَلْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَىٰ ذٰلِكَ - خدا تعالیٰ کہ نصیب کردہ است پیغامبر
 علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمود چون علیؑ در نماز ایستاد و جراح را طلبیدہ پیکان
 را از پائے علیؑ کشیدند علی المرتضیٰ چنان در نماز بود ایچ خبرے نشد
 چون خون جاری و ساری بر مصطفیٰ شد یا ان خبر کردند کہ یا علیؑ وضو
 شما باطل شدہ چون حضرت علیؑ بعالم مشاہدہ و حضوری و دست بعالم
 صحو آمدند و گذشت کہ بخداے را ایچ خبرے نبودے نماز و حق حضوری
 دل کہ محبت با دوست پیوست و ایچ از خود خبر نہداشت در نماز حضوری
 دل می باید کہ حضوری قلب خاصہ دوستان خداست حق جل و علے -
 ہر کہ را محبت با خدا تعالیٰ بود و او را در نماز ایچ حضوری نبود آن نماز سمے است
 و عاقبت کہ عوام میگذازند و در شرع محمدی اورا ایچ نگویند کہ ایشان از علیؑ
 را بجا آورده فاما عند اللہ آن نماز سوسے نماز و فرشتگان آن نماز در پیش حضرت
 رب العزت بر بند و بر پیش جہنم و گویند بستان این نماز لاکہ تو کردی -
 نقلت کہ خرقہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم از کیم بود و گویند

اگر خدا تعالیٰ حضرت محمد علیہ السلام انیا فریدی ملک و ملک جهانیان نیافریدی
 کما قال اللہ تعالیٰ کَوْلَا لَكَ كَمَا خَلَقْتَ الْاَفْلَاكَ اگر خدا تعالیٰ محمد را
 نیافریدی خدائی خور و اظهار نکردی و جز خدا تعالیٰ دیگر کسی نبودی
 بدستی حضرت محمد خدا تعالیٰ بر همه ربوبیت خود اظهار کرد و عالم ملک و ملکوت
 و جبروت ا پیدا آورده و بشیوه هزار عالم آفرید کما قال علیہ السلام
 حِکَايَةً عَنِ اللّٰهِ كَوْلَا لَكَ كَمَا اَظْهَرْتَ الرُّبُوبِيَّةَ و بعضی گفته
 اند بزرگی محمد علیہ السلام و احتشام جز خدا تعالیٰ دیگر نداند و بعضی
 گفته اند که نایب انبیا علیہ السلام و اولیا بمقدار معرفتی که خدا تعالیٰ ایشان داده است
 همان مقدار بزرگی حضرت بلند و همه انبیا پیشین این تنگ کرده اند و از خدا تعالیٰ
 خواست اند و گفته اند الهی ما را ائمت محمد گردان نقلست که چون آدم علیہ السلام
 را خدا تعالیٰ آفرید و نفع روح درو مید و روح آدم در قالب آدم نور شعل محمد
 در قلب آدم خدا تعالیٰ پیدا آورد و روح آدم عاشق دیوانه مثل پروانه گشت
 فی الحال بقالب درآمد و قرار گرفت کَلَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ
 نقلست چون آدم در بهشت در آمد و ساق عرش مجید نوشته اول چیزه که در
 ساق عرش بود این کلام لا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ بود و پدید آلی محمد کمیت
 فرمان آمد که صیبت است باز آدم پدید آلی محمد کمیت فرمان آمد که محمد کی رفزدان
 تست آدم خوشحال شد گفت آبی من در دنیا محمد را بنیم فرمان شد که محمد
 آخر الزماست خواهد بود و تو اولد و دنیا نه بینی آدم گفت آبی مرا اشتیاق شوق دین
 دیدار محمد غالب طاقت آن ندارم که صبر کنم حق تعالیٰ صورت محمد علیہ السلام

در دنیا من ابهام آدم ظاهر کرد و فرمان آمد ای آدم به من صورت آدم
 مُحَمَّدٌ عَلَیْهِ السَّلَام را - آدم صفی الله چون حضرت پاک مُحَمَّدٌ را
 صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بتعظیم عظیم هر دو ناخن خود را بوسه داد و بوسید
 و بر چشمهای مالید و گفت قَسْرَةً یَّخْبِئُ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 فرمان شد ای آدم تعظیم محمد کروی و نام او را بر چشم مالیدی چشمهای
 ترا از درد و اطم نگه داریم و هر که نام محمد بشنود هر دو ابهام بر چشم مالد
 چشمهای او درد نکند و هرگز گریه و غمی گزید و او نگرود -

نقلست چون آدم صفی الله در بهشت درآمد فرمان شد و لا تحقر یا
 هَذِهِ الشَّجَرَةُ فَتَكُونُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ - ای آدم تو قریب این درخت
 گندم نگرودی یعنی نخوری اگر قریب این درخت گردی یکی از ظالم باشی -
 آدم را شیطان وسوسه او گندم نخورد و فرمان آمد ای آدم و خوار از بهشت
 بیرون آید که بهشت جای بیفرمانان نیست - آدم و خوار در دنیا آمدند
 پانصد سال در گریه و زاری بودند آدم را با خوار یاد آمد و خوار آدم و آدم
 و خوار گفتند که مُحَمَّدٌ مَصْطَفَا صَدَقَ اللّٰهُ عَلَیْهِ و سلم را در حضرت پروردگار
 شفیع آر برکت محمد تو بهشت ما قبول افتد - آدم و خوار سربسجده نهادند
 و گفتند اَللّٰهُمَّ بِخُرْقَتِ مُحَمَّدٍ مَّصْطَفَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوْبَةً
 ما را قبول کن فی الحال هنوز دویم بار اسم محمد گفتند و گفتند که توبه
 ایشان قبول افتاد و دیدند که جبرائیل علیہ السلام امین از بهشت آمد و قریب
 آدم ایستاد و گفت مَوْجِبًا مَرْجَحًا حق تعالیٰ توبه ایشان قبول کرد و گفت

اے آدم شما در حضرت ما پانصد سال نالیدید اگر در میان آن یک بار
 نام مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم را شفیق آورد و گویا
 شمار اہمان قبول می کردم اے آدم من ترا بدوست مُحَمَّد مُصْطَفَی
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آفریم و ہر کہ محمد علیہ السلام را بصدق و خالص
 یاد آورد من اورا بپا مرزیدم مُحَمَّد سرور انبیاء است و
 شفیق الاولیاء است فردا قیامت عزت مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معلوم خواہد گردید کہ ہمہ انبیاء و اولیاء و اصفیاء و اقیار و زہاد
 و عباد و رگرمی آفتاب خواہند یافت آفتاب امروز از چہارم آسمان می تابد
 و پشت او جانب نیاست میان آسمان و زمین پانصد سال مفاصل است
 و برائے ہر آسمان پانصد سال ادا است اثر گرمی و سہ در دنیا و آخرت
 کہ کسے آن طاقت گرمی ندارد و فردا قیامت این آفتاب بیارند و کینہ
 دور از سر خلائق بدارند و مغرر آدمیان در گرد آید از اہل عرصات
 غریب و خیر دومی نالد و آدم صنفی اللہ گوید آہی من فرزند انی خواہم مرا
 ازین بلا خلاصی دہ و مؤمنی گوید آہی من اُمّت خود را انی طلبم مرا ازین بلا
 خلاصی دہ و یوسف گوید آہی من یعقوب پدر خود را انی خواہم مرا ازین بلا
 خلاصی دہ و یعقوب گوید آہی من یوسف را انی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ و یوسف
 گوید آہی من عیسی را انی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ و عیسی گوید من مریم را
 انی خواہم مرا ازین بلا خلاصی دہ ہمہ انبیاء و اولیاء از خدا تبتعاے نفسی
 نفسی گویند و خلاصی خواہند و مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

در سایہ عرش مجید ایستادہ باشند اُمّتی اُمّتی گویند خدا تعالی
 اُمّت مرا بخش و ازین بلا خلاصی دہ بیکت او دران روز ہمہ از گرمی
 آفتاب خلاصی خواہند یافت بزرگی مُحَمَّد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 در تحریر نیاید اما بطریق اختصار و افتقار کلمہ چند برائے ارشاد طالبان
 و مریدان و صادقان و مجتہدان کہ موافق اندوشتہ می شوند تا ایشان بران کار کنند
 و بیکت مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بطوبی خود رسند
 نقلت کہ مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم در رحم
 بود کہ عبد اللہ پدر مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دفات یافت
 و حضرت مُحَمَّد مُصْطَفَی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شش سالہ بود کہ مادر
 حضرت وفات یافت و بلا و محنت و غم و اہم ہمہ در کودکی پختانید
 تا بداند کہ دوستان خدا تعالی را در کودکی بلا و غم می رسد حضرت
 مُحَمَّد رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یتیم بے مادر و پدر
 بود مدت سی و شش سال عمر حضرت رسید آن بہترین عالم گویند ان
 چہ انیدے و اُجرتے کہ یافتے بفقرار و غریب ادا دے و اکثر جاکے پائے
 برہنہ و کلاہ نہد بر سر داشتے و جامہ کہنہ و پیوندی پوشیدے و
 میان خلق بطریق غریبان ماندے و در غار عرا بعبادت حق جل و علی
 مشغول بودے و بعضے گویند بروین جد ابراہیم خلیل اللہ عبادت
 میکردے و بعضے گویند بطور خود عبادت میکردے اگر ذرات قرآنی آدمے خلق او
 را دیوانہ گفتے و نگ می زدندے وی گفتے اے مُحَمَّد ترا خرم نمی آید کہ

بدین طریق و بدین لباس می باشی پدر تو سر قوم اهل قریش بود و ترانمی شاید که
 بدین لباس می باشی حضرت محمد صلی الله علیه و سلم شکسته دل بازگشته -
 نقلست خدا تعالی حق جل و علی شاه خدیجه الکبری منکوحه حضرت
 محمد علیهم السلام گردانید و خدیجه دختر پادشاه بود و شوهر و برادران او پادشاه
 بودند میراث هفت پادشاهان یافته بود و مقصد جوال در خانه خود موجود است
 پس اے برادر کس را که هفت صد جوال در خانه باشد تا مال و اموال چه
 مقدار خواهد بود چون محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم خدیجه را خواست
 خدیجه مال و اسباب که در خانه خود هر چه که میداشت مرخصت را داد حضرت
 محمد صلی الله علیه و سلم چون مال خدیجه گرفت و گفت اے خدیجه این
 مال اُمی خواهم که بفقرار و مساکینان بدهم خدیجه گفت جانم فدای خاکبایت
 باد هر چه ترا خوش آید بمن پیغامبر صلی الله علیه و سلم نذر عام در دادند و
 گفتند اے مساکینان و فقرایان بیایید هر که حاجت باشد در خانه محمد
 است بزنید و من همه مال ابشما بخشیدم و فقران و مساکینان درآمدند
 هر چه در خانه حضرت محمد بود همه را بردند و در جائی که حضرت محمد
 علیه الصلوة و السلام بود بویا نهادند که به شب بران بخسند باز حضرت محمد
 مصطفی گفت صلی الله علیه و سلم اے خدیجه الکبری هر چه در خانه بود کل در
 راه خدا تعالی با ختم خانه شانه است این هم بفقرار بدهم خوب باشد خدیجه
 الکبری گفت یا محمد مردم این خانه چگونه باشد محمد مصطفی گفت
 صلی الله علیه و سلم خانه پدرم قریب سیال است که خراب افتاده است

دران خانه مسکن کنیم خدیجه الکبری رضاداد محمد مصطفی آن خانه را
 بفقرار داد محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و خدیجه الکبری هر دو در
 خانه پدر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم عبد الله آمدند مدت سیال
 دران خانه مبارک جا روپ نزده بود خراب افتاده بود حضرت محمد
 مصطفی صلی الله علیه و سلم و خدیجه الکبری دران خانه درآمدند و حضرت پاک
 محمد مصطفی انگریزه بدست مبارک خود دور میکرد و خدیجه الکبری
 گفت سیدنا نباید که خانه بدست مبارک شما بخله پیغامبر گفت
 خدای حافظ است جل و علی محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم و
 خدیجه الکبری هر دو بر زمین نشستند هیچ چیزی نبود که بر زمین نصب
 کنند و بران بنشینند خلق خدیجه را در تهمت کشیدند و بزبان طعنه می
 گفتند که خدیجه الکبری دیوانه را گرفت و کل مال اموال در باخت و محتاج
 نان چون شد - خدیجه الکبری این حکایت با محمد مصطفی صلی الله
 علیه و سلم گفت حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فرمود اے خدیجه
 فقر کشیدن کار همه انبیاء است مگر سلیمان و یوسف علیهم السلام این هر دو
 غنی بودند و دیگر همه فقیر بودند و گوسفندان چرانیده اند و نان جوین بک
 خورده اند ما پیروی ایشان می کنم خدا تعالی نیز ما را پیغامبری دهد
 خدیجه رضی الله عنها خوشحال می شد پیغمبر منتظر وحی بودند و با خدا تعالی
 مشغول می بودند و ذکر بسیار میکرد و حق تعالی جبرائیل را در غار ابراهیم
 بر حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم فرستاد و این سوره آورد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَفَرَأَيْتُمْ سِرَّكَ الَّذِي خَلَقَ مُحَمَّدٌ كَفْتُ مَا لَا بَقَاءَ
یعنی من ناخوانده ام حال آنست جبرائیل قرآن مجید را آیت آیت آورد و در وقت
مقطعات دروندگوار است مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَرُورُزِ قُرْآنِ
را خواند و اگر ایست و تنظیم در خواندن بسیار می کرد.

نقلست حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ گفت بدانچه بنده مسلم را باید
که کار نیک کند و دل مسلمانان شاد کند مُحَمَّدٌ مُصْطَفَى صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
همسایه تنظیم کرد و در باب همسایه لطف فرمود پیغامبر گفت صَلَّی اللَّهُ
عَلِیْهِ وَسَلَّمَ هر که همسایه را خوشنودارد و حق تعالی از او خوشنود شود و بد هر چه
بخاهد و بوقت مَرُونِ سلام می فرستد دعا قربت کار و بخیر گردد و فردا قیامت
در حلقه رضی الله عنه حاضر گردانند و برابر ایشان در بهشت جای دهند از برکت
خوشنودی همسایه پیغامبر صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ گفت هر که بر بخاند همسایه را خدا تعالی از او
ناخوشنود شود و دعای او مستجاب نگردد و بوقت مَرُونِ تلخی جان کردن
بسیار بیند و در روز او معرفت الله تعالی نباشد و در میان مردمان محبت
نگردد و در بهشت نرود تا همسایه از او خوشنود شود و پیغامبر صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فرمود که خدا تعالی رحمت نکند مکرسان که برادران مومن او اوضاع نکند
و برادرستان رحمت نکند و غلام و کنیزک تحقیقت بندگان خدا تعالی
اند ایشان نرختند اگر خطای و جفای از ایشان صادر شده باشد و گدازند
و گناهان خود را یاد آورند و نیز بنده خدا هستم جل و علی مقصرم.

نقلست که دایم حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ در مجاهده و

ریاضت بودند که کم خوردن سنت محمد است صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
اجْبِعُوا بَطُونَكُمْ وَاغْشُوا الْبِلَادَ وَاغْشُوا الْجِبَالَ وَاغْشُوا الْوُحُوشَ وَاغْشُوا الْبِلَادَ
تروان الله یعنی گرسنه دارید شکم خود را و آبسته دارید جگر باطن خود را
و برهنه دارید تنهای خود را شاید که به بیند پاک پروردگار خود را یعنی در خانه
حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سه گانه و چهار گانه فاقه شد پیغامبر فقر
بر هر کس نکشاد و صبر کرد و اگر طعام رسید هر چه حصه خود یافت با فقیران
خورد پیغامبر همیشه بسر انگشت طعام خورد و گفته ای یاران
شکم خود را سه حصه کنید یک بطعام و یک بآب و یک خالی دارید تا اسهال
خدا در و تهائ شما در آید و نور معرفت میفراید پیغمبر اگر گرسنه میوے
زیاده از بهفت لقمه طعام سه انگشت نخورد اگر بعد از یک روز یا دو روز
طعام می خورد از سه لقمه زیاده نخورد و در سیر شریف مذکور است که پیغامبر وقتی
از بهفت لقمه تا نه لقمه زیاده نخورد پس اے برادر چون محمد مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ
عَلِیْهِ وَسَلَّمَ طعام و آب اندک خورد پس کسی که متابع محمد صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
باشد و بجای محمد مصطفیٰ بنشیند او که پیرو غنی باشد فقر خاصه محمد مصطفیٰ
و دوستان محمد است صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْفَقْرُ خَيْرٌ مِنَ الْغَنَاءِ سَرَّایِنِ
معنی است در خزانة خدایتعالی الْفَقْرُ احْبَابُی قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ
الْفَقْرُ عِزَّتِي فَحَالُ الْفَقْرِ عِزُّ اللَّهِ اے برادر حضرت مُحَمَّدٌ
مصطفیٰ صَلَّی اللَّهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فقر اختیار کرد برائے محبت خداوند تعالی
تا دل متفرق نگردد بغير الله مشغول نشود و پیغامبر ریاضت و مجاهده

چنان می کشید که هیچکس از بنی آدم آنچنان محنت نتوان کشید +
 نقلست روزی فاطمه خاتون جنت رضی الله عنها قریحانه حضرت محمد دیدند که
 در حجره بسته است و پیغامبر درون حجره مشغول اند فاطمه زهرا بازگشت و در وقت
 بازگشتن دید که خون تازه بر زمین افتاده است گمان بردند که در خانه پدرم گوسپند
 ذبح باشد چون بازگشتن حسین را فرستاد و برایشان گفت که در خانه جد شما شاید که
 گوسپند کشته باشد بروید تا گوشت بیارید چون حسن و حسین رضی الله عنهما بر در حجره حضرت
 محمد مصطفی علیه السلام رسیدند حلقه را اجنبانید حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم گفتند
 کیست که در را می جنبانند حسن و حسین رضی الله عنهما آواز دادند که فرزندان فاطمه ایلم
 حضرت محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم در را کشادند هر دو در آغوش خود بی نشانند و بر سر لوله
 و در جان بوسه دادند و گفتند برائے چه آمدید حسن و حسین رضی الله عنهما فرمودند مادرم فاطمه
 آمده بود بر در حجره چون در حجره بسته دید بازگشت خون تازه بر زمین دیدن فاطمه را
 فرستاد که در خانه پدرم گوسپند ذبح شده است بروید گوشت بیارید محمد مصطفی صلی الله
 علیه و سلم بآه بآه بگریست و گفت آه فرزندان و آه دلبران من یقین دانید که
 خون گوسپند نیست آن خون جد شما محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم است که در
 شب قیام کرده بود خون تمام وجود و پیاپیهای خود آمد و پیاپیهای ترقیق گرفت
 و خون روان شد از در جانب خانه بیرون حجره رفت زبانه مجاهده و نه ریاضت
 تا محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم را به بیتهی که خود را برائے محبت خدایتعالی
 چگونه در رنج و محنت می اثرت ما و تو که باشیم که آسایش کنیم و قرار گیریم پیغامبر
 صلی الله علیه و سلم جامه کهنه پوشید اگر جامه نو پوشید منتظر بودی که با فقیر

عنایت نماید چون کس محتاج میدیدند آن جامه نو فی الحال آنرا داد و جامه کهنه
 پوشید و فرمودی که ما را شنگی همیشه خوش آمدی و همیشه با فقیران و محتاجان و
 مسکینان شسته و ایشا ترا دوست داشته و تعظیم فقیران از اغنیاء برتر کردی و در
 وقت طعام خوردن همه وقت با فقیران تناول کردند اگر چنانچه در مجلس محمد علیه السلام
 حاضر بودند و پیغامبر حکایت با فقیران کردی تا دل فقیران شکسته نگردد و ذریه فقیران
 و دستان خداوند دل و دستان خدا را شکسته نباید کرد آنچه تواند دل فقیران را گردانید
 و شادی فقیران خوشنودی خداست جل و علی پروردگار باید که متابعت پیغمبر کنید یا دوست
 مجاهد پیش گیرید و فقر و فاقه و درویشی و بیچارگی و تواضع اختیار نمایند بعد که درویش گردید
 نقلست که پیغامبر صلی الله علیه و سلم در حجره با حرم خاصه خود نشسته بودند در خانه
 محمد زهرا فاقه برآمده بود و در خانه محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم دو و نکرده
 و از سبب فاقه ضعیف شده بود پیغامبر صلی الله علیه و سلم گفت آه عاشره صدیقیه
 بخواه تا چه می خواهی ترا از خدایتعالی خواهم و تو آنرا بیایی عاشره گفت پیدا
 خبر کن ما که رضائے خدایتعالی بر چیست من همان خواهم گفت فقر و فقیران
 دوست می دارم که مراد شرب معراج خداوند تعالی را خبر کرد و فقر را چنان
 یعنی خدایتعالی گفت فقر و دوستان من اند عاشره گفت پیدا ما فقر
 اختیار کردیم برائے ما فقر بخواه حضرت محمد صلی الله علیه و سلم
 فرمودند الهی فقر ما را و عیال خود بخواد و چه سر را خواهد بود باید که در فقر و
 فاقه غمگین نشوید و صبر کنید تا خدائے تعالی شمار میان دوستان خود
 جائے دهد و خصایل خود ریزی کند محمد مصطفی صلی الله علیه و سلم

را صفات حمیده بود دوستان مثل ابو بکر - عمر - عثمان غنی و علی مرتضی
رضوان الله علیهم هر یک متابع محمد مصطفی علیه السلام بودند و بقول و فعل
کار همه بتحقیق اهل الله بودند و از جهان با ایمان قصد تو نیز اگر متابعت محمد
مصطفی علیه السلام کنی و خصایل حمیده که بیان کرده شد پیش گیری ببرکت محمد
صلی الله علیه و سلم از جهان با ایمان روی و بیانی آنچه مقصود و مطلوب است - وفات سر
کائنات خلاصه کل موجودات محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم
روز دوشنبه بیارنج بقحفه در دوم و بقوله دوازدهم شهر جمیع الاول حان
بجنان سپردند - اس عزیز اگر حکایات احادیث مصطفی علیه السلام بنویسم
جلد باشد اما دین نسخ مملو طاعت شریفی مختصر تمینا و تبرکاً نوشته شد
تا محبان مریدان صادق احببت گردد و بر آن کار کنند و ببرکت محمد صلی الله
علیه و سلم و علی الله و محبب الله و امت رسول الله گردند و این بیچاره و
عاجز را بخیر یاد آورند و عاقبت هم بخیر گردد و بحق النبی و آله الامجاد و الحمد لله
رَبِّ الْعَالَمِينَ هـ